احکام
حیض و نفاس و استحاضہ
مع
حج و عمرہ
میں خواتین کے مسائل مخصوصہ

مُرتّب

حضرۃ مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم

رئیس دار الافتاء جامعہ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم (رجسٹرڈ)

خلیفۂ مجاز

عارف باللہ حضرۃ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

تلمیذ رشید

حضرۃ اقدس مفتی اعظم

حضرۃ مولانا مفتی رشید احمد صاحب نور اللہ مرقدہ

ناشر

جامعہ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم (رجسٹرڈ)

احکام

حیض و نفاس و استحاضہ

مع

حج و عمرہ

میں خواتین کے مسائل مخصوصہ

مرتب

حضرۃ مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم

رئیس دار الافتاء جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم (رجسٹرڈ)

خلیفۂ مجاز

عارف باللہ حضرۃ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

تلمیذ رشید

حضرۃ اقدس مفتی اعظم

حضرۃ مولانا مفتی رشید احمد صاحب نور اللہ مرقدہ

ناشر

جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم (رجسٹرڈ)

کتاب

اَحکامِ حَیض وَنِفَاس وَ اِستِحَاضَه مع حَجّ وَعُمرہ میں خواتین کے مسَائِلِ مَخصُوصَه کے بارے میں

حضرت بقیۃ السلف شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب زیدہم کے تاثرات

(۳)......مدارس بنات سے متعلق ایک گزارش یہ کرنی ہے جیسا کہ واضح مسئلہ ہے کہ خواتین کے لئے ماہانہ بیماری کے دوران قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں، اسی طرح معلّمہ کے لئے ایک سانس کے اندر پوری آیت یا دو کلموں پر مشتمل آدھی آیت کی تعلیم جائز نہیں، البتہ ایک ایک کلمہ کر کے تعلیم دینے کی گنجائش ہے، قرآن کریم کی حرفاً حرفاً تہجی کرنا بلا کراہت جائز ہے لیکن تسلسل کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت حرام ہے، ہمیں بتایا گیا ہے کہ بعض مدارس میں معلمات اور طالبات اس زمانے میں احتیاط نہیں کرتیں یہ انتہائی ضروری ہے کہ اربابِ مدارس اس کا اہتمام کریں اور معلمات و طالبات کو بتائیں اور پابند کریں کہ یہ کوتاہی اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے، بعض طالبات امتحان اس حالت میں دے دیتی ہیں حالانکہ امتحان کے لئے کم از کم پندرہ دن تو ہوتے ہیں تو امتحان کو مقدم یا مؤخر کر کے پاکی کے زمانے میں دیا جائے۔

علاوہ ازیں عموماً حیض، استحاضہ اور نفاس کے مسائل سے مردوں، عورتوں میں ناواقفیت عام ہے، روزمرہ کی زندگی میں ان کو جاننے کی اشد ضرورت ہے، حج وعمرہ کے احکام سے بھی ان کا تعلق ہے، مرد ناواقف ہو تو وہ بیوی کو کیا بتائے گا، بیوی ناواقف ہو تو وہ عمل کیسے کرے گی۔

مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دام فضلہم نے ایک رسالے میں ان مسائل کو سبق وار مرتب کیا ہے ہماری پرزور درخواست ہے کہ علماء اور معلمات ضرور اس کا مطالعہ فرمائیں اور مدارس بنات میں یہ رسالہ طالبات کو سبقاً سبقاً پڑھایا جائے تاکہ خواتین کو ان مخصوص مسائل سے آگاہی حاصل ہو۔(☆)

(☆) یہ رسالہ اس پتے سے مل سکتا ہے: **جامعہ خلفائے راشدین**، مدنی کالونی گریکس ماری پور، ہاکس بے روڈ، کراچی۔



تقدیم

نحمدہ و نصلی علی رسوله الکریم :

حیض، نفاس اور استحاضہ کے مسائل اور احکام کی اہمیت اور ان کے سیکھنے اور معلوم کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس درجہ میں ہے صرف مستحب ہے یا سنت یا واجب اور فرض؟ آیئے حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالی سے اس سوال کا جواب طلب کرتے ہیں وہ کیا فرماتے ہیں؟ ان حضرات کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مسائل کی شدید اہمیت ہے۔ خواتین اور ان کے ازواج اور اولیاء پر ان مسائل کا سیکھنا فرض ہے جب کہ اس فریضہ سے بے اعتنائی کا یہ عالم ہے کہ نہ تو کوئی عورت اس کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے اور نہ ہی کسی کا شوہر اور ولی......عوام تو درکنار کوئی عالم بھی ان مسائل کی ضرورت کا قائل نظر نہیں آتا۔ الا ماشاء اللہ تعالی

کما قال العلامة الشیخ محمدبن بیر علی البرکوی و العلامة ابن عابدین رحمهما الله تعالی :" فقد اتفق الفقهاء أی المجتهدون علی فرضیة علم الحال علی کل من آمن بالله و الیوم الآخر من نسوة و رجال فمعرفة أحکام الدماء المختصة بالنساء واجبة علیهن و علی الأزواج و الأولیاء (جمع ولی و هو العصبة) فیجب علی المرأة تعلم الأحکام و علی زوجها أن یعلمها ما تحتاج الیه منها ان علم و الا أذن لها بالخروج و الا تخرج بلا اذنه و علی من یلی أمرها کالأب أن یعلمها کذلک و لکن هذا أی علم الدماء المختصة

بالنساء كان أى صار في زماننا (أى في زمان المصنف و قد توفي سنة ٩٨١) مهجورا أى متروكا بل صار كأن لم يكن شيئا مذكورا لا يفرقون بين الحيض و النفاس و الاستحاضة في كثير من المسائل و لا يميزون بين الصحيحة من الدماء و الأطهار و بين الفاسدة منهما ترى أى تبصر أو تعلم أمثلهم أى أفضلهم أو أعلمهم عند نفسه يكتفي بالمتون المشهورة و أكثر مسائل الدماء فيها مفقودة و الكتب مبسوطة التى فيها هذه المسائل لا يملكها الا قليل لقلة وجودها وغلاء أثمانها و المالكون لها أكثرهم عن مطالعتها عاجز و عليل و أكثر نسخها في باب حيضها تحريف أى تغيير و تبديل لعدم الاشتغال به أى بأكثر نسخها مذ أى من دهر طويل فكلما نسخت نسخة على أخرى زاد التحريف و في مسائله أى باب الحيض كثرة و صعوبة ، قال في البحر : و اعلم أن باب الحيض من غوامض الأبواب خصوصا المتحيرة و تفاريعها و لهذا اعتنى به المحققون و أفرده محمد رحمه الله تعالى في كتاب مستقل و معرفة مسائله من أعظم المهمات لما يترتب عليها مما لا يحصى من الأحكام كالطهارة و الصلاة و قراءة القرآن و الصوم و الاعتكاف و الحج و البلوغ و الوطي و الطلاق و العدة و الاستبراء و غير ذلك من الأحكام و كان من أعظم الواجبات لأن عظم منزلة العلم بالشيء بحسب منزلة ضرر الجهل به و ضرر الجهل بمسائل الحيض أشد من ضرر الجهل بغيرها فيجب الأعتناء بمعرفتها و ان كان الكلام فيها طويلا فان المحصل يتشوف الى ذلك و لا التفات الى كراهة أهل البطالة انتهى ". (رسائل ابن عابدين ١ / ٧٠)

ایسے حالات میں ان مسائل واحکام کا سیکھنا اور سکھانا مٹے ہوئے فریضہ کو زندہ کرنا ہے۔

جس زمانہ میں ان مسائل کی طرف اہلِ علم کی کچھ توجہ رہی ہے اس زمانے میں ان مسائل کی بہت اہمیت تھی اور ہر ایک ان کی ضرورت کو محسوس کرتا تھا جس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

خلف بن ایوب رحمہ اللہ تعالی نے اپنے بیٹے کو پچاس ہزار درہم دے کر بلخ سے بغداد تحصیل علم کے لئے بھیجا تھا۔ جب وہ اس ساری رقم کو خرچ کر کے واپس آیا، تو والدمحترم نے پوچھا، کیا سیکھ کر آئے ہو؟ جواب میں بیٹے نے کہا: صرف ایک مسئلہ، وہ یہ کہ ”اگر حیض اکثر مدت یعنی دس دن پر منقطع ہو جائے تو زمانۂ غسل حیض میں داخل نہیں، دس سے کم میں منقطع ہو جائے تو حیض میں داخل ہے“ اس جواب کو سن کر اس کے والدمحترم نے انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ”و اللہ ما ضیعت سفرک“ اللہ کی قسم، آپ نے اپنے سفر کو ضائع نہیں کیا (بلکہ انتہائی قیمتی بنایا) (منحة الخالق علی البحر الرائق ۱ / ۳۵۴)

ایک وقت وہ تھا کہ ان مسائل میں سے ایک مسئلہ کی خاطر دور دراز کے اسفار کی مشقتیں اٹھانے اور اس پر زرِ کثیر صرف کرنے کو غنیمت اور بہت بڑی کمائی سمجھا جاتا تھا۔ جبکہ آج بے اعتنائی کا یہ عالم ہے کہ اگر کسی کو یہ علم مفت میں بھی مل رہا ہو تو بھی اس کے حصول کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ فالی اللہ المشتکی

زیرِ نظر رسالہ ان مسائل کی اہمیت اور ضرورت کے پیشِ نظر مرتب کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر عربی زبان میں ایک مفصل رسالہ، رسائل ابن عابدین میں بنامِ ((منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين في مسائل الحيض)) موجود ہے، اردو زبان میں اس موضوع پر کوئی مفصل رسالہ بندے کی نظر سے نہیں گزرا اس لئے اس عربی رسالے کو مدار اور اصل بنا کر بندہ نے فقہ کی متعدد کتب سے ان مسائل کو جمع کرنا شروع کر دیا۔

بحمد اللہ تعالی یہ محنت غرۂ رمضان سن ۱۴۱۴ ہجری میں مکمل ہو کر طباعت کے زیور سے

آراستہ ہوئی اس کے بعد مسلسل یہ رسالہ چھپتا رہا اور استفادہ کا سلسلہ بھی جاری رہا لیکن اس میں تمرینات کی کمی محسوس ہوتی رہی۔

چونکہ ہمارے یہاں جامعۂ خلفائے راشدین ﷺ کراچی کے شعبۂ تخصص فی الفقہ الاسلامی کے طلبہ کو ہر سال یہ رسالہ سبقاً سبقاً پڑھانے کا معمول ہے۔

۱۴۲۷ھ ہجری کے طلبہ کو جب پڑھانا شروع کیا تو تمرینات کی ضرورت کا احساس مزید بڑھ گیا جس کو پورا کرنے کے لئے مشورہ میں یہ طے ہوا کہ سبق نمبر (۱)، (۲)، (۳)، الخ کی ترتیب سے اس کے اسباق مقرر کئے جائیں اور ہر سبق کے آخر میں اس سبق سے متعلق اس انداز سے سوالات لکھے جائیں جن میں تمرین کے ساتھ ساتھ سبق کے ہر پہلو کی مزید وضاحت بھی ہوجائے۔ الحمدللہ تعالیٰ اب یہ رسالہ اس جدید ترتیب سے مرتب ہوا۔

نیز حج وعمرہ میں حیض ونفاس کی حالت میں خواتین کو درپیش تمام مسائل کی تفصیل اردو زبان میں بندہ کی نظر سے کسی کتاب میں نہیں گزری، اگرچہ حج کی اقسام کا تعارف اور تفصیلی مسائل اردو میں لکھی گئی بیشتر کتابوں میں حج وعمرہ کے عنوان سے موجود ہیں۔ اسی غرض سے بندہ نے ایک مختصر رسالہ بنام ''حج وعمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ'' مرتب کیا تھا جس کو کئی سال قبل کتب خانہ مظہری نے چھاپ کر نشر کیا تھا، اس میں بحالتِ حیض ونفاس مسائلِ حج وعمرہ کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے، نیز اس حالت میں پڑھی لکھی اور ان پڑھ خواتین جو غلطیاں کرتی ہیں ان کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ صحیح صورتیں بھی بتائی گئی ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ غلطی جنایت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس قسم کی؟ اور اس پر دم واجب ہے یا صدقہ یا اور کوئی چیز؟

مفادِ عام وخاص کے پیشِ نظر اب اُس رسالے کو بھی اِس رسالے کے آخر میں عنوانِ سابق کے ساتھ لگا دیا گیا ہے۔ اہلِ علم حضرات سے التجاء ہے کہ اس کوشش میں جس قسم کی کوتاہی محسوس کریں بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اس کا ازالہ ہوسکے۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

تنبیہ: بذریعہ تمرینات تسہیل کی کوشش کے باوجود موضوع کے دقیق ہونے کی وجہ سے ہر خاتون کا اس سے استفادہ بہت مشکل ہے لہذا کسی سمجھدار خاتون سے پورا رسالہ مع تمرینات سبقاً سبقاً پڑھنا ضروری ہے۔

مدارس دینیہ للبنات کے منتظمین حضرات کا درجہ عالیہ کے طالبات کے لئے اس رسالہ کے پڑھنے کا انتظام کرنا یقیناً ان پر بڑا احسان ہوگا۔بعض بنات کے مدارس میں اس وقت بھی اس کے نفع وضرورت کے پیش نظر با قاعدہ پڑھایا جاتا ہے جس سے متعلق ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ ان کو کافی حد تک مسائل میں بصیرت حاصل ہوئی ہے۔اور مشکل ترین مسائل بھی حل کرلیتی ہیں۔

اللہ تعالی اس سعی ناتمام کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائیں اور نافع بنائیں۔

(حضرت مولانا مفتی) **احمد ممتاز** (اطال اللہ حیاتہ)

جامعہ خلفائے راشدین ؓ مدنی کالونی گریکس ماری پور کراچی

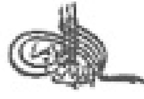
۱۴ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ

اطلاع

کسی سبق میں کوئی غلطی ہو یا سمجھنے میں دشواری ہو یا کوئی مسئلہ پوچھنا ہو تو درجہ ذیل نمبروں پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

فون : 021-2354494 ——— 021-2352200

021-8440963 موبائل: 0333-2226051



فہرس

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

کمپوزنگ: حبیب الرحمٰن درجہ تخصص فی الفقہ، جامعہ ہذہ۔

ملنے کے پتے:

- کتب خانہ مظہری گلشن اقبال، کراچی
- اسلامی کتب خانہ نزد بنوری ٹاؤن، کراچی
- مکتبہ جامعہ خلفائے راشدین ؓ گریکس ماریپور ہاکس بے روڈ، کراچی

﴿سبق نمبر (۱)﴾

﴿الفاظ مصطلحہ کی تعریفات﴾

حیض: حیض وہ خون ہے جو بغیر ولادت رحم سے شروع ہوکر فرجِ داخل سے باہر آئے، حقیقۃً یا حکماً۔ ''حکماً'' کا تعریف میں اضافہ کرکے طہرِ متخلل کو اور بیاض خالص کے سوا تمام الوان مختلفہ کو داخل کرنا مقصود ہے، کہ وہاں اگرچہ حقیقۃً دم نہیں لیکن یہ بھی بحکمِ دم ہے۔

مثلاً: دو دن دم آیا پھر چار دن طہر رہا پھر دو دن دم آیا، تو یہ کل آٹھ دن حیض ہوگا اور درمیان میں جو چار دن طہر ہے، یہ پندرہ دن سے کم ہونے کی وجہ سے بحکمِ دمِ متوالی ہے۔

فرج داخل وخارج: فرجِ داخل مدور حصہ سے شروع ہوکر اندر کی طرف، اور خارج اس سے پہلے باہر کی طرف۔

استحاضہ: وہ خون جو غیرِ رحم سے شروع ہوکر فرجِ داخل سے خارج ہوجائے، خواہ وہ خون حقیقۃً ہو یا حکماً۔ استحاضہ کو دمِ فاسد بھی کہا جاتا ہے۔

مثلاً: چھ دن کی معتادہ کو سات دن دم، پھر دو دن طہر، پھر دو دن دم آیا۔ یہ کل گیارہ دن ہوئے۔ ان میں سے شروع کے چھ دن حیض کے اور باقی پانچ دن استحاضہ کے ہونگے۔

استحاضہ کے درمیان دو دن جو حقیقۃً طہر کے تھے، پندرہ دن سے کم ہونے کی وجہ سے دمِ متوالی کے حکم میں ہیں اور ایسا سمجھا جائے گا گویا اس کو مسلسل خون آتا رہا۔

اقسام الدماء الفاسدہ: اس کی سات قسمیں ہیں۔

(۱) نو سال سے کم عمر کی بچی کو آئے۔

(۲) آئسہ یعنی پچپن سال یا اس سے زیادہ عمر کی عورت کو آئے لیکن اس میں یہ شرط

ہے کہ سیاہ یا خالص سرخ نہ ہو۔

(۳) حالتِ حمل میں آئے۔

(۴) مبتداٗہ کا دم جو اکثر مدت حیض ونفاس سے گزر جائے۔

(۵) حیض کی اقل مدت یعنی تین دن سے کم آئے۔

(۶) ایامِ عادت سے گزر کر حیض کی اکثر مدت سے بھی متجاوز ہو جائے تو ایامِ عادت سے زائد استحاضہ ہے۔

(۷) ایامِ عادت کے بعد یا ایامِ عادت سے پہلے گیارہ دن یا اس سے زیادہ آئے اور ایامِ عادت میں یا تو بالکل نہ آئے یا نصاب یعنی تین دن سے کم آئے تو ابتداءِ دم سے بقدر عادت حیض ہوگا اور باقی استحاضہ۔

مثلاً: عادت یکم سے پانچ یوم ہے اب چار یا چھ تاریخ یا پچھلے مہینہ کی بیس یا بائیس تاریخ سے گیارہ دن خون آیا، تو شروع کے پانچ دن حیض ہوگا اور باقی استحاضہ، اور کہا جائے گا کہ صرف زمانہ کے اعتبار سے اس کی عادت بدل گئی، عدد کے اعتبار سے باقی ہے۔

تنبیہ : نفاس میں بھی اگر خون عادت سے گزر کر چالیس دن سے متجاوز ہو جائے تو یہ زائد علی العادۃ بھی دمِ فاسد اور استحاضہ ہوگا۔

دمِ صحیح : جو حیض میں تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو اور نفاس میں چالیس دن سے زیادہ نہ ہو، خواہ عدمِ زیادتی حقیقی ہو یا حکمی۔

عدمِ زیادتی حقیقی سے مراد ہے کہ خون دس دن سے زیادہ نہ ہو جائے اور عدمِ زیادتی حکمی سے مراد ہے کہ معتادہ کا خون دس یوم سے گزر جائے۔

اس صورت میں اگرچہ خون دس دن سے حقیقۃً بڑھ گیا لیکن حکماً نہیں بڑھا، کیونکہ

ایامِ عادت سے زائد کالمعدوم اور غیر معتبر ہے۔ بس گویا ایامِ عادت میں آکر رک گیا، مثلاً جس کی عادت مقرر نہیں اس کو دس دن یا اس سے کم خون آیا، تو یہ حقیقۃً زیادہ نہیں، اور معتادہ کی عادت سے بڑھ کر دس دن سے گزر جائے تو یہ حکماً زیادہ نہیں، گویا ایامِ عادت کے بعد رک گیا۔

اقسامِ طہر: طہر کی دو قسمیں ہیں : (۱) صحیح (۲) فاسد

طہرِ صحیح: جس میں تین شرطیں پائی جائیں۔

(۱) پندرہ دن سے کم نہ ہو۔ (۲) ابتداء یا درمیان یا آخر میں دمِ فاسد نہ ہو۔

(۳) دمین صحیحین کے درمیان ہو یعنی دو حیضوں یا نفاس اور حیض کے درمیان ہو۔

تعریف کی شرطوں کی توضیح بالا مثلہ طہرِ فاسد کی تعریف کے ضمن میں آرہی ہے۔

تنبیہ: طہرِ صحیح ہمیشہ تام ہوتا ہے کبھی ناقص نہیں ہوتا۔

طہرِ فاسد: جس میں صحیح کی کوئی ایک شرط مفقود ہو۔

مثال فقدانِ شرطِ اول: طہر پندرہ دن سے کم ہو،

مثال فقدانِ شرطِ ثانی: اس کی تین مثالیں بنتی ہیں۔

(۱) شروع میں دمِ فاسد ہو جیسے مبتداٗہ کو گیارہ دن خون آیا پھر پندرہ دن طہر رہا... اس صورت میں ۱۰ دن حیض کے ہوں گے اور ۱۶ طہر کے جس کے پہلے دن میں دمِ فاسد ہے۔

(۲) وسط میں دمِ فاسد ہو، جیسے پانچ یوم دم آیا، پھر پندرہ دن طہر رہا، پھر ایک دن دم آیا، اس کے بعد پندرہ دن طہر رہا..... اس صورت میں پانچ یوم کو حیض قرار دیا جائے گا اور باقی اکتیس کو طہرِ فاسد، اس لیے کہ درمیان میں دم کے ایک دن کو نصاب سے کم ہونے کی وجہ سے حیض شمار کرنا صحیح نہیں..... لہذا یہ دمِ فاسد ہوگا، اور اس کے اختلاط سے پورا طہر فاسد ہو جائے گا

(۳) آخر میں دمِ فاسد ہو، جیسے پانچ دن خون آیا، پھر چوبیس دن تک طہر رہا، اس کے بعد اس معتادہ کو ایک مرتبہ گیارہ دن خون آیا، پانچ دن ایامِ عادت میں اور چھ دن ایامِ عادت سے پہلے ..... اس صورت میں پانچ دن حیض کے ہوں گے اور چھ دن استحاضہ کے، اور ان چھ دنوں کی وجہ سے اٹھارہ دن کا طہر جو بظاہر تام اور صحیح معلوم ہوتا ہے فاسد سمجھا جائے گا اور طہر میں پچھلی عادت یعنی چوبیس دن باقی رہے گی۔

فقدانِ شرطِ ثالث کی مثال : دم حیض یا نفاس کے بعد آئسہ ہوگئی..... اس کے بعد دمِ استحاضہ شروع ہوگیا۔

﴿تمرین سبق نمبر (۱)﴾

سوال (۱) حیض کی تعریف کریں؟ نیز حکماً کے اضافہ کا فائدہ بھی بیان کریں؟

سوال (۲) استحاضہ کی تعریف کریں؟ حقیقۃً وحکماً کی تین تین مثالیں قلمبند کریں؟

سوال (۳) استحاضہ کی کل اقسام بیان کریں؟

سوال (۴) قسم نمبر (۶) اور نمبر (۷) کی تین تین مثالیں بیان کریں؟

سوال (۵) ۳۵ دنوں کی معتادۃ النفاس کو ۴۲ دن خون آیا تو نفاس واستحاضہ کے دنوں کی تعیین کریں؟

سوال (۶) دمِ صحیح کی تعریف کریں، نیز دمِ صحیح کی تین ایسی مثالیں بیان کریں جن میں خون حکماً نہ بڑھا ہو؟

سوال (۷) دمِ صحیح کی تین مثالیں بیان کریں جن میں دم نہ حقیقۃً بڑھا ہو نہ حکماً؟

سوال (۸) طہرِ صحیح کی تعریف کریں؟

سوال (۹) فقدانِ شرطِ ثانی کی تین مثالوں میں سے ہر ایک کی تین تین مثالیں لکھیں؟

﴿سبق نمبر (۲)﴾

اقسامِ طہرِ فاسد: طہرِ فاسد کی دوقسمیں ہیں (۱) تام (۲) ناقص۔

تام: جو ۱۵ دن یا اس سے زیادہ ہو اور اس کے اول یا درمیان یا آخر میں دمِ فاسد ہو

ناقص: جو پندرہ دن سے کم ہو۔

حکم الطہر المتخلل بین الدمین: دوخونوں کے درمیان آنے والا طہر اگر تام ہے یعنی پندرہ دن یا اس سے زیادہ ہے تو یہ ان دوخونوں کے درمیان فاصل بنے گا، اگر ناقص ہے یعنی پندرہ دن سے کم ہے تو فاصل نہیں بنے گا بلکہ دمِ متوالی یعنی پے در پے خون آنے کے حکم میں ہوگا البتہ نفاس میں طہرِ متخلل اگرچہ پندرہ دن سے بڑھ جائے تب بھی فاصل نہ ہوگا بلکہ پے در پے خون آنے کے حکم میں ہوگا بشرطیکہ دوسرا دم مدتِ نفاس یعنی چالیس دنوں کے اندر ہو، ورنہ فاصل بنے گا۔

اقسامِ حائضہ: حائضہ کی دوقسمیں ہیں۔(۱) مبتدأہ (۲) معتادہ

مبتدأۃ: جس کو پہلی بار حیض یا نفاس آیا ہو۔

معتادہ: جس پر بلوغ کے وقت سے کوئی دم وطہر دونوں یا ان میں سے کوئی ایک صحیح گزرا ہو۔

اقسامِ مستحاضہ: مستحاضہ کی تین قسمیں ہیں (۱) مبتدأہ (۲) معتادہ (۳) مُضِلّہ

مبتدأہ مستحاضہ: جس کو پہلی بار حیض یا نفاس آیا ہو پھر دم مسلسل آرہا ہو، رُکتا نہ ہو

حکم: پہلے ۱۰ دن حیض باقی استحاضہ اسی طرح پہلے ۴۰ دن نفاس باقی استحاضہ۔

معتادہ مستحاضہ : جس پر بلوغ کے وقت سے کوئی دم وطہر دونوں یا کوئی ایک صحیح گزرا ہو پھر خون مسلسل جاری ہوگیا۔

دم وطہر دونوں صحیح ہونے کی مثال :

تین دن خون دیکھا پھر پندرہ دن طہر رہا اس کے بعد استمرار شروع ہوگیا۔ اس کی عادت تین دن حیض اور پندرہ دن طہر کی ہوگی۔

صرف دم صحیح کی مثال : ۵ یوم دم ۱۵ یوم طہر ایک یوم دم 15 دن طہر پھر استمرار۔

صرف طہر صحیح کی مثال : مراہقہ بالغہ بالحمل کا بچہ پیدا ہوا، نفاس کے چالیس دن گزرنے کے بعد پندرہ دن طہر رہا، اس کے بعد استمرار شروع ہوا۔

حکم : اس کی عادت طہر میں پندرہ دن ہوگی، اور حیض دس دن رہے گا، لہذا ابتداء استمرار سے دس دن حیض ہوگا پھر پندرہ دن طہر، اسی طرح دس، پندرہ کا حساب چلتا رہے گا۔

مُضلّہ : جو حیض یا نفاس کا عدد یا زمانہ یا دونوں بھول جائے۔

نوٹ : مضلہ کی اقسام اور ان کے تفصیلی احکام سبق نمبر ۱۳ میں ملاحظہ ہوں۔

﴿تمرین سبق نمبر (۲)﴾

سوال (۱) طہرِ فاسد، تام اور ناقص کی تین تین مثالیں بیان کریں ؟

سوال (۲) طہر متخلل کسے کہتے ہیں؟ اگر طہر متخلل سولہ دن کا ہو تو یہ فاصل بنے گا یا نہیں؟ اسی طرح اگر طہر متخلل چودہ دن کا ہو تو یہ فاصل بنے گا یا نہیں؟

سوال (۳) کسی عورت کو ایک دن خون آیا پھر آٹھ دن طہر رہا پھر دسویں دن خون آیا اب بتائیں کہ اس کا حیض کتنے دن ہوگا؟ اور یہ طہر فاصل بنے گا یا نہیں؟

سوال (۴) بچہ پیدا ہونے کے بعد دو دن دم رہا پھر بیس دن طہر رہا پھر ایک دن دم آیا؟ اب بتائیں کہ درمیان کا طہر فاصل بنے گا یا نہیں؟

سوال (۵) بعد الولادۃ ایک دن دم آیا پھر چالیس (۴۰) دن کے بعد دم آیا اب بتائیں کہ درمیان کا طہر فاصل بنے گا یا نہیں؟

سوال (۶) (ا) حائضہ کی کل کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی ہیں؟ (ب) مبتدأہ اور معتادہ کی تعریف کریں؟ (ج) معتادہ بالدم فقط کی تین مثالیں، معتادہ بالطہر فقط کی تین مثالیں اور معتادہ بالدم والطہر کلیہما کی تین مثالیں بیان کریں؟

سوال (۷) (ا) مستحاضہ کی اقسام بیان کریں؟ (ب) مبتدأہ مستحاضہ کی تعریف کریں؟ (ج) معتادہ مستحاضہ کی تعریف کریں؟ (د) مبتدأہ مستحاضہ کا حکم بیان کریں؟ (ہ) معتادہ مستحاضہ کی تین مثالوں میں سے ہر مثال کی مزید تین تین مثالیں بیان کریں؟

سوال (۸) (ا) معتادہ مستحاضہ کی پہلی صورت کا حکم بیان کریں؟ (ب) ہر قسم کی تین تین مثالیں مع احکام بیان کریں؟

سوال (۹) مضلہ کی تعریف کریں؟

مضلہ سے متعلق مزید سوالات آگے آرہے ہیں۔

﴿سبق نمبر (۳)﴾

﴿تمہید برائے تسہیل فہم احکام﴾

تبدیلی عادت : معتادہ کی عادت بدل جانے کیلئے ایک مرتبہ خلاف عادت دم صحیح آجانا کافی ہے یا تکرار ضروری ہے، اس میں ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اختلاف ہے، مفتی بہ قول ایک مرتبہ کا ہے، تکرار شرط نہیں۔

حیض کی ابتداء وانتہاء : جب خون فرج داخل سے خارج ہوجاتا ہے تو حیض شروع ہوجاتا ہے اور جب تین اور دس دن کے درمیان حقیقۃً یا حکماً منقطع ہوجاتا ہے تو حیض ختم ہوجاتا ہے۔

حیض آنے کی عمر : نو سال کی عمر سے لے کر پچپن سال تک حیض آسکتا ہے نو سال سے پہلے اور پچپن سال کے بعد خون آئے تو وہ حیض نہیں، البتہ پچپن سال کے بعد بالکل سرخ یا سیاہ رنگ کا خون آئے تو وہ حیض ہوگا۔

نفاس کی ابتداء وانتہاء : پورا بچہ یا اس کے اکثر حصہ کے باہر آنے کے بعد جب خون فرج داخل سے خارج ہوجائے تو نفاس شروع ہوجاتا ہے اور چالیس دن پورے ہونے پر یا اس سے پہلے حقیقۃً یا حکماً خون بند ہونے پر ختم ہوجاتا ہے۔

مثلاً: تیس دن کی معتادۃ النفاس کو بیالیس دن خون آیا، تو پچھلی عادت کے مطابق ۳۰ دن نفاس کے ہوں گے اور باقی ۱۲ دن استحاضہ کے، حکماً یہ سمجھا جائے گا کہ ۳۰ دن پر نفاس کا خون بند ہوگیا تھا اگرچہ حقیقۃً بند نہیں ہوا۔

نفاس کے چند اہم مسائل : (۱) بچہ ہونے کے بعد اگر ایک قطرہ بھی خون نہ آیا

تو بھی مفتی بہ قول کے مطابق اس پر غسل واجب ہے۔(۲) اگر پیٹ چاک کر بچہ نکالا گیا تو جب فرج سے خون نہ آئے، نفاس شروع نہ ہوگا فرج سے آنے کے بعد شروع ہوگا البتہ بچہ نکالنے سے عدت ختم ہوجائے گی اور اگر ولادت سے طلاق معلق کی ہو تو واقع ہوجائے گی۔

اسقاط کا حکم : سقط کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) مستبین الخلقة : جس کے کل اعضاء یا کوئی ایک عضو (جیسے بال، ناخن، ہاتھ، پاؤں، انگلی وغیرہ) ظاہر ہو۔

حکم: اس کا حکم زندہ بچے جیسا ہے، یعنی اس کے بعد آنے والا خون نفاس ہوگا، اس سے عدت پوری ہوجائے گی، باندی ہو تو ام ولد بن جائے گی، اگر طلاق ولادت سے معلق ہے تو پڑ جائے گی۔

(۲) غیر مستبین الخلقة : کوئی ایک عضو بھی ظاہر نہ ہو، اس کے بعد آنے والا خون نفاس نہیں، بلکہ حیض یا استحاضہ ہے۔ اگر نصاب حیض ہے اور طہر تام کے بعد ہے تو حیض ہے ورنہ استحاضہ۔ اسی طرح ایسے اسقاط سے قبل اگر خون آیا ہے اور اس کو حیض بنانا ممکن ہے تو وہ حیض ہوگا۔

(۳) الاشتباہ فی الخلقة : یعنی اعضاء کے ظہور وعدم ظہور کا علم نہ ہو۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اگر حمل چار ماہ یا اس سے زیادہ کا ہو تو اسقاط کے بعد آنے والا خون نفاس ہوگا اس سے کم مدت کا ہو تو حیض یا استحاضہ۔

اگر مدت حمل کا علم نہ ہو تو اس کے حکم میں یہ تفصیل ہے۔ جس عورت کی عادت حیض میں دس، طہر میں بیس اور نفاس میں چالیس دن ہے، اگر اس کا اسقاط مذکور ایامِ حیض کے پہلے دن ہو کر خون جاری ہوجائے تو دس دن نماز چھوڑے گی، کیونکہ ان دنوں میں صرف دو ہی احتمال ہیں

حیض یا نفاس کا ، کیونکہ اگر بچہ مستبین الخلقہ ہوتا تو یہ دن نفاس کے ہوتے اور اگر غیر مستبین الخلقہ ہوتا تو یہ دن حیض کے ہوتے ، ان دونوں حالتوں (حیض ، نفاس) میں عورت پر نماز فرض نہیں ، پھر غسل (لاحتمال الخروج من الحیض) کر کے بیس دن شک کے ساتھ صرف وضو سے نماز پڑھے گی ، کیونکہ ان دنوں میں طہر ونفاس دونوں کا احتمال موجود ہے ۔ پھر دس دن یقیناً نماز چھوڑے گی ، کیونکہ یہ دن حیض یا نفاس کے ہیں ۔ پھر غسل (لتمام مدۃ الحیض والنفاس) کر کے بیس دن نماز پڑھے گی ، اگر خون جاری رہا تو یونہی دس بیس کا حساب چلے گا ... اگر ایامِ حیض گزرنے کے بعد اسقاط ہوا ، تو اسقاط کے بعد شک کے ساتھ بیس دن صرف وضو سے نماز پڑھے گی ، کیونکہ ان دنوں میں طہر یا نفاس کا احتمال ہے ۔ پھر دس دن یقیناً نماز چھوڑے گی ، حیض یا نفاس کے احتمال کی وجہ سے ۔ پھر غسل (لاحتمال الخروج من الحیض) کر کے شک کے ساتھ دس دن صرف وضو سے نماز پڑھے گی ، طہر یا نفاس کے تردد کی بناء پر ۔ پھر غسل (لاحتمال خروجھا من النفاس بتمام الاربعین) کر کے یقیناً دس دن صرف وضو سے نماز پڑھیگی (لتیقن الطہر) اس کے بعد دس دن شک کے ساتھ نماز پڑھیگی ... حاصل یہ ہے کہ جن دنوں میں نفاس یا حیض کا یقین ہو ان میں نماز نہیں پڑھے گی اور جن میں حیض وطہر یا نفاس وطہر میں شک ہو ان میں شک کے ساتھ نماز پڑھے گی ، اور طہر کے یقین کی صورت میں یقین کے ساتھ پڑھے گی ۔

کرسف : لغت میں روئی کو اور اصطلاح فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ میں مایوضع علی فم الفرج کو کہتے ہیں یعنی وہ شیء جو فرج داخل کے ابتدائی حصہ پر رکھی جاتی ہے ۔

باکرہ : (یعنی جس کا پردۂ بکارت ابھی تک زائل نہیں ہوا) کے لیے صرف حالت حیض میں کرسف کا استعمال مستحب ہے ۔

ثیبہ : (یعنی جس کا پردۂ بکارت پھٹ چکا ہے) کے لیے حالت حیض میں سنت

ہے اور حالت طہر میں مستحب ہے۔

تنبیہ نمبر (۱): پورا کرسف فرج داخل میں رکھنا مکرہ تحریمی ہے۔

تنبیہ نمبر (۲): جب خون کرسف کے اس حصہ تک پہنچ جائے جو فرج داخل کے کنارے کے برابر ہے تو اس کو خارج سمجھ کر تمام احکام ابتداء حیض، نقض وضو وغیرہ جاری ہوں گے۔

عادت یاد رکھنا: دوسرے حیض کے اختتام تک پہلے حیض کی ابتداء وانتہاء کی تاریخ اور صحیح وقت، گھنٹہ مع منٹ کا یاد رکھنا واجب ہے۔

ابتداء وانتہاء حیض طہر سے: معتادہ کے حیض کی ابتداء وانتہاء دونوں طہر سے ہوسکتی ہے۔ مبتداٰہ کی انتہاء ہوسکتی ہے ابتداء نہیں۔ مثلاً دو تا چار عادت ہے، اب پہلی تاریخ کو خون آ کر تین دن رُکا رہا پھر پانچ سے گیارہ تاریخ تک آیا، تو دو تا چار تین دن حیض ہوگا اور ایک دن پہلے اور سات دن بعد کے آٹھ دن استحاضہ، یہاں ابتداء اور انتہاء دونوں طہر سے ہیں۔

حیض، نفاس اور طہر کی اقل واکثر مدت: حیض کی اقل مدت تین دن اور اکثر دس دن ہے تین سے کم اور دس سے زیادہ حیض نہیں ہوسکتا، لہذا استحاضہ ہوگا۔

نفاس کی اقل مدت کی کوئی حد متعین نہیں ایک لحہ بھی ہوسکتا ہے اور اکثر چالیس دن ہے، چالیس سے زیادہ نفاس نہیں ہوسکتا لہذا استحاضہ ہوگا۔ طہر تام کی اقل مدت پندرہ دن ہے اور اکثر کی کوئی حد متعین نہیں، سال اور اس سے زیادہ بھی ہوسکتا ہے۔

﴿تمرین سبق نمبر (۳)﴾

سوال (۱) (ا) عادت بدل جانے کیلئے تکرار شرط ہے یا نہیں؟ (ب) عادت دم صحیح کے آنے سے بدل جاتی ہے یا دمِ فاسد سے؟

سوال (۲) (ا) حیض کی ابتداء وانتہاء کا وقت بتائیں؟ (ب) حیض کے انتہاء میں خون کے حکماً منقطع ہونے کی کم از کم تین مثالیں بتایئے؟

سوال (۳) (ا) حیض آنے کی عمر بتایئے؟ (ب) آئسہ کا حکم کب لگتا ہے؟ (ج) آئسہ کا حکم لگنے کے بعد اگر حیض کی کوئی صورت ممکن ہے تو اسے بیان کریں؟

سوال (۴) نفاس کی ابتداء وانتہاء بتائیں؟

سوال (۵) (ا) آپریشن سے بچہ نکالا تو نفاس کب شروع ہوگا؟ (ب) بچہ پیدا ہوا نہ اس پر خون کا دھبہ ہے اور نہ اس کے بعد خون آیا تو اس پر نفاس کا غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

سوال (۶) (ا) اسقاط کی صورتیں بتائیں؟ (ب) مستبین الخلقۃ کی تعریف اور حکم بیان کریں؟ (ج) غیر مستبین الخلقۃ کی تعریف اور حکم بیان کریں؟ (د) چار یا سوا چار ماہ کے حمل کا اسقاط ہو جائے اور اعضاء کی بناوٹ محسوس نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ (ہ) تین یا سوا تین ماہ کا اسقاط ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ (و) حمل کے مہینے یاد نہیں اور اسقاط کے بعد بچے کے اعضاء کی بناوٹ وعدم بناوٹ کا پتہ بھی نہ چلے تو اس کا حکم کیا ہے؟

سوال (۷) (ا) کرسف کی تعریف کر کے اس کا حکم بتائیں؟ باکرہ اور ثیبہ کا فرق ہو تو اسکی وضاحت کریں؟ (ب) کرسف رکھنے کا جائز اور ناجائز طریقہ واضح کیجئے؟ (ج) کرسف کے کس حصہ پر خون پہنچنے سے حیض شروع ہوگا؟

سوال (۸) عادت یاد رکھنے سے کیا مراد ہے اس کا حکم بتائیں؟

سوال (۹) (ا) معتادہ کے حیض کی ابتداء وانتہاء دونوں طہر سے ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو تین مثالیں بیان کریں؟ (ب) مبتداٗہ کے حیض کی ابتداء وانتہاء دونوں طہر سے ممکن ہے یا نہیں؟ تین مثالوں سے وضاحت کریں؟

سوال (۱۰) حیض ونفاس کی اقل واکثر مدت بتائیں؟

﴿سبق نمبر (۴)﴾

ایامِ عادت سے قبل خون آنے کی صورِ مختلفہ میں نماز کا حکم :

طہرِ صحیح کے بعد اگر ایامِ عادت میں خون نظر آئے تو فوراً نماز، روزہ چھوڑ دینا ضروری ہے، عادت سے پہلے آئے تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) ایامِ عادت سے اتنے دن پہلے خون نظر آئے کہ اگر ان دنوں کو ایامِ عادت سے ملایا جائے تو مجموعہ دس دن سے بڑھ جائے..... اس صورت کا حکم یہ ہے کہ ایامِ عادت سے قبل تک نماز پڑھے گی، مثلاً عادت حیض میں آٹھ دن اور طہر میں بائیس دن ہے۔ پندرہ دن طہر کے بعد خون دیکھا تو بائیس تاریخ تک نماز پڑھے گی، چھوڑنا جائز نہیں۔

(۲) مجموعہ دس دن سے نہ بڑھے..... اس کا حکم یہ ہے کہ خون نظر آتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا ضروری ہے، جیسے مثال مذکور میں ۲۰ دن طہر کے بعد خون نظر آیا، تو نماز وغیرہ چھوڑ دے گی، پھر اگر ایامِ عادت میں رک جائے تو پورا حیض ہوگا، اگر اتنا بڑھ جائے کہ ۱۰ دن سے بھی گزر جائے تو صرف ایامِ عادت کے ۸ دن حیض ہوگا اور عادت سے قبل وبعد استحاضہ۔

(۳) مجموعہ دس دن سے اتنا بڑھے کہ اس خون اور ایامِ عادت کے خون کو مستقل حیض بنانا درست ہو، یعنی ایامِ عادت سے کم از کم اٹھارہ دن پہلے آئے..... اس کا حکم یہ ہے کہ خون نظر آتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا ضروری ہے۔

مثلاً : عادت حیض میں سات دن اور طہر میں چالیس دن ہے پھر بیس دن طہر کے بعد خون دیکھا تو نماز وغیرہ چھوڑ دے گی، کیونکہ شروع کے تین دن اگر مسلسل خون آکر رک جائے پھر دوبارہ ایامِ عادت میں آئے تو شروع کے تین دن کو مستقل اور ایامِ عادت کو مستقل حیض بنانا درست ہے، اس لئے کہ دونوں کے درمیان پندرہ دن طہرِ صحیح موجود ہے۔

قاعدہ :ایامِ عادت کوحیض بنا کران سے قبل وبعد جن ایام کوحیض بنانا ممکن ہے ان بس نماز وغیرہ چھوڑنا ضروری ہےاور جن کوحیض بنانا ممکن نہیں ان میں چھوڑنا جائز نہیں۔

﴿تمرین سبق نمبر (۴)﴾

سوال (۱) طہرمیں بیس، حیض میں پانچ دن کی معتادہ کوخلاف معمول سترہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یانہیں؟

سوال (۲) طہر میں اکیس، حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو خلاف معمول پندرہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یانہیں؟

سوال (۳) طہر میں تریالیس، حیض میں پانچ دن کی معتادہ کوخلاف معمول سترہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یانہیں؟

سوال (۴) طہر میں بائیس، حیض میں چھ دن کی معتادہ کوخلاف معمول انیس دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یانہیں؟

سوال (۵) طہر میں پچیس، حیض میں چاردن کی معتادہ کو خلاف معمول اٹھارہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یانہیں؟

سوال (۶) طہر میں پنتالیس، حیض میں چھ دن کی معتادہ کو خلاف معموپچیس دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یانہیں؟

سوال (۷) طہر میں تیس، حیض میں سات دن کی معتادہ کو خلاف معمول اٹھائیس دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یانہیں؟

سوال (۸) طہر میں پچاس، حیض میں نو دن کی معتادہ کو خلاف معمول تیس دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یانہیں؟

سوال(۹) طہر میں بائیس، حیض میں تین دن کی معتادہ کو خلاف معمول پندرہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال(۱۰) طہر میں چھبیس، حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو خلاف معمول بیس دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال(۱۱) طہر میں پینتیس، حیض میں سات دن کی معتادہ کو خلاف معمول سولہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال(۱۲) طہر میں چھتیس، حیض میں آٹھ دن کی معتادہ کو خلاف معمول بیس دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال(۱۳)۳۰ط ــ ۵ح کی معتادہ کو ۲۵ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال(۱۴)۳۵ط ــ ۸ح کی معتادہ کو ۲۲ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال(۱۵)۲۵ط ــ ۷ح کی معتادہ کو ۲۰ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال(۱۶)۳۳ط ــ ۹ح کی معتادہ کو ۲۷ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال(۱۷)۳۶ط ــ ۱۰ح کی معتادہ کو ۲۵ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال(۱۸)۳۵ط ــ ۷ح کی معتادہ کو ۲۹ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال(۱۹)۳۰ط ــ ۵ح کی معتادہ کو ۱۸ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال(۲۰)۴۰ط ــ ۵ح کی معتادہ کو ۱۹ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

﴿سبق نمبر (۵)﴾

نفاس سے متصل استحاضہ کا حکم: معتادۃ الحیض اگر نفاس کے متصل مستحاضہ بن جائے تو اس کا حیض اور طہر ہر ایک عادت کے مطابق ہوگا۔ مثلاً طہر پچیس دن تھا اور حیض پانچ دن، تو نفاس کے بعد متصل پچیس دن طہر کے اور پھر پانچ دن حیض کے ہوں گے۔ غیر معتادہ اور بالغہ بالحمل کا طہر بیس دن اور حیض دس دن ہوگا۔

﴿سیلانِ رحم﴾

سیلانِ رحم: وہ رطوبت اور پانی جو ایامِ طہر میں اختتام حیض پر رحم سے بہہ کر فرج داخل سے باہر آئے، انگریزی میں اس کو "لیکوریا" کہا جاتا ہے۔

سیلان رحم کے رنگ: اس کے مختلف رنگ ہیں (۱) خالص سفید (۲) پیلا خواہ سرخی مائل سنہری یا بالکل زرد تبن اور بھوسے کی طرح۔ (۳) مٹیالہ یعنی گدلے پانی کی طرح (۴) خاکی یعنی خاک رنگ کا رقیق پانی۔ (۵) سبز۔

سیلان رحم کے متفرق مسائل: (۱) جس کو ایام حیض میں سرخ یا سیاہ رنگ آتا ہو اور ایامِ طہر میں ان کے سوا دوسرے رنگ آتے ہوں تو ان میں سے معمول کے مطابق جو بھی رنگ آئے اس سے حیض ختم ہو جائے گا اور طہر شروع ہو جائے گا۔

(۲) سبز رنگ ایام حیض میں حیض ہے اور ایام طہر میں سیلان رحم کا ایک رنگ ہے۔

(۳) بہشتی زیور میں آئسہ سے متعلق یہ لکھا ہے کہ سرخ، سیاہ کے علاوہ دوسرے رنگ جو آئسہ بننے سے پہلے حیض میں آتے تھے اگر آجائیں تو حیض ہوگا یہ قول غیر مفتی بہ ہے۔ مفتی بہ قول یہ ہے کہ آئسہ صرف سرخ اور سیاہ دم سے حائضہ بن سکتی ہے اور بس۔

(۴) سیلان کا میں تر ہونے کی حالت میں جو رنگ ہو اسی کا اعتبار ہے۔ لہذا اگر ابتداء میں سرخ معلوم ہورہا ہو اور سوکھنے کے بعد سفید، تو اس کو سرخ سمجھا جائیگا۔

(۵) سیلان نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر ہتھیلی کے پھیلاؤ سے زیادہ کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو اس کے دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔ (مزید تفصیل صفحہ ۷۱ پر)

(۶) بعض کو سیلان معمول سے ہٹ کر بہت کثرت سے آتا ہے جس کی وجہ سے اس کو نماز کے درمیان وضو ٹوٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے ۔ ایسی مریضہ، سیلان رحم کے لیے حفاظتِ وضو کی تدبیر یہ ہے کہ نماز شروع کرنے سے قبل فرج داخل کے اندر کرسف اس طرح رکھے کہ اس کا کچھ حصہ فرج خارج میں بھی ہو۔ رطوبت جب تک کرسف کے اس حصہ تک نہ آئے جو فرج داخل کے کنارے کے برابر ہے اس وقت تک اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

تنبیہ نمبر (۱) : پیلا، سبز، مٹیالہ، خاکی ان چار رنگوں کے خون ہونے اور نہ ہونے کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر پندرہ دن سے کم ہے تو بحکم دم ہے اور پندرہ دن سے زیادہ ہے تو سیلان رحم (لیکوریا) ہے۔ لہذا اگر چھ دن کی معتادہ کو سات دن سرخ یا سیاہ دم آئے اور اس کے بعد ان رنگوں میں سے کوئی ایک شروع ہو جائے تو اگر یہ رنگ پندرہ دن سے کم ہے تو اس کے ایام حیض چھ دن گزشتہ عادت کے مطابق ہونگے اور پندرہ یا اس سے زیادہ ہے تو سات دن ہونگے۔

تنبیہ نمبر (۲) : تنبیہ نمبر (۱) کا قاعدہ اس صورت میں ہے جبکہ ان رنگوں میں سے کسی رنگ کے حیض یا سیلان رحم ہونے کا معمول نہ ہو ورنہ صفحہ نمبر ۲۱... مسئلہ نمبر (۱) کے مطابق عمل ہوگا۔

اوقات مستحبہ غیر مکروہہ : (۱) فجر، طلوع سے پندرہ منٹ قبل تک (۲) ظہر مثلِ اول کے ختم تک (۳) عصر، غروب سے پندرہ منٹ قبل تک (۴) مغرب، شفق احمر کے ختم تک (۵) عشاء نصف لیل کے ختم تک۔

﴿تمرین سبق نمبر (۵)﴾

سوال (۱) سیلانِ رحم کی تعریف کیجئے؟

سوال (۲) سیلانِ رحم کے کتنے رنگ ہیں اور کیا کیا ہیں؟

سوال (۳) ایک عورت کو ایام حیض میں سرخ اور ایام طہر میں سیلان رحم سبز رنگ آنے کا معمول ہے تو اس کے حیض اور طہر کے معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

سوال (۴) آٹھ دن کی معتادہ کو چھ دن سرخ رنگ کا خون آیا اس کے بعد چودہ دن پیلا رنگ آتا رہا پھر سفید رنگ آنے لگا، (یہ بھی یاد رہے کہ اس عورت کا گزشتہ معمول سیلان رحم میں پیلا رنگ تھا) پوچھنا یہ ہے کہ اس عورت کی عادت بدلی یا نہیں؟

سوال (۵) پانچ دن کی معتادہ کو آٹھ دن تک سیاہ رنگ کا خون آتا رہا اس کے بعد اٹھارہ دن تک سبز رنگ آیا جبکہ سیلان رحم میں خاکی رنگ کا معمول تھا، اسکی عادت بدلی یا نہیں؟

سوال (۶) مبتدأہ کو چھ دن سرخ رنگ کا خون آیا پھر چار دن سبز رنگ کا آیا پھر سفید رنگ شروع ہو گیا جبکہ سیلان رحم میں کسی رنگ کا کوئی معمول نہیں ہے یہ معتادہ بن گئی یا نہیں؟

سوال (۷) سات دن کی معتادہ کو پانچ دن تک سرخ رنگ آیا پھر چار دن ایسا رنگ آیا کہ دیکھنے میں سرخ لگ رہا تھا لیکن جب کپڑے پر سوکھ گیا تو پیلے رنگ کا ہو گیا اس کے بعد سفید سیلان شروع ہو گیا تو اس عورت کی عادت بدلی یا نہیں؟

سوال (۸) رنگ کا اعتبار تری کی حالت میں کیا جائے گا یا سوکھنے کی حالت میں؟

سوال (۹) آئسہ کس رنگ کے خون سے دوبارہ حائضہ بن سکتی ہے؟

سوال (۱۰) عصر اور فجر کا وقت مستحب ومکروہ تحریر کریں؟

﴿سبق نمبر (٦)﴾

﴿احکام﴾

احکام مبتدأہ حائضہ :(۱) مبتدأہ کو جب دس یوم یا اس سے کم خون آئے تو یہ اس کا حیض ہوگا اس کے بعد پندرہ دن یا اس سے زیادہ جتنے دن پاک رہے وہ طہر ہوگا۔

(۲) اگر اس کا دم دس دن سے گزر گیا تو دس دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

(۳) طہر متخلل کا حکم یہاں بھی وہی ہے کہ پندرہ سے کم دم متوالی کے حکم میں ہے اور پندرہ یا اس سے زائد فاصل ہے، لہذا اگر مبتدأہ کو پہلی تاریخ سے چار دن دم آیا پھر پانچ سے اٹھارہ تک طہر رہا اس کے بعد انیس کو پھر دم آیا تو اس صورت میں پہلی تا دس دن حیض ہوگا اور باقی استحاضہ اور ابتداء دم سے ہوگی اور انتہاء طہر سے۔

(۴) اس کے نفاس کا بھی یہی حکم ہے چالیس تک جتنے دن خون آئے وہ نفاس کا ہوگا البتہ جب چالیس سے بڑھ جائے تو زائد استحاضہ ہوگا اور طہر متخلل یہاں بھی ممکن ہے، جیسے ولادت کے ایک دن کے بعد خون بند ہوا اور ۳۸ دن تک بند رہا پھر ایک دن یعنی چالیسویں دن خون آیا، تو طہر متخلل کو دم متوالی کی طرح سمجھ کر چالیس دن نفاس ہوگا۔ طہر کے دنوں میں اگر روزے رکھ چکی ہے تو ان کی قضاء بھی ضروری ہوگی۔

﴿تمرین سبق نمبر ٦﴾

سوال (۱) مبتدأہ کو پانچ دن دم آیا چھ سات کو بند ہوگیا آٹھ کو پھر دم آکر ۱۸ دن طہر رہا، حیض وطہر متعین کریں؟

سوال (۲) مبتدأہ کو ۲ دن خون آیا پھر تین دن پاک رہ کر دو دن خون آیا پھر ایک دن پاک رہنے کے بعد سات دن خون آیا اس کے بعد پچیس دن پاک رہی، حیض وطہر متعین کریں؟

سوال (۳) مبتدأہ آٹھ دن خون آنے کے بعد تین دن پاک رہی پھر پانچ دن دم آیا پھر سات دن پاک رہی پھر چار دن دم آ کر سولہ دن پاک رہی۔ حیض وطہر متعین کریں؟

سوال (۴) مبتدأہ کو ہفتہ کے دن صبح سات بج کر دس منٹ پر خون شروع ہوا اور گیارہ دن کے بعد آئندہ منگل کو صبح سات بج کر بیس منٹ پر بند ہوا۔ ایامِ حیض کی تعیین کریں؟

سوال (۵) مبتدأہ کو اتوار کے دن شام چھ بج کر پانچ منٹ پر خون شروع ہوا اور جمعہ کے دن صبح نو بج کر چالیس منٹ پر بند ہوا۔ ایامِ حیض کی تعیین کریں؟

سوال (۶) مبتدأہ بالنفاس کو پانچ دن خون آیا پھر بیس دن بند رہا پھر تیرہ دن خون آیا پھر ایک دن خون بند ہو کر پندرہ دن خون آیا، پھر پاک ہوگئی۔ نفاس اور استحاضہ متعین کریں؟

سوال (۷) مبتدأہ بالنفاس کو ایک گھنٹہ خون آنے کے بعد پینتیس دن بیس گھنٹے خون بند رہنے کے بعد سولہ گھنٹے پندرہ منٹ دم آیا، نفاس متعین کریں؟

سوال (۸) مبتدأہ بالنفاس کو انتالیس دن طہر کے بعد ایک گھنٹہ دم آیا پھر چار گھنٹے پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہوگیا۔ نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال (۹) مبتدأہ بالنفاس کو پینتیس دن طہر کے بعد تین گھنٹے دم آیا پھر آٹھ گھنٹے پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہوگیا۔ نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال (۱۰) مبتدأہ بالنفاس کو بیس دن طہر کے بعد چار گھنٹے دم آیا پھر پانچ دن پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہوگیا۔ نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال (۱۱) مبتدأہ بالنفاس کو دو دن طہر کے بعد پینتیس دم آیا پھر چار دن پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہوگیا۔ نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال (۱۲) مبتدأہ بالنفاس کو تینتیس دن طہر کے بعد ایک دن دم آیا پھر چار دن پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہوگیا۔ نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

﴿سبق نمبر (٧)﴾

انقطاع حیض ونفاس میں مبتدأہ پرنماز، روزہ اور وطء کے احکام:

اس کی کل تین صورتیں ہیں:۔

(١) مبتدأہ کا خون تین دن پورا ہونے سے پہلے بند ہوگیا اس کے احکام یہ ہیں:

(١) بدوں غسل نماز شروع کردے البتہ دس دن تک نماز کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر واجب ہے (٢) نصف نہار شرعی سے پہلے پاک ہوئی تو روزہ رکھے درست ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو ورنہ تشبہ بالصائمین کرے (٣) اس صورت میں انقطاع کے لئے سفید سیلان آنا ضروری نہیں ہے (٤) دس دن تک خون نظر آیا خواہ معمولی ایک قطرہ کیوں نہ ہو تو فوراً نماز، روزہ چھوڑ دے (٥) دس دن تک شوہر کے لئے اس سے وطء حرام ہے۔

(٢) مبتدأ کا دم تین دن کے بعد، اکثر مدت سے پہلے بند ہوا اس کے احکام درج ذیل ہیں:

(١) فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے البتہ اس پر نماز کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر مستحب ہے، واجب نہیں۔

(٢) اگر نماز کے وقت کے آخر میں خون بند ہوا اور غسل اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم اور لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار وقت باقی ہے تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگی جس کی قضاء ضروری ہے اس مقدار سے کم باقی ہے تو ضروری نہیں۔

(٣) اگر صبح صادق سے اتنی دیر پہلے پاک ہوگئی جس میں غسل اور لفظ ''اللہ'' دونوں کام ہوسکیں تو روزہ رکھے درست ہے اس سے کم وقت باقی تھا یا صبح صادق کے بعد پاک ہوئی تو تشبہ بالصائمین کرے۔

(٤) سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

(۵) دس دن تک اگر خون کا ایک قطرہ بھی آجائے تو نماز، روزہ، وطء سب چھوڑ دے

(۶) اگر عورت کتابیہ ہے تو بدوں غسل اس کے مسلم زوج کے لئے وطء جائز ہے۔

(۷) اگر عورت مسلمان ہے تو جواز وطء کے لئے ان امور ثلاثہ میں کسی ایک امر کا پایا جانا ضروری ہے:

۱...... غسل کرے، اگرچہ اس سے نماز نہ پڑھے۔

۲...... پانی سے عجز کی صورت میں تیمم کرے، تیمم کے ساتھ نماز پڑھے یا نہ پڑھے دونوں قول ہیں، پڑھنے کا قول احوط ہے اور نہ پڑھنے کا اصح ہے۔

۳...... کوئی نماز اس کے ذمہ قرض ہو جائے (یعنی جب پاک ہوئی تو نماز کا صرف اتنا وقت باقی تھا جس میں غسل اور تحریمہ دونوں کام ہوسکیں جب یہ وقت گزر جائے تو وطء حلال ہے اگرچہ غسل نہ کیا ہو)۔

__تنبیہ نمبر (۱)__ : امر ثالث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی عورت کا طلوع شمس کے بعد یا اس سے اتنا تھوڑا پہلے جس میں غسل اور تحریمہ دونوں کام نہ ہوسکیں خون رک گیا، تو غسل یا تیمم سے پہلے اس کے ساتھ عصر کا وقت آنے سے قبل وطء جائز نہیں اسی طرح عشاء کے بعد یا اس سے معمولی پہلے خون رکنے کی صورت میں صبح صادق سے پہلے غسل اور تیمم کے بغیر وطء جائز نہیں

__تنبیہ نمبر (۲)__ : امور ثلاثہ میں سے کوئی امر نہیں پایا گیا۔ لیکن اکثر مدت گزر گئی تو ان امور کے بغیر بھی وطء جائز ہے جیسے حیض میں دس دن پورے ہونے سے ایک گھنٹہ قبل خون بند ہو گیا اور وقتِ انقطاع طلوع شمس کے بعد متصل تھا تو ایک گھنٹہ گزرنے پر اس کے ساتھ وطء جائز ہے اگرچہ امور ثلاثہ میں سے یہاں کوئی امر موجود نہ ہو۔

__تنبیہ نمبر (۳)__ : یہاں غسل سے فرض غسل مراد ہے اور وقتِ غسل میں پانی بھرنا،

کپڑے اتارنا اور نہانے کی جگہ پردہ وغیرہ لگانا سب داخل ہیں۔

(۳) مبتدأہ کا خون دس دن پورا ہونے کے بعد بند ہوگیا اس کے احکام یہ ہیں :

(۱) غسل کر کے فوراً نماز شروع کردے۔

(۲) اگر نماز کے وقت میں سے صرف لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار باقی ہے تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگئی جس کی قضاء ضروری ہے اس سے کم باقی ہے تو نہیں۔

(۳) صبح صادق سے ایک لحہ بھی پہلے پاک ہوئی تو روزہ رکھے، درست ہے صبح صادق کے ساتھ یا بعد پاک ہوئی تو تشبہ بالصائمین کرے۔

(۴) سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

(۵) بدوں غسل وطء جائز ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد کرے۔

﴿تمرین سبق نمبر (۷)﴾

سوال (۱) مبتدأہ کا دم ۵ دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۲) مبتدأہ کا دم ایک دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۳) مبتدأہ کا دم ۹ دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۴) مبتدأہ کا دم ۱۱ دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۵) مبتدأہ کا دم پونے دو دن آکر بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۶) مبتدأہ کا دم ۱۳ دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۷) مبتدأہ کا دم ۷ دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۸) مبتدأہ کا دم ۱۰ دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۹) مبتدأہ کا دم ۸ دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۱۰) مبتدأہ کا خون سوا ایک دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ اور وطء کے

احکام بتائیں؟

سوال (۱۱) ہندہ کو زندگی میں پہلی بار خون آنا شروع ہوا دو دن پانچ گھنٹے کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۱۲) ہندہ کو زندگی میں پہلی بار خون آیا اور چار دن دس گھنٹے کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۱۳) مبتدأہ کا دم بیس دن جاری رہنے کے بعد بند ہوا تو اس کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۱۴) ایک عورت کو ظہر کے وقت کے ختم ہونے سے دس منٹ پہلے یعنی پانچ بجکر دس منٹ پر خون شروع ہوا پانچ دن کے بعد پانچ بجکر پانچ منٹ پر بند ہو گیا، نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۱۵) ہندہ کو عصر کے وقت کے ختم ہونے سے پندرہ منٹ پہلے خون شروع ہوا دو دن کے بعد پورے پانچ بجے بند ہو گیا، نماز، روزہ اور وطء کا کیا حکم ہے؟ پھر دو دن طہر کے بعد خون آنا شروع ہوا اب کیا کرے؟ یہ خون دو دن رہا پھر پاک ہو گئی اب کیا کرے؟ اس کے بعد تین دن پاک رہی پھر خون نظر آیا اب کیا کرے؟

یہ خون تین دن تک جاری رہا پھر بند ہو گیا، کیا کرے؟

﴿سبق نمبر (۸)﴾

﴿احکام معتادہ حائضہ﴾

معتادہ کا حیض اگر معمول کے مطابق آرہا ہے تو اس کا حکم ظاہر ہے کہ ایامِ عادت میں حیض ہوگا اور باقی طہر ہوگا۔ البتہ جب معمول کے خلاف آنے لگے تو پھر اس کے احکام کا سمجھنا انتہائی ضروری اور دشوار ہے، لہذا پہلے اس کے لئے ایک قاعدہ ذکر کیا جاتا ہے پھر امثال مختلفہ سے اس کی وضاحت کی جائے گی۔

قاعدہ : معتادۃ الحیض کو اگر خلاف عادت دم آیا، تو یہ دو حال سے خالی نہ ہوگا دس دن سے متجاوز ہوگا یا نہ ہوگا، اگر ہے تو ایامِ عادت کا دم نصاب حیض ہوگا یا نہ ہوگا اگر ہے تو ایامِ عادت کے موافق ہوگا یا نہیں اگر ہے تو عادت باقی رہے گی۔ اور نہیں تو عدد کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی اور زمان کے اعتبار سے باقی رہے گی۔ اگر نصابِ حیض نہیں تو زمان کے اعتبار سے عادت بدل گئی عدد کے اعتبار سے باقی ہے اور اس صورت میں ابتداء دم سے عدد عادت کی مقدار حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

اگر دم دس دن سے متجاوز نہیں تو تمام دم حیض ہوگا پھر اگر عدد عادت کے موافق ہو تو عدد کے اعتبار سے عادت باقی رہے گی، موافق نہیں تو عدد کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی، زمان کے اعتبار سے بدلے یا نہ بدلے۔

قاعدہ مذکورہ کا حاصل : اس کی کل پانچ صورتیں بنتی ہیں۔

(۱) ایامِ عادت کا خون نصاب حیض ہو اور عدد ایامِ عادت کے مساوی ہو ..... اس کا حکم یہ ہے کہ عادتِ سابقہ باقی رہے گی عدد، زمان دونوں اعتبار سے، جیسے عادت پانچ دن پہلی تاریخ سے ہے اب خلاف معمول پہلی تاریخ سے گیارہ دن خون آیا لہذا سابق عادت کے

موافق پہلی تاریخ تا پانچ، پانچ یوم حیض ہوگا باقی استحاضہ۔اسی طرح عادت پانچ دن حیض اور پچپن دن طہر کی ہے،اب پچپن دن طہر کے بعد گیارہ دن خون آیا،تو شروع دم سے پانچ دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

(۲) ایامِ عادت کا خون نصاب حیض ہولیکن عدد، ایامِ عادت سے کم ہو.....اس صورت کا حکم یہ ہے کہ عدد کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی اور زمان کے اعتبار سے باقی رہے گی جیسے عادت پہلی تاریخ سے پانچ دن ہے، اب خلاف معمول تین تاریخ سے تیرہ تک گیارہ دن خون آیا،لہذا تین سے پانچ تک تین دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

اس طرح پانچ دن حیض اور پچپن یوم طہر کی عادت ہےاب ستاون دن طہر کے بعد گیارہ دن خون آیا،تو شروع کے تین دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

(۳) ایامِ عادت کا خون نصاب حیض نہ ہو.....اس کا حکم یہ ہے کہ زمان کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی ،عدد کے اعتبار سے باقی رہے گی ،جیسے عادت پہلی تاریخ سے پانچ تک ہےاب خلاف معمول چار یا چھ تاریخ سے چودہ یا سولہ تک گیارہ دن خون آیا، لہذا چار سے آٹھ یا چھ سے دس تک پانچ دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

اسی طرح عادت پانچ دن حیض اور پچپن دن طہر کی ہےاب خلاف عادت اٹھاون دن یا ساٹھ دن طہر کے بعد گیارہ دن خون آیا تو شروع کے پانچ دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

(۴) ایامِ عادت کا خون عدد کے اعتبار سے عادت کے مطابق ہو اور زمان کے اعتبار سے نہ ہو.....اس کا حکم یہ کہ زمان کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی ،عدد کے اعتبار سے باقی رہے گی ،جیسے عادت پہلی سے پانچ یوم ہےاب خلاف عادت تین سے سات تک خون آیا یا چار سے آٹھ تک آیا لہذا یہ تمام پانچ دن حیض ہوگا،اسی طرح عادت پانچ دن حیض اور پچپن دن طہر کی ہےاب ستاون یا اٹھاون دن طہر کے بعد پانچ دن خون آیا،تو یہ سب

پانچ دن حیض ہوگا

(۵) ایامِ عادت کا خون عدد کے اعتبار سے عادت کے مساوی نہ ہو.....اس کا حکم یہ کہ عدد کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی، زمان کے اعتبار سے کبھی بدلے گی کبھی نہ بدلے گی۔ جیسے عادت پہلی تاریخ سے پانچ دن ہے اب خلاف معمول دو تا پانچ یا چار تا سات دن دم آیا، تو یہ سب حیض ہوگا اور دو تا پانچ کی صورت میں عادت صرف عدد کے اعتبار سے اور چار تا سات کی صورت میں دونوں اعتباروں سے بدل گئی۔ اسی طرح عادت پانچ دن حیض اور پچپن دن طہر کی ہے اب ستاون یا اٹھاون دن طہر کے بعد تین دن دم آیا تو یہ تین دن حیض ہوگا اور عادت صرف عدد یا دونوں کے اعتبار سے بدل گئی۔

﴿تمرین سبق نمبر (۸)﴾

سوال (۱) ۳۵ط ــــ ۵ح ــــ ۳۲ط ــــ ۱۲د ــــ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

حل سوال نمبر (۱)

۱۲

ق ــــ ع ــــ ب

۳ ۵ ۴

شروع کے تین اور آخر کے چار کل سات دن استحاضہ کے ہیں اور درمیان کے پانچ دن حیض کے ہیں اور پچھلی عادت (۳۵ ــــ ۵) کی برقرار ہے۔

تنبیہ: قاف (ق) سے مراد وہ دن ہیں جن میں ایام عادت سے پہلے دم آیا ہے، اور عین (ع) سے ایام عادت اور باء (ب) سے ایام عادت کے بعد کے وہ دن مراد ہیں جن میں خون آیا ہے۔

سوال (۲) ۳۰ط ـــ ۵ح ـــ ۲۸ط ـــ ۱۲د ـــ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۳) ۲۱ط ـــ ۶ح ـــ ۲۰ط ـــ ۱۲د ـــ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۴) ۲۶ط ـــ ۷ح ـــ ۱۸ط ـــ ۱۳د ـــ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۵) ۳۳ط ـــ ۹ح ـــ ۲۳ط ـــ ۱۴د ـــ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۶) ۳۵ط ـــ ۵ح ـــ ۳۲ط ـــ ۱۲د ـــ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۷) ۲۸ط ـــ ۴ح ـــ ۲۹ط ـــ ۱۱د ـــ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۸) ۴۰ط ـــ ۵ح ـــ ۲۰ط ـــ ۱۲د ـــ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۹) ۵۵ط ـــ ۹ح ـــ ۴۷ط ـــ ۱۳د ـــ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۰) ۴۵ط ـــ ۳ح ـــ ۵۵ط ـــ ۱۱د ـــ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۱) ۸۵ط ـــ ۵ح ـــ ۳۵ط ـــ ۱۵د ـــ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۲) ۲۸ دن طہر ۷ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۳۱ دن طہر کے بعد تیرہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۳) ۲۵ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۹ دن طہر کے بعد بارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۴) ۳۶ دن طہر ۵ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۵ دن طہر کے بعد تیرہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۵) ۴۵ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۳۵ دن طہر کے بعد چودہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۶) ۳۰ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۶ دن طہر کے بعد چودہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۷) ۳۵ دن طہر ۸ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۴۴ دن طہر کے بعد چودہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال (۱۸) ۲۶ دن طہر ۴ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۵ دن طہر کے بعد دس دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال (۱۹) ۱۵ دن طہر ۵ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۵ دن طہر کے بعد پانچ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال (۲۰) ۲۵ دن طہر ۷ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۸ دن طہر کے بعد گیارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال (۲۱) ۲۸ دن طہر ۸ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۶ دن طہر کے بعد چودہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال (۲۲) ۲۶ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۳۱ دن طہر کے بعد چودہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال (۲۳) ۳۱ دن طہر ۹ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۴۰ دن طہر کے بعد پندرہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال (۲۴) ۴۰ دن طہر ۷ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۹ دن طہر کے بعد گیارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال (۲۵) ۳۳ دن طہر ۱۰ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۰ دن طہر کے بعد سولہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال (۲۶) ۲۰ دن طہر ۳ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۶ دن طہر کے بعد سترہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال (۲۷) ۲۶ دن طہر ۴ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۵ دن طہر کے بعد تیرہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۲۸) ۲۶ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۵ دن طہر کے بعد گیارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۲۹) ۲۶ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۸ دن طہر کے بعد بارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۳۰) ۲۶ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۰ دن طہر کے بعد گیارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۳۱) ۲۶ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۳۰ دن طہر کے بعد گیارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۳۲) ۳۲ دن طہر ۵ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۸ دن طہر کے بعد دو دن دم آٹھ دن طہر پھر چار دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟ نیز آئندہ کی عادت بھی معلوم کیجئے؟

﴿سبق نمبر (۹)﴾

معتادۃ النفاس کے احکام

(۱) اگر خون عادت کے موافق آرہا ہے تو عادت برقرار رہی گی۔

(۲) اگر خون معمول کے خلاف آیا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) خون چالیس دن سے بڑھ جائے۔

(۲) عادت سے کم یا زیادہ ہو جائے لیکن چالیس سے نہ بڑھے۔

پہلی صورت میں عادت باقی رہے گی، اور عادت سے زائد استحاضہ ہوگا دوسری صورت میں عادت بدل جائے گی۔

امثلہ: (۱) عادت پچیس دن تھی، اب خلاف عادت پینتالیس دن دم آیا، لہذا صورت اولی کے مطابق اس کا نفاس پچیس دن ہوگا اور باقی استحاضہ ہوگا۔

(۲) عادت بیس دن ہے اب تیس دن خون آیا، اس صورت میں تیس دن نفاس ہوگا اور اس کی عادت بدل جائے گی۔

(۳) اسی طرح اگر عادت بیس دن ہو اور خون پندرہ دن پر بند ہو گیا، تو بھی عادت بدل جائے گی اور اب پندرہ دن نفاس کی عادت ہوگی۔

﴿تمرین سبق نمبر (۹)﴾

سوال (۱) ۳۰ دن کی معتادۃ النفاس کو ۳۵ دن دم آیا پھر ۱۴ دن طہر رہا پھر تین دن دم آیا نفاس کتنا ہوگا؟

سوال (۲) ۱۵ دن کی معتادۃ النفاس کو ۲۰ دن دم پھر ۱۷ دن طہر پھر ۳ دن دم، نفاس کتنا ہوگا؟

﴿سبق نمبر (۱۰)﴾

معتادہ کے انقطاع حیض ونفاس پر نماز، روزہ اور وطء کے احکام :

اس کی کل چار صورتیں ہیں۔

(۱) عادت حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن تھی اور خون عادت کے مطابق دس اور چالیس دن گزرنے پر بند ہوا اس کے احکام درج ذیل ہیں :

(۱) غسل کر کے فوراً نماز شروع کر دے، اس پر مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا نہ واجب ہے نہ مستحب۔

(۲) اگر نماز کے وقت میں سے صرف لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار یا اس سے زیادہ باقی ہے تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگئی۔ اس کی قضاء لازم ہے، ورنہ نہیں۔

(۳) صبح صادق سے ایک لحہ بھی پہلے پاک ہوئی تو روزہ رکھے درست ہے اگر صبح صادق کے ساتھ یا اس کے بعد پاک ہوئی تو تشبہ بالصائمین کرے۔

(۴) بدوں غسل وطء جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ غسل کے بعد ہو۔

(۵) انقطاع کے لیے سفید سیلان کا آنا ضروی نہیں. (صرف بند ہو جانا کافی ہے)۔

(۲) عادت اکثر مدت سے کم تھی اور دم عادت کے مطابق یا اس کے بعد اکثر مدت سے قبل بند ہو گیا :

اس کے احکام درج ذیل ہیں :

(۱) فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دے اس پر مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا دس دن پورا ہونے تک صرف مستحب ہے واجب نہیں۔

(۲) نماز کے وقت میں سے مقدار غسل ولفظ ''اللہ'' کہنے اور عجز ماء کی صورت میں تیمم

ولفظ ''اللہ'' کہنے یا اس سے زیادہ وقت ہے تو یہ نماز اس پر قرض ہوگئی جس کی قضاء ضروری ہے اگر اس سے کم وقت ہے تو قضاء ضروری نہیں۔

(۳) صبح صادق سے پہلے اگر اتنا وقت ملے جس میں غسل ولفظ ''اللہ'' اور عجز کی صورت میں تیمّم ولفظ ''اللہ'' دونوں کام ہوسکیں تو روزہ رکھے، درست ہے ورنہ تشبہ بالصائمین کرے یعنی شام تک روزہ داروں کی طرح نہ کچھ کھائے نہ پیئے۔

(۴) انقطاع دم کے لیے سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

(۵) حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن پورا ہونے سے قبل اگر خون نظر آئے تو نماز، روزہ وغیرہا سب کچھ چھوڑ دے۔

(۶) اگر عورت کتابیہ ہے تو بدوں غسل اس کے مسلم زوج کے لئے وطء جائز ہے۔

(۷) اگر عورت مسلمان ہے تو جواز وطء کے لیے ان امور ثلاثہ میں سے کوئی ایک امر پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) غسل کرے، اگرچہ اس سے نماز نہ پڑھے۔ (۲) پانی سے عجز کی صورت میں تیمّم کرے- تیمّم کے ساتھ نماز پڑھے یا نہ پڑھے دونوں قول ہیں پڑھنے کا قول احوط ہے اور نہ پڑھنے کا اصح ہے۔ (۳) کوئی نماز اس کے ذمہ قرض ہوجائے۔

(۳) دم ایامِ عادت سے پہلے تین دن کے بعد رک گیا۔

اس کے احکام یہ ہیں :(۱) فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے البتہ اس پر ایامِ عادت کے اختتام تک مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا واجب ہے اور عادت کے بعد دس دن پورا ہونے تک مستحب ہے۔

(۲) وقت کے آخر میں اگر غسل اور (بصورت عجز عن الماء) تیمّم اور لفظ ''اللہ'' کہنے

کی مقدار وقت پالیا تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگئی جس کی قضاء لازم ہے ورنہ نہیں۔

(۳) صبح صادق سے پہلے اگر غسل اور (بصورت عجز عن الماء) تیمم اور لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار پاک ہوئی تو روزہ رکھے، درست ہے ورنہ تشبہ بالصائمین کرے۔

(۴) ایامِ عادت ختم ہونے تک وطء حرام ہے اس کے بعد جائز ہے۔

(۵) حیض میں دس دن کے اندر اور نفاس میں چالیس دن کے اندر خون نظر آیا تو نماز روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(۶) انقطاع حیض ونفاس کے لیے سفید سیلان ضروری ہے (یعنی ضرورت کے موقع پر دم کے بند ہونے کے بعد جب سفید سیلان آنے لگے تو حیض ونفاس کے اختتام کا حکم لگایا جائیگا مثلاً جس کا معمول یہ ہے کہ ایک دن دم آتا ہے دوسرے دن بند ہو جاتا ہے وہ اس پر عمل کریں)

(۴) معتادۃ الحیض کا خون تین دن سے پہلے بند ہوگیا: اسکے احکام یہ ہیں:

(۱) بغیر غسل کے نماز شروع کردے البتہ اس پر ایامِ عادت کے اختتام تک مستحب وقت کے آخری حصہ تک انتظار کرنا واجب ہے اور دس دن پورے ہونے تک صرف مستحب ہے

(۲) اگر نصف نہار شرعی سے پہلے پاک ہوئی اور ابھی تک کچھ کھایا پیا بھی نہیں تو نیت کرکے روزہ رکھے ورنہ (یعنی اگر نصف نہار شرعی سے پہلے پاک نہیں ہوئی یا کچھ کھا پی لیا تو) تشبہ بالصائمین کرے یعنی شام تک روزہ داروں کی طرح نہ کچھ کھائے نہ پیئے۔

(۳) ایامِ عادت کے اختتام تک وطء حرام ہے اس کے بعد حلال ہے۔

(۴) دس دن گزرنے سے قبل خون نظر آیا تو نماز روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(۵) انقطاع دم کے لیے سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

تمرین سبق نمبر (١٠)

سوال (١) ١٠ دن کی معتادہ کو چودہ دن خون آیا، نماز روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (٢) پانچ دن کی معتادہ کو ہفتہ کے دن صبح سات بجکر دس منٹ پر خون شروع ہوا اور جمعہ کے دن صبح پورے چھ بجے بند ہوگیا، نماز روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (٣) چار دن کی معتادہ کو اتوار کے دن چھ بجکر پچاس منٹ پر خون شروع ہوا اور جمعرات کے دن صبح چھ بجکر دس منٹ پر بند ہوگیا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (٤) چھ دن کی معتادہ کو جمعہ کے دن صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر دم شروع ہوا اور آئندہ جمعہ شام چھ بجکر نو منٹ پر بند ہوگیا، نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (٥) آٹھ دن کی معتادہ کو پیر کے دن شام پانچ بجکر دس منٹ پر دم شروع ہوا اور جمعرات کے دن شام چار بجکر تیس منٹ پر بند ہوا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (٦) ٦ کی معتادہ کا دم ٥ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (٧) ٥ کی معتادہ کا دم ٦ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (٨) ٦ کی معتادہ کا دم ٢ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (٩) ٧ کی معتادہ کا دم ٨ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (١٠) ٩ کی معتادہ کا دم ٥ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (١١) ٩ کی معتادہ کا دم ٧ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (١٢) ٤ کی معتادہ کا دم ٥ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (١٣) ٧ کی معتادہ کا دم ١ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (١٤) ١٠ کی معتادہ کا دم ٢ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

﴿سبق نمبر (۱۱)﴾

﴿مستحاضہ کی اقسام واحکام﴾

اس کی تین قسمیں ہیں : (۱) مبتدأہ (۲) معتادہ (۳) ضالہ

﴿مستحاضہ مبتدأہ کے احکام﴾

اس کی دو قسمیں ہیں : (۱) حیض سے بالغہ ہو (۲) حمل سے بالغہ ہو۔

قسم اول کی تین صورتیں ہیں: (۱) بالغہ ہوتے ہی استمرار شروع ہو جائے۔

حکم : ابتداء استمرار سے دس دن حیض ہوگا اور بیس دن طہر، اسی طرح دس بیس کا حساب چلتا رہے گا اور نفاس چالیس دن ہوگا۔

(۲) دمِ فاسد وطہرِ فاسد کے بعد استمرار شروع ہو جائے۔

حکم : اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر دم وطہر دونوں کا مجموعہ تیس دن سے زیادہ نہ ہو تو اس کا حکم صورت اولی کی طرح ہے یعنی دمِ فاسد کی ابتداء سے دس دن حیض اور بیس دن طہر ہوگا

مثال : یکم سے گیارہ تاریخ تک گیارہ دن خون آیا۔ اس کے بعد بارہ سے ۲۶ تک پندرہ دن طہر رہا۔ پھر استمرار شروع ہو گیا تو یکم تا دس حیض اور بقیہ بیس دن طہر کا دور چلتا رہے گا۔ استمرار کی ابتدائی چار دن طہر میں داخل ہیں، اس لئے ان دنوں کی نمازوں کی قضاء فرض ہوگی۔

اگر دونوں کا مجموعہ تیس سے زیادہ ہو، تو اس کا حکم یہ ہے کہ ابتداء دم فاسد سے دس دن حیض اور ابتداء استمرار تک اکیس دن طہر ہوگا، اول استمرار سے دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

مثال : یکم تا گیارہ تاریخ گیارہ دن خون آیا پھر بارہ تاریخ سے دوسرے مہینہ کی پہلی تاریخ تک بیس دن طہر رہا۔ اس کے بعد دو سے استمرار شروع ہوا تو یکم تا دس حیض اور گیارہ

تا کیم طہر ہوگا پھر ہر ماہ دو تا گیارہ دس دن حیض اور بارہ تا کیم بیس دن طہر کا دور چلتا رہے گا۔

(۳) دمِ صحیح اور طہرِ فاسد کے بعد استمرار شروع ہو جائے۔

حکم : یہ دم کے اعتبار سے معتادہ ہے لہذا ہر ماہ عادت کے ایام کے مطابق حیض ہوگا اور مہینہ کے باقی دن طہر ہوگا اور طہر کے جملہ احکام جاری ہونگے۔

مثال : پانچ دن دم، پندرہ دن طہر، پھر ایک دن دم پھر پندرہ دن طہر، پھر استمرار شروع ہو گیا تو ابتداءِ استمرار کی تاریخ سے پانچ دن حیض اور بقیہ ماہ پچیس دن طہر کا دور چلتا رہے گا

قسمِ ثانی کی بھی تین صورتیں ہیں :

(۱) طہرِ صحیح کے بعد استمرار شروع ہو جائے :

حکم : چونکہ یہ طہر کے اعتبار سے معتادہ ہے اس لئے اس کا طہر ہمیشہ کے لئے یہی رہے گا اور حیض اول استمرار سے دس دن ہوگا۔

مثال : مراہقہ بالغہ بالحمل کا بچہ پیدا ہوا نفاس کے چالیس دن گزرنے کے بعد پندرہ دن طہر رہا پھر استمرار شروع ہو گیا تو حکم مذکور کے مطابق دس پندرہ کا دور چلتا رہے گا۔

(۲) طہرِ فاسد کے بعد استمرار شروع ہو جائے۔

حکم : نفاس کے بعد بیس دن طہر ہوگا اس کے بعد دس دن حیض اور یہی حساب چلتا رہے گا بشرطیکہ طہرِ فاسد بیس دن سے کم ہو ورنہ اول استمرار سے دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

مثال نمبر ۱: نفاس کے چالیس دن گزرنے کے بعد چودہ دن یا اس سے کم طہر رہا پھر استمرار شروع ہو گیا تو نفاس کے متصل بیس دن طہر اور اس کے بعد دس دن حیض کے ہوں گے۔

مثال نمبر ۲: نفاس اکتالیس دن تک جاری رہا پھر پندرہ دن طہر رہا اس کے بعد

استمرار شروع ہوگیا تو نفاس کے متصل بیس دن طہر اور اس کے بعد دس دن حیض کے ہوں گے۔

مثال نمبر ۳: نفاس کے بعد پندرہ دن طہر ایک دن، دم پھر پندرہ دن طہر رہا پھر استمرار شروع ہوگیا اس صورت کا حکم یہ ہے کہ نفاس کے متصل اکتیس دن طہر ہوگا پھر اول استمرار سے دس دن حیض اور بیس دن طہر کا حساب چلتا رہے گا۔

(۳) نفاس کے بعد متصل استمرار شروع ہوجائے:

اس کا حکم یہ ہے کہ نفاس کے بعد بیس دن طہر اور دس دن حیض کا دور چلتا رہے گا۔

﴿تمرین سبق نمبر (۱۱)﴾

سوال (۱) مستحاضہ کی اقسام بیان کریں؟ سوال (۲) مستحاضہ مبتداۃ کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور کون کون سی ہیں؟ سوال (۳) مستحاضہ مبتداۃ کی ہر قسم کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟ ہر صورت کی تین مثالوں سے وضاحت مع حکم بیان کیجئے؟

سوال (۴) نفاس کے بعد پانچ دن طہر رہا پھر استمرار شروع ہوگیا حیض وطہر کی تعیین کیجئے؟

سوال (۵) حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد چودہ دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر وحیض کی تعیین کیجئے؟ سوال (۶) حیض میں سات دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد سولہ دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر وحیض کی تعیین کیجئے؟

سوال (۷) حیض میں تین دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد اکیس دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر وحیض کی تعیین کیجئے؟ سوال (۸) حیض میں چھ دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد بیس دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر وحیض کی تعیین کیجئے؟

سوال (۹) حیض میں دس دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد اُنیس دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر وحیض کی تعیین کیجئے؟

﴿سبق نمبر (۱۲)﴾

﴿مستحاضہ معتادہ کے احکام﴾

اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جس کا طہر چھ ماہ سے کم ہو، جیسے پانچ دن حیض اور پانچ ماہ طہر کی عادت ہے، اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا۔

حکم: اس کا حیض وطہر عادت کے مطابق ہوں گے۔

(۲) جس کا طہر چھ ماہ یا اس سے زیادہ ہو، جیسے پانچ دن حیض اور چھ ماہ طہر کی عادت ہے

حکم: اس کا حیض عادت کے مطابق ہوگا اور طہر میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) چھ ماہ سے ایک لحہ کم۔ (۲) عادت کے مطابق، خواہ سال کی عادت ہو۔ (۳) بیس دن۔ (۴) ایک ماہ۔ (۵) دو ماہ۔ مفتی بہ ومختار آخری قول ہے۔

﴿تمرین سبق نمبر (۱۲)﴾

سوال (۱) مستحاضہ معتادہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی کم از کم تین مثالوں سے وضاحت کیجئے؟

سوال (۲) مستحاضہ معتادہ کی قسموں کا حکم بیان کیجئے؟

سوال (۳) مستحاضہ معتادہ کی قسم ثانی کے حکم میں مفتی بہ قول کو بیان کریں؟

سوال (۴) ۷ح ۴ ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال (۵) ۵ح ۶ ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال (۶) ۷ح ۷ ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال (۷) ۷ح ۱۶ ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال (۸) ۷ح ۲۵ ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

﴿سبق نمبر (۱۳)﴾

﴿مستحاضہ ضالہ کے احکام﴾

قاعدہ: اگر ضالہ ظن غالب سے عدد اور مکان متعین کرسکتی ہے تو اس کے مطابق عمل کرے، اس وقت اس کے تمام احکام معتادہ کے ہوں گے۔ اور اگر ظن غالب نہیں بلکہ تردد ہے تو جن ایام میں دخول فی الحیض کا تردد ہے ان میں ہر نماز صرف وضوء کرکے پڑھے گی اور جن ایام میں خروج من الحیض کا تردد ہے ان میں ہر نماز کے لئے غسل کرے گی اور ہر دوسری نماز کے ساتھ پہلی نماز کا اعادہ بھی کرے گی۔ جن ایام کے بارے میں حیض کے ایام ہونے کا شبہ ہو ان میں وطء حرام ہے۔ اگر کچھ ایام ایسے ہوں کہ ان کے طہر یا حیض ہونے کا یقین ہو تو ان میں اسی یقین کے مطابق حیض یا طہر کے احکام جاری ہوں گے۔

ضالہ کی قسمیں: اس کی چار قسمیں ہیں:

(۱) ضالہ بالعدد والمکان کلیھما (۲) ضالہ بالمکان فقط فی جمیع الشھر (۳) ضالہ بالمکان فقط فی بعض الشھر (۴) ضالہ بالعدد فقط.

﴿ضالہ بالعدد والمکان کلیھما کا بیان﴾

تعریف: جس کو نہ عدد یاد ہو نہ مکان، بلکہ ہر دن کے بارے میں یہ تردد ہو کہ یہ حیض کا دن ہے یا طہر کا۔ اس کو ضالہ باضلال عام بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے کل گیارہ احکام ہیں

حکم اول: اس کے لئے درج ذیل امور ممنوع ہیں۔

(۱) مسجد میں داخل ہونا (۲) قرآن مجید کا چھونا اور تلاوت کرنا، البتہ نماز میں تلاوت جائز ہے (۳) نفل نماز پڑھنا (۴) نفل روزہ رکھنا (۵) طواف زیارت وصدر کے

سوا کوئی طواف کرنا (٦) شوہر کا اس سے وطء کرنا۔

حکم دوم: طواف زیارت وطواف صدر کرے گی البتہ دس دن کے بعد طواف زیارت کا اعادہ ضروری ہے، طواف صدر کا اعادہ نہیں (کیونکہ حائضہ پر طواف صدر واجب نہیں)

حکم سوم: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب وسنن مؤکدہ کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ صرف اتنی قرأت جائز ہے جو نماز کی صحت کے لئے ضروری ہے فرض کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز ہے مزید قرأت جائز نہیں۔

حکم چہارم: دعاء قنوت اور دوسری تمام دعائیں پڑھ سکتی ہے۔

حکم پنجم: ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی اور ساتھ پچھلی نماز کا اعادہ کرے گی۔

حکم ششم: آیت سجدہ سن کر فوراً سجدہ کیا تو سجدہ ساقط ہو جائے گا کچھ وقفہ کے بعد کیا تو دس دن کے بعد دوبارہ سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

حکم ہفتم: پورا رمضان روزے رکھے گی، ایک دن بھی روزہ چھوڑنا جائز نہیں، ایام حیض کے روزوں کی قضاء کی تفصیل ذیل میں ہے۔

حکم ہشتم: اگر اس کے ذمہ کوئی قضاء نماز ہے تو اس کو پڑھ کر دس دن کے بعد دوبارہ پڑھے گی۔

تفصیل حکم صوم: اس کے کل چوبیس احوال ہیں:

وجہ الضبط: مستحاضہ باضلال عام دو حال سے خالی نہیں، یا اسے ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہوگا، یا نہیں پھر ہر شق تین حال سے خالی نہیں ابتداء باللیل کا علم ہوگا یا ابتداء بالنہار کا علم ہوگا یا کسی کا علم نہ ہوگا ان میں سے ہر حال میں رمضان کامل ہوگا یا ناقص پھر ہر تقدیر

پر قضاء متصل ہوگی یا منفصل۔

احوال مع الاحکام: (۱) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو اور ابتداء حیض کا علم بھی نہ ہو کہ رات سے شروع ہوتا تھا یا دن سے اور رمضان تیس دن کا ہو اور ایام حیض کے روزوں کی قضاء متصل کرے۔

(۲) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو قضاء متصل دو شوال سے ہو۔

ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ رمضان کے پورے روزے رکھے گی بعد میں قضاء کے لئے ۳۲ روزے رکھے گی۔

(۳) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو قضاء متصل نہ کرے بلکہ کچھ مدت کے بعد کرے۔

(۴) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو قضاء متصل نہ کرے۔

ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ رمضان کے پورے روزے رکھنے کے علاوہ ۳۸ روزے رکھے گی۔

تنبیہ: یہاں فصل کی بعض ایسی صورتیں بھی ممکن ہیں جن میں روزے ۳۸ دن سے کم لازم ہوتے ہیں، مگر یہ حسابدان کا کام ہے یہاں آسانی کے لئے صرف احتیاطی حکم لکھا گیا ہے۔

(۵) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء حیض کا علم نہ ہو، رمضان انتیس دن کا ہو قضاء متصل ہو۔

(۶) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء بالنہار کا علم ہو۔ رمضان انتیس دن کا

ہو، قضاء متصل ہو۔

ان دو صورتوں میں رمضان کیتمام روزے رکھ کر متصل ۳۲ روزے رکھے گی۔

(۷) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء حیض کا علم نہ ہو، رمضان انتیس دن کا ہو قضاء متصل نہ ہو۔

(۸) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہوا ابتداء بالنہار کا علم ہو۔ رمضان انتیس دن کا ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

ان دو صورتوں میں رمضان کے پورے روزے رکھ کر مزید ۳۷ روزے رکھے گی۔

(۹) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہوا ابتداء باللیل کا علم ہو رمضان تیس دن کا ہو، قضاء متصل ہو۔

(۱۰) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء باللیل کا علم ہو رمضان تیس دن کا ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

ان دو صورتوں میں رمضان کے تمام روزے رکھنے کے علاوہ مزید ۲۵ روزے رکھے گی۔

(۱۱) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہوا ابتداء باللیل کا علم ہو رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضاء متصل ہو۔

اس صورت میں رمضان کے تمام روزے رکھنے کے بعد متصل ۲۰ روزے رکھے گی۔

(۱۲) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہوا البتہ ابتداء باللیل کا علم ہو رمضان انتیس دن کا ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

اس صورت میں رمضان کے روزوں کے علاوہ ۲۴ دن کی قضاء واجب ہے۔

(۱۳) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضاء متصل ہو۔

(۱۴) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

(۱۵) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضاء متصل ہو۔

(۱۶) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان انتیس دن کا ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

(۱۷) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار و باللیل کا علم نہ ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضاء متصل ہو۔

(۱۸) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار و باللیل کا علم نہ ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

(۱۹) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار و باللیل کا علم نہ ہو، رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضاء متصل ہو۔

(۲۰) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار و باللیل کا علم نہ ہو، رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

ان آٹھ صورتوں میں رمضان کے علاوہ مزید بائیس روزے رکھنا واجب ہے۔

(۲۱) ہر ماہ ایک بار حیض آنے اور ابتداء باللیل کا علم ہو، رمضان کامل ہو، قضاء متصل ہو۔

(۲۲) ہر ماہ ایک بار حیض آنے اور ابتداء باللیل کا علم ہو، رمضان کامل ہو، قضاء متصل نہ ہو

(۲۳) ہر ماہ ایک بار حیض آنے اور ابتداء باللیل کا علم ہو، رمضان ناقص ہو، قضاء متصل ہو

(۲۴) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء باللیل کا علم ہو، رمضان ناقص ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

ان چار صورتوں میں رمضان کے علاوہ بیس روزوں کی قضاء واجب ہے۔

حکم نہم: درج ذیل تفصیل کے مطابق کفارات ادا کرے گی۔

کفارۂ قتل ورمضان کے احکام: ضالہ کے احوال مختلفہ کی بناء پر کفارۂ قتل و رمضان اداء کرنے کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہے، ابتداء باللیل کا بھی علم ہے۔ **اس صورت** میں کفارہ نوے روزے پے در پے رکھنے سے ادا ہوگا۔

(۲) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہے، لیکن ابتداء کا علم نہیں۔ **اس صورت میں** کفارہ ایک سو چار روزوں سے اداء ہوگا۔

(۳) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہیں، ابتداء باللیل کا علم ہے۔ **اس صورت** میں سو روزے رکھنے ضروری ہیں۔

(۴) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہیں، ابتداء باللیل کا بھی علم نہیں۔ **اس صورت** میں ایک سو پندرہ روزے رکھنے ضروری ہیں۔

تنبیہ: اس پر ضالہ بننے سے پہلے قصداً رمضان کا روزہ توڑنے کی وجہ سے کفارہ واجب ہوتا ہے، ضالہ بننے کے بعد توڑ ے گی تو بوجہ شبہہ کفارہ واجب نہیں، صرف قضاء واجب ہے۔

کفارۂ یمین کے احکام: ضالہ کے احوال مختلفہ کی بناء پر کفارۂ یمین اداء کرنے کے چار طریقے ہیں (۱) یہ یاد رہے کہ ابتداء حیض رات سے ہے اس صورت میں اداء کفارہ کے دو طریقے ہیں (۱) پندرہ روزے رکھے (۲) تین روزے رکھے پھر دس دن کے بعد تین اور رکھے

(۲) ابتداء حیض رات سے ہونا یاد نہ ہو، اس صورت میں ادا کفارہ کے دو طریقے ہیں

(۱) سولہ روزے رکھے (۲) تین روزے رکھے پھر نو دن کے بعد ۴ روزے رکھے۔

حکم دہم: ایام حیض کے سوا دوسرے روزوں کی قضاء درج ذیل طریقے پر ہوگی۔

طریقہ قضاء رمضان: ضالہ کے احوال مختلفہ کی بناء پر قضاء کے تین طریقے ہیں

(۱) رات سے حیض شروع ہونا یاد ہے اور قضاء روزے دس ہیں۔

اس صورت میں قضاء کے دو طریقے ہیں (۱) پے در پے ۲۰ روزے رکھے (۲) دس روزے ایک ماہ مثلاً رجب کے پہلے عشرہ میں اور ۱۰ روزے دوسرے ماہ یعنی شعبان کے درمیانی عشرہ میں رکھے۔ آخری طریقہ اس صورت کے ساتھ خاص ہے کہ ہر ماہ ایک بار حیض آنا یاد ہو۔

(۲) رات سے حیض شروع ہونا یاد نہیں اور قضاء روزے دس ہیں اس صورت میں قضاء کا طریقہ یہ ہے کہ پے در پے اکیس روزے رکھے۔

(۳) قضاء روزے دس سے کم ہیں خواہ رات سے ابتداء حیض یاد ہو یا نہ ہو، البتہ ہر ماہ ایک بار حیض آنا یاد ہے۔

اس صورت میں ایک ماہ کے پہلے عشرہ میں مقدار قضاء رکھے اور پھر دوسرے ماہ کے دوسرے عشرہ میں بھی اتنے روزے رکھے۔

حکم یازدہم: عدت مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق گزارے گی۔

انقطاع رجعت کا حکم: حقِ رجوع انتالیس دن پر ختم ہو جاتا ہے یعنی وقتِ طلاق سے انتالیس دن تک شوہر رجوع کر سکتا ہے اس کے بعد نہیں کر سکتا۔

انقضاء عدت طلاق: اس میں اختلاف ہے، احوط قول چار لحات کم انیس ماہ دس

دن ہے اور مفتی بہ قول ایک لمحہ کم سات ماہ دس دن ہے۔

انقضاء عدت وفات: چار ماہ دس دن، کالنساء الاخر۔

﴿تمرین سبق نمبر (۱۳)﴾

سوال (۱) ضالہ کی اقسام بیان کریں؟

سوال (۲) ضالہ بالعدد والمکان کلیہما کی تعریف مع حکم بیان کریں؟

سوال (۳) ضالہ بالعدد والمکان کلیہما کے ایام حیض کے روزوں کے احوال مع وجہ الضبط بیان کریں؟

سوال (۴) ضالہ بالعدد والمکان کلیہما کے رمضان کے ۳۰ روزوں کی قضاء کی تفصیل بیان کریں؟

سوال (۵) ضالہ بالعدد والمکان کلیہما کے کفارۂ قتل ورمضان ویمین کے احکام بیان کریں؟

سوال (۶) ضالہ بالعدد والمکان کلیہما کی عدت کی کتنی صورتیں ہیں؟ تمام صورتیں مع احکام بیان کریں؟

سوال (۷) ہندہ کا استمرار چل رہا ہے اور یہ پہلے سے معتادہ تھی لیکن عدد اور زمان دونوں اعتبار سے عادت بھول گئی اس کے طہر اور حیض کی تعیین کریں؟

سوال (۸) ہندہ کا استمرار چل رہا ہے اور یہ پہلے سے ۵ دن کی معتادہ تھی لیکن اب یہ یاد نہیں کہ دو تاریخ سے شروع ہوتا یا تین سے یا چار سے، اس کے طہر اور حیض کی تعیین کریں؟ اور نماز وغیرہ احکام کی تفصیل بتائیں؟

سوال (۹) ہندہ کا استمرار چل رہا ہے اور یہ پہلے سے معتادہ تھی لیکن عدد اور زمان دونوں اعتبار سے عادت بھول گئی البتہ ظن غالب سے تعیین کر سکتی ہے اس کو ظن غالب پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ وضاحت سے بتائیں؟

سوال (۱۰) معتادہ ضالہ باضلال عام مستمرّہ کو شوہر نے طلاق دی، اسکی عدت کی صورتیں تفصیل سے بیان کیجئے؟

﴿سبق نمبر (۱۴)﴾

﴿ضالۃ العادۃ فی النفاس کے احکام﴾

(۱) اگر دم نفاس چالیس دن سے متجاوز نہیں ہوا تو پورا نفاس ہوگا۔

(۲) اگر دم نفاس چالیس دن سے متجاوز ہوگا تو سوچ کر ظن غالب سے جو عادت مقرر ہو جائے وہ نفاس ہے اور زائد استحاضہ۔

(۳) تحری سے فیصلہ نہ کر سکے تو چالیس دن کی نمازوں کی قضاء کرے گی۔

(۴) اگر رمضان کی پہلی رات میں بچہ پیدا ہو، رمضان تیس یوم کا ہو اور عادۃ فی الحیض یاد نہ ہو، البتہ رات سے ابتداء یاد ہو تو پورے رمضان کے روزے بھی رکھے اور متصل دو شوال سے انچاس روزے بھی رکھے۔

(۵) اگر رمضان کے پہلے دن بچہ پیدا ہو، رمضان تیس یوم کا ہو اور عادۃ فی الحیض یاد نہ ہو، ابتداء حیض دن سے ہو یا ابتداء یاد نہ ہو تو رمضان کے پورے روزوں کے علاوہ باسٹھ روزے متصل دو شوال سے رکھنا واجب ہے۔

تنبیہ: صوم کے قواعد مفصلہ مذکورہ فی المنہل سے قضاء منفصل اور مقدار حیض کے اختلاف کی تمام صورتوں کا حکم معلوم ہو سکتا ہے۔ بوقت ابتلاء کسی مفتی سے رجوع کر کے ان کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔

﴿تمرین سبق نمبر (۱۴)﴾

سوال (۱) ضالۃ العادۃ فی النفاس کی تعریف کریں؟

سوال (۲) ضالۃ العادۃ فی النفاس کے احکام بیان کریں؟

سوال (۳) معتادۃ النفاس ظن غالب سے تعیین کر سکتی ہے، کیا اس کیلئے ظن غالب پر عمل جائز ہے؟

﴿سبق نمبر (١٥)﴾

﴿ضالہ بالمکان فقط فی جمیع الشہر کا بیان﴾

تعریف: عدد یاد ہے مکان یاد نہیں مہینہ کی ہر تاریخ میں تردد ہے کہ طہر ہے یا حیض۔

احکام: اس کے اور ضالہ باضلال عام کے احکام میں معمولی فرق کے سوا اتحاد ہے، فرق یہ ہے کہ یہاں عدد متعین ہے، لہذا ایام حیض دس اور تین کے درمیان بھی ہو سکتے ہیں، بخلاف قسم اول کے کہ اس میں احتیاط کے پیش نظر دس اور تین میں سے کوئی ایک عدد متعین ہے۔

احکام متباینہ کی چند مثالیں : (۱) اگر عدد نو ہے اور ابتداء باللیل یاد ہے تو پورے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد اٹھارہ روزوں کی قضاء کرے گی۔ اور اگر ابتداء نہار سے یاد ہو تو بیس روزوں کی قضاء واجب ہے۔ اسی طرح عدد کی کمی سے بھی روزوں کی قضاء میں بھی کمی آئے گی ایک دن کی کمی سے دو روزے کم ہوں گے۔ لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب ہر ماہ ایک بار حیض آنا یاد ہو۔

(۲) اگر حیض کا عدد یاد ہے مگر طہر کا عدد یاد نہیں ہے تو احتیاط پر عمل کرتے ہوئے پندرہ دن، یا دو ماہ یا چھ ماہ سے کچھ کم طہر سمجھا جائے گا۔

(۳) اگر عدد طہر یاد نہیں اور عدد حیض مثلاً چھ دن ہے تو انقطاع رجعت میں پندرہ دن طہر کے ساتھ چھ دن جمع کر کے حساب کیا جائے گا اور انقضاء عدت میں دو ماہ یا کچھ کم چھ ماہ علی اختلاف القولین اور چھ دن جمع کر کے حساب کیا جائے گا۔

حساب کا طریقہ برائے انقضاء عدت: انقضاء عدت کے لئے ایام حیض کا ایک لمحہ گزرنے کے بعد طلاق متصور ہوگی۔ لہذا اس حیض کے بعد تین حیض اور تین طہر گزرنا

ضروری ہیں ۔ پہلا حیض محسوب نہیں ہوگا۔

بقول دو ماہ طہر کل مدت عدت: چھ دن حیض + دو ماہ طہر + چھ دن حیض + دو ماہ طہر + چھ دن حیض + دو ماہ طہر + چھ دن حیض = ایک لمحہ کم چھ ماہ چوبیس دن۔

بقول لمحہ کم چھ ماہ طہر کل مدت عدت: چھ دن حیض + چھ ماہ طہر + چھ دن حیض + چھ ماہ طہر + چھ دن حیض + چھ ماہ طہر + چھ دن حیض = چار لمحات کم اٹھارہ ماہ چوبیس دن۔

حساب کا طریقہ برائے انقطاع رجعت: انقطاع رجعت کے لئے طہر کے آخری لمحہ میں طلاق متصور ہوگی اور صرف تین حیض اور دو طہر یعنی تیس دن کا حساب کیا جائیگا

انقطاع رجعت کی کل مدت چھ دن حیض + پندرہ دن طہر + چھ دن حیض + پندرہ دن طہر + چھ دن حیض = ایک ماہ اٹھارہ دن۔

﴿تمرین سبق نمبر (۱۵)﴾

سوال (۱) ضالہ بالمکان فقط فی جمیع الشہر کی تعریف مع حکم بیان کریں؟

سوال (۲) ضالہ بالمکان فقط فی جمیع الشہر کے انقضاء عدت کے حساب کا طریقہ بیان کریں؟

سوال (۳) ضالہ بالمکان فقط فی جمیع الشہر کے انقطاع رجعت کے حساب کا طریقہ کیا ہے؟

سوال (۴) ۵ دن کی معتادہ مکان حیض بھول گئی اس کی نماز کا حکم بتائیں؟

سوال (۵) ۸ دن کی معتادہ مکان حیض بھول گئی اس کی عدت کا حساب کیا ہے؟ کتنے مہینوں اور دنوں میں اس کی عدت ختم ہوگی؟

سوال (۶) ۳ دن کی معتادہ جو مکان حیض بھول گئی تھی شوہر نے ۲۵ رجب کو طلاق دی اب شوہر رجوع کرنا چاہتا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ اس کی رجوع کی مدت کب تک ہوگی؟ اور کب ختم ہوگی؟ اس کو کب تک رجوع کا حق حاصل ہوگا؟

﴿سبق نمبر (١٦)﴾

﴿ضالہ بالمکان فقط فی بعض الشہر کا بیان﴾

تعریف: جس کو عدد یاد ہو اور یہ بھی یاد ہو کہ حیض مہینہ کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے عشرہ میں آتا تھا، مگر یہ یاد نہ ہو کہ کس تاریخ سے شروع ہوتا تھا۔

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں:

(١) مکان اضلال عدد سے دوچند یا اس سے زیادہ ہو، جیسے عدد تین دن ہے اور مکان اضلال چھ دن یا دس دن ہے اس کو کسی ایک دن کے بارے میں بھی حیض سے ہونے کا یقین نہیں ہے

(٢) مکان اضلال عدد کے دوگنا سے کم ہو جیسے عدد چھ ہے اور مکان اضلال دس یوم ہے اس کو بعض ایام کے حیض سے ہونے کا یقین ہوتا ہے۔

حکم قسم اول: یہ عورت مکان اضلال کی ابتداء سے عدد کے مطابق ایام میں ہر نماز وضوء سے پڑھے گی اور اس کے بعد مکان اضلال کے آخر تک ہر نماز غسل کے ساتھ پڑھے گی پچھلی نماز کا ساتھ اعادہ بھی کرے گی۔

مثال: عدد حیض تین دن ہے اور مکان اضلال مہینہ کا آخری عشرہ ہے تو اکیس تاریخ سے تئیس تاریخ تک ہر نماز کے لئے صرف وضوء کرے گی اور چوبیس سے آخری تاریخ تک ہر نماز کے لئے غسل کرے گی۔ البتہ ایک صورت اس سے مستثنیٰ ہے وہ یہ ہے کہ اگر وقت انقطاع یاد ہے مثلاً عصر کے وقت انقطاع ہوتا تھا، تاریخ یاد نہیں ہے تو چوبیس تاریخ سے آخر تک روزانہ عصر کی نماز غسل سے پڑھے گی اور مغرب، عشاء، فجر اور ظہر صرف وضوء سے پڑھے گی۔

حکم قسم دوم: جس دن کے بارے میں حیض سے ہونے کا یقین ہے اس میں نماز

چھوڑنا واجب ہے اور اس دن سے پہلے دنوں میں صرف وضوء سے نماز پڑھے گی اور اس دن کے بعد والے دنوں میں ہر نماز غسل سے پڑھے گی۔

مثال: عدد چھ ہے اور مکان اضلال مہینہ کا آخری عشرہ ہے، اس مثال میں پچیس چھبیس تاریخ کا حیض سے ہونا یقینی ہے اس لئے ان دو تاریخوں میں نماز اور دیگر ممنوعاتِ حیض سے اجتناب ضروری ہے۔ اکیس تاریخ سے چوبیس تاریخ تک صرف وضوء سے نماز پڑھے گی اور ستائیس تاریخ سے آخرِ ماہ تک ہر نماز غسل سے پڑھے گی۔

﴿تمرین سبق نمبر (۱۶)﴾

سوال (۱) ضالہ بالمکان فقط فی بعض الشہر کی تعریف کریں؟

سوال (۲) ضالہ بالمکان فقط فی بعض الشہر کی اقسام مع حکم بیان کریں؟

سوال (۳) ہر قسم کی کم از کم تین مثالیں بیان کریں؟

سوال (۴) ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں (۱) عدد حیض چھ دن ہے (۲) مکان اضلال پندرہ دن ہے اس کا حکم بتائیں؟

سوال (۵) ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں (۱) عدد حیض سات دن ہے (۲) مکان اضلال بارہ دن ہے اس کا حکم بتائیں؟

سوال (۶) ضالہ کو تین باتیں یاد ہیں (۱) عدد حیض تین دن ہے (۲) مقام اضلال چھ دن (۳) انقطاع حیض رات دس بجے ہوتا۔ نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال (۷) ۴ دن کی معتادہ کو صرف یہ یاد ہے کہ ہر ماہ ۶ تاریخ کو حیض ہوتا اس کا حکم بتائیں؟

سوال (۸) ۶ دن کی معتادہ کو صرف یہ یاد ہے کہ مہینے کی دس اور گیارہ تاریخ کو حیض ہوتا اور کچھ یاد نہیں اس کا حکم بتائیں؟

﴿سبق نمبر (۱۷)﴾

﴿ضالہ بالعدد فقط کا بیان﴾

تعریف: جس کو مکان حیض ابتداء یا انتہاء کے اعتبار سے معلوم ہو لیکن عدد معلوم نہ ہو۔

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں (۱) انتہاء حیض معلوم ہو (۲) ابتداء حیض معلوم ہو۔

حکم قسم اول: انتہاء سے قبل دس یوم کے سوا مہینہ کے بقیہ بیس یوم یقیناً طہارت کے ہوں گے، لہذا نماز وغیرہ طاہرات کے سب احکام اس پر جاری ہوں گے۔ اور بیس کے بعد سات دن تک ہر نماز صرف وضوء سے پڑھے گی اور آخری تین دن یقیناً حیض کے ہونے کی وجہ سے حیض کے تمام احکام جاری ہوں گے، نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔

مثال: یہ یاد ہے کہ تیس تاریخ کو حیض ختم ہو جاتا تھا، عدد یاد نہیں تو پہلا، دوسرا عشرہ یعنی بیس تاریخ تک بیس ایام یقیناً طہارت کے ہیں اور اکیس تا ستائیس دخول فی الحیض میں تردد کہ وجہ سے صرف وضوء سے نماز پڑھے گی اور اٹھائیس تا تیس تین دن یقیناً حیض کے ہیں لہذا نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔

حکم قسم دوم: ابتداء سے تین دن تک یقیناً حیض ہوگا لہذا حیض کے تمام احکام جاری ہوں گے اس کے بعد خروج من الحیض میں تردد کی وجہ سے ہر نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہوگا۔

مثال: یہ یاد ہے کہ اکیس تاریخ سے حیض شروع ہو جاتا تھا۔ عدد یاد نہیں ہے تو اکیس تا تیئس تین دن یقیناً حیض ہوگا اور چوبیس تا تیس ہر نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہوگا اور یکم تا بیس یقیناً طہارت کے دن ہوں گے۔

﴿تمرین سبق نمبر (۱۷)﴾

سوال (۱) ضالہ بالعدد فقط کی کی تعریف کریں؟

سوال (۲) ضالہ بالعدد فقط کی اقسام مع حکم بیان کریں؟

سوال (۳) ہر قسم کی کم از کم تین مثالیں بیان کریں؟

سوال (۴) ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں (۱) عدد حیض سات دن ہے (۲) انتہاء حیض پچیس تاریخ ہے حکم بتائیں؟

سوال (۵) ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں (۱) عدد حیض پانچ دن ہے (۲) ابتداء حیض تین تاریخ سے ہے، حکم بتائیں؟

سوال (۶) معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کے پہلے عشرہ میں حیض آتا تھا اس کا حکم بتائیں؟

سوال (۷) معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کی دس تاریخ کو ختم ہوتا اس کا حکم بتائیں؟

سوال (۸) معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کی دس تاریخ کو حیض شروع ہوتا تھا اس کا حکم بتائیں؟

سوال (۹) معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کے پہلے ۱۵ دنوں میں حیض آتا تھا اس کا حکم بتائیں؟

سوال (۱۰) معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کے آخری ۱۰ دنوں میں حیض آتا تھا اس کا حکم بتائیں؟

سوال (۱۱) معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کی ۲۰ تاریخ کو حیض ختم ہوتا تھا اس کا حکم بتائیں؟

﴿سبق نمبر (۱۸)﴾

﴿احکام دم حیض ونفاس واستحاضہ﴾

احکام حیض ونفاس: مندرجہ ذیل احکام میں حیض اور نفاس مشترک ہیں۔

(۱) حرمة الصلاة، یعنی نماز پڑھنا ممنوع ہے خواہ فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل۔

(۲) حرمة السجدة یعنی ہر قسم کا سجدہ کرنا خواہ واجب ہو جیسے سجدۂ تلاوت یا واجب نہ ہو جیسے سجدۂ شکر۔

(۳) عدم وجوب الصلاة اداءً و قضاءً یعنی حالت حیض ونفاس میں فرض اور واجب نماز کا ادا کرنا واجب نہیں اور نہ بعد میں اس کی قضاء واجب ہے۔

(۴) عدم و جوب سجدة التلاوة، یعنی اگر آیت سجدہ خود پڑھے یا دوسرے سے سنے تو سجدہ واجب نہ ہوگا۔

تنبیہ نمبر۱: نماز تو واجب نہیں، لیکن مستحب یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضوء کر کے نماز کی جگہ میں نماز پڑھنے کی مقدار بیٹھ کر تسبیح وتحمید کرے، تا کہ عبادت کی عادت باقی رہے۔

تنبیہ نمبر۲: عدم وجوب الصلاة میں آخری وقت کا اعتبار ہے، اور آخری وقت سے مراد صرف لفظ "اللہ" کہنے کی مقدار ہے۔ اگر اس میں حیض یا نفاس شروع ہوا تو وجوب ساقط ہو جائے گا۔

تنبیہ نمبر۳: اکثر مدت پر دم منقطع ہوا تو نماز کی قضاء واجب ہو جائے گی، اکثر مدت گزرنے سے قبل رک گیا، تو قضاء واجب تب ہوگی جب کہ انقطاع کے بعد غسل اور تحریمہ یعنی لفظ "اللہ" کہنے کی مقدار وقت باقی ہو۔

(۵) حرمة الصوم اداء ، یعنی ہر قسم کا روزہ رکھنا حرام اور ممنوع ہے خواہ فرض ہو یا نفل، البتہ فرض روزوں کی قضاء ضروری ہے۔

تنبیہ: اگر دن میں ایک لمحہ کے لئے بھی حیض یا نفاس کا خون نظر آیا اگر چہ مغرب سے ایک لمحہ پہلے ہو تو یہ روزہ ٹوٹ گیا، اس کی قضاء واجب ہے خواہ یہ روزہ فرض ہو یا نفل۔

(٦) ایام حیض یا نفاس میں صوم یا صلاۃ کی نذر مانی یعنی یوں کہا کہ اللہ تعالی کے لئے میرے حیض یا نفاس کے دن میرے ذمہ روزہ یا نماز ہے، تو یہ نذر صحیح نہیں اور اس پر کچھ واجب نہیں۔ اگر کسی مخصوص دن میں صوم یا صلوۃ کی نذر مانی، پھر اسی دن حیض یا نفاس شروع ہوا، تو یہ نذر درست ہے، اور اس روزے اور نماز کی قضاء واجب ہے۔

(۷) حرمة القراءة ، یعنی قرآن کریم کی قراءۃ کرنا ممنوع اور حرام ہے، البتہ دعاء اور ثناء کے ارادے سے قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں دعاء کا مضمون ہو

مسألة المعلمة : معلّمہ کے لئے پوری آیت یا نصف آیت جو دو کلموں پر مشتمل ہو، کی تعلیم جائز نہیں، یعنی ایک سانس میں دو کلمے اداء کرنا جائز نہیں۔ (ایک روایت جواز کی بھی ہے) البتہ ایک ایک کلمہ کرکے تعلیم دینا جائز ہے۔

(۸) کراهة قراءة التوراة و الانجيل و الزبور ان سب کتابوں کی تلاوت مکروہ ہے البتہ تحریف شدہ کی قراءۃ مکروہ نہیں ہے۔

(۹) قرآن کریم کی حرفاً حرفاً ہجی کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ دعاء قنوت اور دوسرے تمام اذکار وادعیہ پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔

(۱۰) قرآن کریم کو دیکھنا جائز ہے۔

(۱۱) قرآن کریم کا چھونا ممنوع اور حرام ہے۔ البتہ قرآن کریم کے سوا دوسری اشیاء

جیسے کتب تفسیر وحدیث وفقہ اور متفرق اوراق، الواح، دراہم وغیرہ میں جہاں آیت لکھی ہوئی ہے وہاں ہاتھ لگانا جائز نہیں، دوسرے حصہ کو چھونا جائز ہے۔

تنبیہ نمبر ا: ہاتھ دھونے اور کلی کرنے سے قرآن کریم کا چھونا اور پڑھنا جائز نہیں ہوتا۔

تنبیہ نمبر ۲: وہ غلاف جو قرآن کریم سے جدا ہے اس کے ذریعہ یا دوسرے کپڑے کے ذریعہ قرآن کریم اٹھانا اور ہاتھ لگانا جائز ہے۔ البتہ کپڑا پہنا ہوا ہے جیسے دوپٹہ، قمیص وغیرہ اس کے ذریعہ ہاتھ لگانا اور قرآن کریم پکڑنا جائز نہیں ہے۔

تنبیہ نمبر ۳: وہ چیزیں جن میں اذکار، ادعیہ لکھی ہوئی ہیں، ان کا چھونا جائز ہے البتہ بہتر اور مستحب ان میں اور کتب تفسیر وحدیث وفقہ میں یہ ہے کہ بلا وضو نہ چھوئے۔

(۱۲) قرآن کریم کا لکھنا حرام اور ممنوع ہے البتہ کاغذ پر ہاتھ لگائے بغیر صرف قلم لگا کر لکھ رہی ہو تو جائز ہے۔

(۱۳) حرمة الدخول فی المسجد، یعنی اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا ممنوع اور حرام ہے، خواہ گزرنے کے ارادے سے ہو یا ٹھرنے کے ارادے سے۔ البتہ ضرورت سے جائز ہے۔ جیسے کسی درندے یا چور یا سردی یا پیاس کے خوف سے، لیکن اولی اور بہتر اس صورت میں یہ ہے کہ تیمّم کر کے داخل ہو۔

تنبیہ نمبر ۴: عیدگاہ اور قبرستان میں داخل ہونا جائز ہے۔

(۱۴) حرمة الطواف، اس کے لئے طواف کرنا حرام اور ممنوع ہے، البتہ اگر کیا تو صحیح ہو جائے گا لیکن گناہ گار ہوگی اور طوافِ زیارت کی صورت میں بدنہ واجب ہوگا اور دوسرے طوافوں میں دم واجب ہے۔

(۱۵) حرمة الجماع و الاستمتاع ما تحت الازار، اس کے ساتھ صحبت

کرنا، اور بلا حائل ناف اور گھٹنوں کے درمیان حصہ سے استمتاع اور نفع حاصل کرنا یعنی ہاتھ یا جسم کا کوئی اور حصہ لگانا اگر چہ بلا شہوت ہو حرام اور ممنوع ہے، اسی طرح اس حصہ کو دیکھنا بھی جائز نہیں۔ البتہ اس حصہ کو حائل کے ساتھ اور دوسرے حصہ کو بلا حائل بھی چھونا جائز ہے، اسی طرح ایک بچھونے پر اس کے ساتھ بوس وکنار اور لیٹنا بھی جائز ہے۔

تنبیہ نمبر ا: جب عورت نے حیض کی خبر دے دی، تو اب شوہر کے لئے جماع اور استمتاع ماتحت الازار وغیرہما امور حرام ہو گئے بشرطیکہ شوہر کو اس کے قول کے صدق کا ظن غالب ہو جائے یا عورت عفیفہ اور پاک دامن ہو۔ اگر فاسقہ ہے اور ایام حیض نہ ہونے کی بناء پر شوہر کو صدق کا ظن غالب بھی نہیں تو بالاتفاق اس کا قول مقبول نہ ہوگا۔

تنبیہ نمبر ۲: میاں بیوی دونوں اگر خوشی ورضا سے جماع کریں تو دونوں گنہگار ہوں گے، اگر ایک راضی تھا اور دوسرا مکرہ (یعنی اس کام پر دھمکی دے کر مجبور کیا گیا تھا) تو صرف خوشی سے عمل کرنے والا گنہگار ہوگا، بلکہ اس حالت میں جماع کو حلال سمجھنے والے کو بعض نے کافر کہا ہے جیسا کہ جمہور علماء نے وطء فی الدبر کے حلال سمجھنے والے کی تکفیر کی ہے لیکن خلاصہ، دُرّ اور بحر وغیرہ میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ دونوں مسئلوں میں تکفیر نہ کی جائے گی۔ **البتہ احتیاطاً** ان پر واجب ہے کہ تجدید ایمان ونکاح دونوں کریں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۶) **حرمۃ الاعتکاف**، اس کے لئے اعتکاف کرنا حرام اور ممنوع ہے، اگر اس حالت میں اعتکاف کیا تو صحیح نہ ہوگا اسی طرح طہارت کی حالت میں اعتکاف شروع کیا درمیان میں دم حیض یا نفاس شروع ہوا تو فاسد ہو جائیگا اور صرف اسی ایک دن کی قضاء واجب ہوگی۔

(۱۷) اس حالت میں طلاق دینا مکروہ تحریمی بحکم حرام ہے۔ تاہم طلاق پڑے گی۔

(۱۸) حیض ونفاس دونوں کے اختتام پر غسل واجب ہے۔

﴿تمرین سبق نمبر (۱۸)﴾

سوال (۱) (ا) مسئلۃ المعلمۃ بیان کریں؟ (ب) وہ احکام بتائیں جو حیض ونفاس میں مشترک ہیں؟

سوال (۲) حالت حیض ونفاس میں جماع اور استمتاع ماتحت الازار کا حکم بیان کریں؟

سوال (۳) حیض ونفاس کے اختتام پر غسل کرنا سنت ہے یا واجب؟

﴿سبق نمبر (۱۹)﴾

﴿احکام حیض فقط﴾

ذیل میں وہ احکام ہیں جو حیض کے ساتھ مختص ہیں:

(۱) تعلق انقضاء العدۃ، عدت گزرنے کا تعلق حیض سے ہے، نفاس سے نہیں کیونکہ حاملہ کی عدت وضع حمل سے ختم ہو جاتی ہے اگرچہ دم نفاس ایک قطرہ بھی نہ آئے۔ اسی وجہ سے اگر وضع حمل سے طلاق معلق تھی تو بچہ پیدا ہوتے ہی طلاق پڑ جائے گی اور اس کی عدت تب ختم ہوگی، جب نفاس کے بعد تین حیض گزر جائیں۔

(۲) تعلق استبراء، استبراء رحم کا تعلق بھی حیض سے ہے یعنی جب کسی نے کوئی باندی خریدی، تو ایک حیض گزرنے تک اس کے ساتھ وطء جائز نہیں، ایک حیض گزرنے سے پتہ چل گیا کہ رحم دوسرے کے پانی کے ساتھ مشغول نہیں لہذا اب وطء جائز ہے۔ استبراء کا تعلق نفاس سے نہیں، اسی وجہ سے اگر کسی نے حاملہ باندی خریدی، اور قبضہ سے قبل اس کا بچہ پیدا ہوا، پھر قبضہ کیا، تو نفاس کے بعد ایک حیض کا گزرنا حلت وطء کے لئے ضروری ہے۔

(۳) تعلق بلوغها، حیض آنے پر بالغ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ نفاس میں یہ حکم متصور نہیں، کیونکہ نفاس سے قبل حمل کی وجہ سے حکم بلوغ لگ چکا ہے۔

(۴) تعلق الفصل بين طلاقي السنة و البدعة، طلاق سنی اور بدعی میں فرق کا تعلق حیض سے ہے نفاس سے نہیں۔ کیونکہ جب ایک سے زائد کوئی سنی طلاق دینا چاہیے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر دو طلاقوں میں ایک حیض کا فصل ہو، نفاس کا فصل ممکن نہیں اس لئے کہ نفاس سے قبل وضع حمل سے عدت ختم ہوگئی محل طلاق نہ رہی۔

<u>تنبیہ نمبر:</u> جس طرح حالت حیض میں طلاق بدعی ہے اسی طرح حالت نفاس کی

طلاق بھی بدعی ہوتی ہے۔تاہم طلاق پڑ جاتی ہے۔

(۵) **عدم قطع التتابع فی صوم الکفارۃ**، یعنی کفارے کے جوروزے پے در پے رکھنے واجب ہیں اگر درمیان میں حیض آجائے تو اس سے تتابع اور پے در پے ہونے میں کوئی فرق نہیں آتا، جبکہ نفاس مخل تتابع ہے۔

﴿تمرین سبق نمبر (۱۹)﴾

سوال (۱) وہ احکام بتائیں جو فقط حیض کے ساتھ خاص ہیں؟

سوال (۲) کفارے کے وہ روزے جو پے در پے رکھنا واجب ہیں اگر درمیان میں حیض آجائے تو مخل تتابع ہے یا نہیں؟

سوال (۳) حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق پڑ جاتی ہے یا نہیں؟ نیز اس طلاق کو بدعی کہا جاتا ہے یا سنی؟

سوال (۴) استبراء کا تعلق حیض سے ہے یا نفاس سے؟

سوال (۵) بلوغ کا تعلق نفاس سے کیوں نہیں؟

سوال (۶) ایک عورت کفارۂ رمضان کے دو مہینے روزے رکھ رہی تھی آخری روزہ میں عصر کے بعد حیض شروع ہوا، اب اس پر دوبارہ دو مہینے روزے رکھنے ضروری ہیں یا جس روزے میں حیض آیا ہے اختتام حیض کے بعد صرف اسی دن کی قضاء کرے؟

سوال (۷) ایک شخص نے باندی خریدی قبضہ سے پہلے اس کا بچہ پیدا ہوا پھر قبضہ کیا، پوچھنا یہ ہے کہ نفاس کے ختم ہوتے ہی اس شخص کے لئے اسے وطء جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۸) ایک شخص نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دی، اب پوچھنا یہ ہے کہ اس کی عدت نفاس سے ختم ہوگی یا نفاس کے بعد تین حیضوں سے ختم ہوگی؟

﴿سبق نمبر (۲۰)﴾

﴿احکام استحاضہ﴾

استحاضہ نکسیر کی طرح حدث اصغر ہے اور حدث اصغر کے احکام یہ ہیں:

(۱) حرمة الصلوة والسجدة: اس حالت میں ہر قسم کی نماز پڑھنا اور ہر قسم کا سجدہ کرنا حرام اور ممنوع ہے۔

(۲) حرمة مس القرآن، قرآن کریم کا چھونا ممنوع اور حرام ہے۔ اس میں بعینہ وہی تفصیل ہے جو حیض ونفاس میں گزر چکی۔

(۳) کراهة الطواف، حدث اصغر میں طواف کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۴) زبانی قرآن کریم پڑھنا اور مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔

حدث اصغر کی قسمیں: اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نماز کے پورے وقت کو گھیرے (۲) پورا وقت نہ گھیرے۔

قسم اول کا حکم: حکم سے قبل اس کا اصطلاحی نام اور مطلب سمجھنا ضروری ہے ''پورے وقت کو گھیرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ پورے وقت میں سے اتنی مقدار جس میں وضوء اور نماز پڑھ سکے حدث سے خالی نہ ہو۔ اصطلاح میں اس حدث کو عذر اور صاحب حدث کو معذور اور صاحب عذر کہتے ہیں۔

حکم معذور میں دخول کی پہچان کا آسان طریقہ:

صاحب عذر ایک دفعہ ایسی نماز کا وقت منتخب کرے جو کم از کم ہو، مغرب کا وقت سب اوقات سے کم ہوتا ہے، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب قدس سرہ کے مرتبہ نقشہ میں غروب شفق احمر کا وقت دیا گیا ہے اس کو وقتِ مغرب کی انتہاء کہا جا سکتا ہے پس بوقت مغرب

اس کی کوشش کرلے کہ پورے وقت میں ایسا موقع مل جائے جس میں وضو اور فرض نماز کی سنتیں چھوڑ کر فرض ادا کرسکے اگر اتنا وقت نہیں ملتا تو معذورین کی فہرست میں داخل ہوگیا، اگر ملتا ہے تو پھر کسی اور وقت کا تجربہ کریں عشاء کا وقت وسیع ہونے کی وجہ سے اس کے تجربہ میں اگرچہ مشقت زیادہ ہوگی مگر اس لحاظ سے اس میں فائدہ ہے کہ عشاء کی نماز سب نمازوں سے زیادہ طویل ہے اس لئے کہ اس میں وتر بھی شامل ہیں، پورے وقت میں چار فرض اور تین وتر، سات رکعات پڑھنے تک اگر وضو نہ ٹھہرا تو بھی معذورین کی فہرست میں داخل ہوجائے گا۔

حکم معذور: معذور جب عذر کی وجہ سے ایک مرتبہ وضو کرلیتا ہے تو اسی عذر کے بار بار آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اگر دوسرا حدث ظاہر ہوجائے یا فرض نماز کا وقت گزر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً کسی کو قطرے آنے کا عذر ہے ظہر کے وقت میں وضو کیا اب اسی عذر کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ جب ظہر کا وقت گزر گیا یا ظہر کے وقت میں نکسیر آئی تو وضو باقی نہ رہے گا۔

اہم مسائل معذور: (۱) معذور نے عید یا اشراق کی نماز کے لئے وضو کیا تو اس سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے۔

(۲) ایک وضو سے ایک وقت میں فرائض، سنن اور نوافل وغیرہ ہر قسم کی نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ درج ذیل تین شرائط پائی جائیں۔

۱...... وضو اس حدث سے کیا ہو جس سے معذور ہے۔

۲...... اس حدث کے علاوہ کوئی دوسرا حدث لاحق نہ ہوا ہو۔

۳...... اسی وقت میں وضو کیا ہو۔

(۳) معذور موزوں پر ایک وقت میں مسح کرسکتا ہے، دوسرے وقت میں جائز نہیں،

جیسے ظہر کے وقت وضو کر کے موزے پہن لئے ،تو ظہر کے پورے وقت میں اگر دوبارہ وضو کرنا پڑا تو مسح صحیح ہے عصر کے وقت میں صحیح نہیں ہے لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب کہ وضو یا موزے پہننے کے وقت عذر منقطع نہ ہو جیسے مستحاضہ کا خون کہ اس وقت بھی جاری تھا۔ اگر وضو اور موزے پہننے کے وقت عذر منقطع تھا تو پھر پوری مدت مسح کرنا صحیح ہوگا ،یعنی مقیم ایک دن ایک رات اور مسافر تین دن تین رات مسح کر سکتا ہے۔

(۴) معذورین میں داخل ہونے کے بعد اگر نماز کے پورے وقت میں ایک مرتبہ بھی عذر پیش آئے تو معذور کا حکم باقی رہے گا۔ پورے وقت میں مسلسل عذر لاحق رہنا ضروری نہیں اور جب کسی نماز کا پورا وقت اسی عذر سے خالی گزرا تو معذور کا حکم ختم ہو جائے گا اور اول انقطاع سے عذر کو ساقط سمجھا جائے گا۔لہذا اگر مستحاضہ کا خون ظہر کے وقت وضو یا نماز کے درمیان رک گیا اور ظہر کے آخری وقت تک رکا رہا، اس کے بعد عصر کا پورا وقت رکا رہا تو اس پر ظہر کی نماز کا اعادہ واجب ہے، اگر عصر کے وقت میں دوبارہ خون آنا شروع ہوا تو اعادہ ضروری نہیں ہوگا۔

(۵) ظہر کے وقت پھوڑے پھنسی سے خون اور پیپ رسنا شروع ہوا یا استحاضہ کا دم شروع ہوا تو ظہر کے آخر وقت تک انقطاع کا انتظار کرے اگر منقطع نہ ہوا تو وضو کر کے اسی حدث کے ساتھ نماز ادا کرے ظہر کے بعد عصر کے پورے وقت میں بھی اگر منقطع نہ ہوا تو یہ عذر ہے اور ظہر کی نماز ہوگئی، اعادہ ضروری نہیں۔ اگر عصر میں منقطع ہوا تو عذر نہیں، لہذا ظہر کی نماز کا اعادہ ضروری ہے۔

حاصل یہ کہ جس طرح سقوط عذر اول انقطاع سے معتبر سمجھا جاتا ہے اسی طرح ثبوت عذر بھی اول استمرار سے معتبر ہے۔

(٦) مستحاضہ نے وضو کر لیا اس کے بعد مثلاً پندرہ ،بیس منٹ ، آدھ گھنٹہ تک خون

رک گیا، اور اس دوران بول سے اس کا وضوٹوٹ گیا پھر دوبارہ وضو کرلیا اس کے بعد استحاضہ کا خون آیا تو اس سے وضوٹوٹ جائے گا، کیونکہ یہاں دوبارہ وضو اس عذر سے نہیں جس سے یہ معذور بن گئی ہے بلکہ دوسرے حدث سے ہے۔

(۷) خون منقطع ہونے کے زمانہ میں بول سے وضوٹوٹا پھر دوبارہ کرلیا، اور وقت نکل گیا لیکن ابھی تک دم دوبارہ شروع نہیں ہوا تو اس صورت میں خروج وقت سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ جب خون شروع ہوجائے یا دوسرا حدث لاحق ہوجائے تو ٹوٹ جائیگا۔

(۸) اول وقت ظہر میں خون جاری تھا پھر رک گیا، حالت انقطاع میں استحاضہ کی وجہ سے وضو بنایا اس کے بعد ظہر کا وقت گزر گیا اور خون دوبارہ شروع نہیں ہوا تو بھی ظہر کا وقت گزرنے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

(۹) ایک نتھنے سے نکسیر کا عذر تھا، اس عذر سے وضو کرلیا، پھر دوسرے نتھنے سے نکسیر پھوٹی تو وضوٹوٹ جائے گا۔ (گویا ہر ایک نتھنا مستقل اندام ہے)۔

(۱۰) دونوں نتھنوں سے نکسیر کا عذر تھا اس عذر کی وجہ سے وضو کیا پھر ایک نتھنے کی نکسیر بند ہوگئی تو وضو باقی رہے گا جب تک دوسرے نتھنے کی نکسیر باقی ہے۔

(۱۱) جسم پر کئی پھوڑے، پھنسیاں ہیں وضو کرتے وقت ان میں سے بعض سے پیپ اور خون بہہ رہا تھا اور بعض سے نہیں، وضو کے بعد دوسرے بعض سے بھی بہنا شروع ہوگیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر وضو کرتے وقت سب سے بہہ رہا تھا تو جب تک وقت نہ گزرے وضو اس عذر سے نہ ٹوٹے گا۔

(۱۲) معذور نے وضو کر کے نماز شروع کردی نماز کے درمیان وقت گزر گیا تو وضو کر کے نماز دوبارہ نئے سرے سے پڑھنا ضروری ہے پڑھی ہوئی رکعتوں پر وضو کر کے بناء درست نہیں ہے۔

(۱۳) معذور نے بلا حاجت وضو کرلیا اس کے بعد وہ عذر جو وضو سے پہلے منقطع ہوا تھا جاری ہوا تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

مثلاً : حالتِ انقطاعِ عذر میں وضو کیا، پھر وقت گزر گیا اور اس کا وضو باقی تھا، دوسرا وقت آنے کے بعد دوبارہ وضو کیا، اس کے بعد وہ عذر شروع ہوا تو اس وقت کا کیا ہوا وضو ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ یہ بلا حاجت ہے کیونکہ وضو اول باقی تھا لہذا اس دوسرے وضو کا اعتبار نہ ہوگا۔

(۱۴) دوسرے وقت کی نماز کے لئے اس سے پہلی نماز کے وقت میں وضو کیا تو اس سے دوسرے وقت کی نماز پڑھنا درست نہیں۔

مثلاً : ظہر کے وقت میں عصر کی نماز کے لئے وضو کیا تو اس سے عصر کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ اگر زوال کے وقت ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا تو اس سے ظہر پڑھنا جائز ہے۔

(۱۵) معذور اگر زخم کے خون، پیپ کو پٹی وغیرہ سے باندھ کر روک سکتا ہے تو اس طرح کرنا لازم ہے اور یہ معذور کے حکم سے نکل جائے گا۔

(۱۶) اگر زخم ایسا ہے کہ حالتِ سجدہ میں اس سے خون وغیرہ بہتا ہے، دوسرے حالات میں نہیں بہتا، جیسے حلق پر کوئی دانہ ہو تو اس کے لئے سجدہ جائز نہیں۔ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرے۔

(۱۷) حالتِ قیام میں بہتا ہے، قعود میں نہیں، تو بیٹھ کر پڑھے۔ اسی طرح اگر حالتِ قیام میں قراءۃ سے عاجز ہو اور قعود میں پڑھ سکتا ہو تو بیٹھ کر قراءۃ سے پڑھنا ضروری ہے۔

(۱۸) اگر چت لیٹ کر نماز پڑھے تو زخم نہیں بہتا، حالتِ قیام وقعود میں بہتا ہے تو چت نہ لیٹے بلکہ قیام وقعود کی حالت میں پڑھے۔

(۱۹) معذور کے کپڑوں پر اگر ہتھیلی کے گہراؤ سے زیادہ نجاست لگ گئی ہو تو اس کی طہارت کا حکم یہ ہے کہ اس کا یقین ہو کہ کپڑے دھونے کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک

دوبارہ ناپاک نہیں ہوں گے تو دھونا ضروری ہے اور اگر دوبارہ ناپاک ہونے کا اندیشہ ہوتو دھونا ضروری نہیں...... **ہتھیلی کے گہراؤ کی مقدار** : مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ : حضرات فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ ہتھیلی کے گہراؤ کی وسعت معلوم کرنے کے لئے یہ طریقہ لکھا ہے کہ چلو میں پانی بھر کر ہتھیلی کو پھیلا دیا جائے، جتنی جگہ پر پانی ٹھہرا رہے اتنی وسعت مراد ہے، اکابر نے اس کی مقدار ایک روپے کے برابر تحریر فرمائی ہے، مگر آج کل دھات کا روپیہ بالکل غائب ہو چکا ہے اور ہتھیلی کی پیمائش آسان نہیں اس لئے اس کی پیمائش کو ضبط کرنے کی ضرورت محسوس کر کے بندہ نے بطریق مذکور متعدد بار احتیاط سے پیمائش کی تو قطر=۱ء۱۱انچ=۵۷ء۲سینٹی میٹر ہوا، اس کے بعد اتفاق سے ایک روپیہ دھات کا مل گیا تو اس کا قطر بھی اس کے مطابق پایا۔لہٰذا اس کی کل پیمائش=مربع ۲/۱ قطر× پائی =۹۵ء۰انچ=۹۴ء۵سینٹی میٹر ہوئی۔(احسن الفتاویٰ ۲/ ۸۹)

قسمِ ثانی کا حکم : اگر حدث نے پورا وقت نہیں گھیرا تو یہ عذر نہیں اور صاحب حدث معذور نہیں۔لہٰذا ہر نماز کو طہارت سے پڑھنا ضروری ہوگا۔اگر نماز کے درمیان حدث ظاہر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، دوبارہ وضو کر کے بناء کرنا یا پوری نماز پڑھنا ضروری ہے اگر تمام سنن ومستحبات کی رعایت رکھ کر طہارت سے نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو سنن ومستحبات میں تخفیف کر کے طہارت سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

﴿تمرین سبق نمبر (۲۰)﴾

سوال (۱) استحاضہ حدث اصغر ہے یا اکبر؟......سوال (۲) اگر اصغر ہے تو احکام بتائیں؟ نیز حدث اصغر کی اقسام مع حکم بیان کریں؟......سوال (۳) صاحب عذر کے عذر کی پہچان کا طریقہ بیان کریں؟ نیز معذور کا حکم مع اہم مسائل معذور بیان کریں؟

﴿حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب﴾

ضالہ کی قسم اول وثانی سے متعلق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ جس کو عدد اور زمانہ دونوں یاد نہ ہو، وہ ہر قمری ماہ کے شروع کے پندرہ دن حیض شمار کرے اور باقی طہر۔ اور جس کو عدد تو یاد ہے لیکن زمانہ یاد نہیں، مہینے کے ہر دن میں تردد ہے کہ حیض ہے یا طہر، تو وہ ابتداءِ ماہ سے ایام حیض کی تعداد کے برابر حیض شمار کرے اور باقی طہر۔

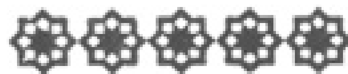
لہذا اگر کسی مریضہ کو ہر نماز کے لئے غسل کرنے کی مشقت کا تحمل نہ ہو تو ایسی مجبوری کی حالت میں امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

قسم اول کی ضالہ ہر قمری ماہ کی ابتداء سے دس یوم حیض شمار کرے اور باقی طہر، اس لئے کہ حنفیہ کے ہاں اکثر حیض دس دن ہے۔ ایامِ حیض میں حیض کے احکام جاری ہوں گے اور طہر میں طہر کے۔

صحبت ابتداءِ حیض سے پندرہ دن کے بعد جائز ہے۔

قسم ثانی کی ضالہ ہر ماہ کی ابتداء سے ایامِ حیض کی تعداد حیض شمار کرے باقی طہر۔

<u>تنبیہ</u>: تفصیلِ مذکور پر کوئی عورت از خود عمل نہ کرے، بلکہ اپنی پوری کیفیت کسی مفتی صاحب کے سامنے بیان کرے اور ان کی تجویز پر عمل کرے۔



حج وعمرہ میں خواتین کے مسائلِ مخصوصہ

تنبیہات: ان تنبیہات کا پڑھنا از حد ضروری ہے ورنہ سمجھنا مشکل ہوگا۔

تنبیہ نمبر (۱) :پیشِ نظر رسالہ میں نصف صاع کی تعبیر سوا دو کلو گندم سے کی گئی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ نصف صاع کی مقدار میں حضرات اکابر علمائے کرام عفا اللہ عنہم کا اختلاف ہے ہماری معلومات کے مطابق سب سے زیادہ مقدار سوا دو کلو بتائی گئی ہے۔ احتیاط کی غرض سے اسی مقدار کو لکھا گیا ہے۔

تنبیہ نمبر (۲) :صدقہ کے صحیح اور درست ہونے کے لئے یہ شرطیں ضروری ہیں۔

(۱) مسکین کو دیا جائے، غنی کو دینا جائز نہیں۔ اگر غنی کو دیا تو دوبارہ دینا ہوگا۔

(۲) ایک مسکین کو ایک دن میں سوا دو کلو گندم یا اس کی قیمت دیا جائے۔ اگر زیادہ دیا تو یہ زیادہ نفلی صدقہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ دینا ہوگا۔ اگر کم دیا تو ناقص ہونے کی وجہ سے دوبارہ دینا ہوگا۔

تنبیہ نمبر (۳) : یہ صدقہ حرم کے مساکین کو بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم کے مساکین کو بھی، اسی طرح حرم میں بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم میں بھی۔ البتہ حرم کے مساکین کو دینا افضل ہے الا یہ کہ غیر حرم کے مساکین زیادہ حاجت مند ہوں تو ان کو دیا جائے گا۔

التنبیہ (۲) : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی فی بیان شرائط الصدقة : فالأول : القدر و هو أن یکون نصف صاع من بر أو صاعا من تمر أو شعیر فلایجوز أقل منه ، و ان زاد فهو تطوع .... و یجوز أداء القیمة فی الکل دراهم ، أو دنانیر ، أو فلوسا ، أو عروضا ، أو ما شاء و الدقیق أولی من البر و قیل : المنصوص أولی ، الثالث : أن لا یعطی الفقیر أقل من نصف صاع من بر فلو تصدق به علی فقیرین أو أکثر لم یجز ، الا أن یکون الواجب أقل منه ، و لو أعطاه أکثر منه فهو تطوع له ، الرابع : أهلیة المحل المصروف الیه الصدقة و هو أن لا یکون غنیا (مناسک القاری ۳۹۷۔ ۳۹۹)

تنبیہ نمبر (۴) : جہاں ایک بکرے کا دم لکھا ہے وہاں اونٹ یا گائے کا ساتھواں حصہ بھی دیا جاسکتا ہے۔

تنبیہ نمبر (۵) : دم کا حدودِ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے اگر حدودِ حرم سے باہر ذبح کیا تو دبارہ دینا ہوگا۔ البتہ ذبح کرنے کے بعد تصدق میں اختیار ہے، حرم کے مساکین کو بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم کے مساکین کو بھی، اسی طرح حرم میں بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم میں بھی

تنبیہ نمبر (۶) : جنایت اور ترکِ واجب کی وجہ سے جو دم واجب ہوتا ہے اس کا کھانا، خود دینے والے اور غنی دونوں کے لئے جائز نہیں۔ صرف مساکین کو کھلایا جائے گا۔

تنبیہ نمبر (۷) : رسالہ میں لکھے گئے تمام مسائل کی عربی عبارات بھی حاشیہ میں اہلِ علم وفہم حضرات کی تسکینِ خاطر کی غرض سے لکھ دی گئی ہیں۔ البتہ جن مسائل کا تعلق باب الحیض سے ہے ان کی عربی عبارات، اربابِ علم خود ہی باب الحیض میں ملاحظہ فرمائیں۔

تنبیہ نمبر (۸) : آخر میں حضرات علماء کرام زید مجدہم سے انتہائی متأدبانہ گذارش ہے کہ وہ مسائل کی غلطیوں سے بندہ کو ضرور آگاہ فرمائیں۔ فجزاکم الله تعالی خیرا.

بندہ احمد ممتاز عفی عنہ

جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

مدنی کالونی گریکس ماریپور، کراچی

التنبیہ ۳، ۴، ۵ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و أما شرائط جواز الدماء .... و الثالث : ذبحه فی الحرم ...... و السابع : التصدق به علی فقیر فلو أعطاه لغنی لم یجز ..... و الثانی عشر : أن یتصدق به علی من یجوز التصدق علیه فلا یجوز التصدق به علی أصله أو فرعه ..... و لا یشترط فی التصدق به عدد المساکین ، فلو تصدق به علی فقیر واحد جاز و لا فقراء الحرم و لا الحرم ، فلو تصدق به علی غیرهم أو أخرجه عن الحرم بعد الذبح فتصدق به جاز ، و فقراء الحرم أفضل الا أن یکون غیرهم أحوج . (مناسک القاری ۳۹۲-۳۹۶)

﴿حائض اور مسائلِ احرام﴾

مسئلہ۱ : احرام کا غسل جس طرح پاک اور طاہرہ عورت کے لئے مستحب ہے اسی طرح حائضہ کے لئے بھی مستحب ہے۔ البتہ حائضہ کے لئے احرام کے دو نفل پڑھنا، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ۲ : اگر حائضہ یہ سمجھ کر میقات سے بدوں احرام گزر جائے کہ حیض کی حالت میں احرام جائز اور درست نہیں، یا اس جہالت کے بغیر قصداً یا سہواً گزر جائے تو اس کی کل تین صورتیں ہیں۔ ہر ایک صورت اور اس کا حکم ذیل میں مذکور ہے۔

﴿۱﴾ میقات سے گزر گئی لیکن ابھی تک حج وعمرہ میں سے کسی کا احرام نہیں باندھا۔

المسألة ۱ :قال العلامة السندی رحمه الله تعالى : و سننه كونه فی أشهر الحج ...... و الغسل ،

و قال المنلا علی القاری رحمه الله تعالى : ثم هذا الغسل للنظافة فی الأصل حتی يلزم الحائض و النفساء لا يقوم مقامه التيمم (مناسک القاری : ۹۰)

المسألة ۲ : قال القاری رحمه الله تعالى : (من جاوز وقته) أی ميقاته الذی وصل اليه (غير محرم) بالنصب علی الحال (ثم أحرم) أی بعد المجاوزة (أو لا) أی لم يحرم بعدها (فعليه العود) أی فيجب عليه الرجوع (الی وقت) أی الی ميقات من المواقيت و لو كان أقربها الی مكة و لم يتعين عليه العود الی خصوص ميقاته الذی تجاوز عنه بلا احرام الا فی رواية عن أبی يوسف ، الأولی أن يحرم من وقته كما صرح به فی المحيط خروجا من الخلاف (و ان لم يعد) أی مطلقا (فعليه دم) أی لمجاوزة الوقت ، (فلو أحرم آفاقی داخل الوقت) أی فی داخل الميقات ...... (فعليهم العود الی الوقت) أی ميقات شرعی لهم لارتفاع الحرمة و سقوط الكفارة (و ان لم يعودوا فعليهم الدم) و الاثم لازم لهم (فان عاد) أی المتجاوز (قبل شروعه فی طواف) أی من طواف نسک ، كطواف عمرة أو قدوم (أو وقوف) أی فی وقوف بعرفة (سقط) أی الدم (ان لبی منه) أی من الميقات علی فرض أنه أحرم بعده و الا فلا بد أن ينوی و يلبی ليصير محرما حينئذ و قيل يسقط عنه بمجرد العود و ان لم يلب (و ان عاد) أی المتجاوز الی الوقت (بعد شروعه) أی فی أحدهما (كان استلم الحجر) الأولی : كان نوی الطواف سواء استلمه أو لا و سواء ابتدأ منه أم لا ، بل الصواب أن يقال : بأن نوی فانه ليس له و لما بعده نظير فی الباب (أو وقف بعرفة) أی من غير طواف قدوم (لا يسقط) أی الدم (مناسک القاری ۸۴ ، ۸۵ ، ۸۶)

حکم :اس صورت میں یہ چار امور واجب ہیں :(۱) میقات سے بدوں احرام گزرنے کے گناہ سے توبہ کرے (۲) واپس میقات پر جا کر حج یا عمرہ کا احرام باندھے (۳) اگر میقات پر واپس نہ گئی تو ایک بکرے یا اونٹ ، گائے کے ساتھویں حصہ کا دم دے (۴) واپس میقات پر نہ جانے کے گناہ سے توبہ کرے۔

﴿۲﴾ میقات سے گزر کر حج یا عمرہ کا احرام باندھا، لیکن ابھی طواف عمرہ یا قدوم یا وقوفِ عرفہ میں سے کوئی عمل شروع نہیں کیا۔

حکم :اس صورت میں بھی نمبر ایک کی طرح چاروں امور واجب ہیں ۔البتہ یہاں میقات پر جانے کے بعد از سرِ نو حج یا عمرہ کا احرام نہ باندھے گی، پہلے سے حج یا عمرہ کا جو احرام باندھ چکی ہے وہی کافی ہے۔البتہ اسی احرام کا تلبیہ میقات پر آ کر پڑھے۔

﴿۳﴾ میقات سے گزر کر احرام باندھا اور طواف یا وقوفِ عرفہ کا عمل بھی شروع کر دیا

حکم :اس صورت میں یہ تین امور واجب ہیں :(۱) میقات سے بغیر احرام گزرنے کے گناہ سے توبہ کرے (۲) ایک بکرے کا دم دے (۳) واپس میقات پر جا کر اسی احرام کا تلبیہ پڑھے۔البتہ اس صورت میں واپس جانے سے دم ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ۳ :عمرہ کے احرام کے بعد طواف سے پہلے حیض شروع ہوا، اس بناء پر وہ مدینہ منورہ چلی گئی تو اس پر اسی احرام کے ساتھ واپس مکہ مکرمہ آنا واجب اور ضروری ہے دوسرا احرام باندھنا جائز نہیں ۔اگر اس نے میقات سے دوسرا احرام باندھ کر اس ناجائز کا ارتکاب کیا تو اس پر درج ذیل چار امور واجب ہونگے ۔

(۱) اس ناجائز اور گناہ سے توبہ کرنا (۲) فی الحال ایک عمرہ کو ادا کرنا اور دوسرے کو چھوڑنا (۳) حلال ہونے کے بعد چھوڑے ہوئے عمرے کی قضاء کرنا (۴) دو بکروں کا دم دینا

مسئلہ۴ :اگر عمرہ کے طواف سے فارغ ہوتے ہی حیض شروع ہو جائے تو حیض ہی کی حالت میں سعی کر سکتی ہے کیونکہ طہارت کے ساتھ سعی کرنا صرف مستحب ہے، واجب نہیں۔ لیکن اگر کسی نے جہالت کی وجہ سے یہ سمجھا کہ حیض کی حالت میں سعی جائز نہیں اس لئے وہ جدہ یا مدینہ منورہ چلی گئی اور حیض ختم ہونے کے بعد واپس ہوئی، تو اس پر واجب ہے کہ اسی پہلے عمرہ کے احرام کے ساتھ واپس ہو جائے، اگر اس نے جہالت سے دوسرا احرام باندھا تو پھر اس کے ذمہ یہ چار امور واجب ہو جائیں گے۔

(۱) احرام پر احرام کی جنایت اور گناہ سے توبہ (۲) اس دوسرے احرام اور عمرہ کو چھوڑنا اور پہلے عمرہ کی سعی کر کے حلال ہو جانا (۳) حلال ہونے کے بعد اس چھوڑے ہوئے عمرہ کی قضاء کرنا (۴) دو بکروں کا دم دینا (احرام پر احرام اور رفض عمرہ کی وجہ سے)

مسئلہ۵ :اگر پاکستان یا مدینہ منورہ یا کسی اور علاقہ کے میقات سے عمرہ کا احرام باندھا مکہ مکرمہ آئی اور خلافِ توقع طوافِ عمرہ سے پہلے حیض شروع ہوا تو اس پر واجب ہے کہ حیض کے ختم ہونے کا انتظار کرے، جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے عمرہ کا طواف اور سعی کر

المسألة ۳، ۴، ۵ : قال السندی رحمہ اللہ تعالی : فلو أحرم بعمرة فطاف لها شوطا أو كله أو لم يطف شيئا ثم أحرم بأخرى قبل أن يسعى للأولى لزمه رفض الثانية و دم للرفض و قضاء المرفوض (المناسک : ۲۹۳)

قال القاری رحمہ اللہ تعالی : (و كل من عليه الرفض) أی رفض حجة أو عمرة (يحتاج الى نية الرفض) أی ليرتفض (الا من جمع) بين الحجتين قبل فوات وقت الوقوف أو بين العمرتين (قبل السعی للأولى ففی هاتين الصورتين) أی من الجمعين (ترتفض احداهما من غير نية رفض لكن اما بالسير الى مكة أو الشروع فی أعمال احداهما كما مر) أی من الخلاف فی الحالتين ...... ثم اعلم أن من جمع بين الحجتين أو العمرتين أو حجة و عمرة و لزمه رفض احداهما فرفضها فعليه الدم للرفض و هل يلزمه دم آخر للجمع أم لا ؟ فالمذكور فی عامة الكتب أن دم الجمع انما يلزمه فيما اذا لم يرفض احداهما ، أما اذا رفضها فلم يذكر فيها الا دم الرفض ، بل المفهوم منها تصريحا و تلويحا عدم لزوم دم الرفض و دم آخر للجمع بين احرامی العمرة و فی وجوب الدم بسبب الجمع بين احرامی الجمع روايتان ، أصحهما الوجوب ، انتهی . و تبعه أبو النجا فی منسكه فقال : فيما اذا جمع بين الحجتين أو العمرتين يلزمه رفض احداهما و دمان للرفض و الجمع (المناسک : ۲۹۷)

کے حلال ہو جائے۔ لیکن اگر کسی عورت نے جہالت سے یہ سمجھا کہ حیض سے عمرہ کا احرام فاسد ہو گیا اس وجہ سے اس نے حیض ختم ہونے کے بعد مسجدِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جا کر عمرہ کا دوسرا احرام باندھا تو اس پر بھی مسئلہ نمبر ۴ کی طرح چار امور واجب ہونگے یعنی توبہ، پہلے عمرہ کا طواف پھر سعی، عمرہ کی قضاء اور دو بکروں کا دم۔

مسئلہ ۶: عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچ گئی لیکن حیض کی وجہ سے عرفہ کے دن تک عمرہ کے طواف کا موقع نہ ملا تو اس پر چار امور واجب ہیں۔(۱) فی الفور عمرہ کا احرام ختم کرے، جس کے رفض اور ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ممنوعات احرام میں سے کسی ایک ممنوع کو رفض اور ختمِ احرام کی نیت سے کرے، مثلاً عمرہ کے احرام کو ختم کرنے کی نیت سے سر میں تیل لگا کر کنگھی کرے۔(۲) حج کا احرام باندھ کر اس کے افعال میں لگ جائے۔(۳) اداءِ حج کے بعد چھوڑے ہوئے عمرہ کی قضاء کرے(۴) ایک بکرے کا دم دے(بوجہ رفضِ احرامِ عمرہ)۔

﴿مسائلِ طوافِ قدوم﴾

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہی جو طواف مفرد اور قارن کرتا ہے اسے طوافِ قدوم کہتے

المسألة ۶ : عن عائشة رضی الله تعالى عنها أنها قالت : خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حجة الوداع فأهللنا بعمرة .... فقدمت مكة و أنا حائض لم أطف بالبيت و لا بين الصفا و المروة فشكوت ذلک الی رسول الله ﷺ فقال : انقضى و امتشطى و أهلى بالحج و دعى العمرة ، قالت : ففعلت فلما قضينا الحج أرسلنى رسول الله ﷺ مع عبد الرحمن بن أبى بكر الى التنعيم فاعتمرت ، فقال : هذه مكان عمرتک (الصحيح لمسلم)

قال القارى رحمه الله تعالى : (و كل من لزمه رفض العمرة فعليه دم و قضاء عمرة) لا غير لأنه فى معنى فاسد العمرة (المناسک : ۲۹۶)

قال العلامة السندى رحمه الله تعالى : و كل من عليه الرفض يحتاج الى نية الرفض الا من جمع قبل السعى للأولى ففى هاتين الصورتين ترتفض احداهما من غير نية الرفض الخ (المناسک : ۲۹۷)

و قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : فعلم من مجموع ما فى البحر و اللباب أنه لا يحصل الا بفعل شىء من محظورات الاحرام مع نية الرفض به (الشامية ۲ / ۵۸۵)

ہیں اور اسی کو طوافِ تحیہ، طوافِ لقاء، طواف اول عہد بالبیت، طوافِ احداث العہد بالبیت اور طواف الوارد والورود بھی کہا جاتا ہے۔ یہ طواف صرف مفرد اور قارن کے لئے سنت ہے، معتمر اور متمتع پر یہ طواف نہیں۔ نیز یہ آفاقی کے لئے ہے میقاتی اور مکی کے لئے نہیں۔(۱)

مسئلہ ۱: اگر کوئی عورت صرف حج کا احرام باندھ کر چلی تو مکہ مکرمہ پہنچتے ہی سب سے پہلے طوافِ قدوم کرے۔

مسئلہ ۲: وقوفِ عرفہ سے قبل تک جب چاہے طوافِ قدوم کرسکتی ہے جب عرفات کے میدان میں جا کر زوال کے بعد وقوف شروع کردی تو یہ طواف ساقط ہوگیا، اب اس کے اداء کا کوئی دوسرا وقت نہیں۔

مسئلہ ۳: جس عورت نے حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا اس کے لئے بھی طوافِ قدوم سنت ہے۔ پہلے جا کر عمرہ کا طواف پھر سعی کرے لیکن سعی کے بعد حلال ہوجانا جائز نہیں اسی احرام میں حج ادا کرنا ضروری ہے۔ عمرہ کے طواف اور سعی کے بعد طوافِ قدوم کرے۔

---

(۱) قال القاری رحمہ اللہ تعالی : (الأول طواف القدوم) و یسمی طواف التحیة و طواف اللقاء و طواف أول عهد بالبیت و طواف احداث العهد بالبیت و طواف الوارد و الورود (و هو سنة) ای علی ما فی عامة الکتب المعتمدة و فی " خزانة المفتین " انه واجب علی الأصح (للآفاقی) دون المیقاتی و المکی (المفرد بالحج و القارن) أی الجامع بین الحج و العمرة معا (بخلاف المعتمر) أی المفرد بالعمرة مطلقا (و المتمتع) و لو آفاقیا (و المکی) أی و بخلاف المکی اذا کان مفردا بالحج (و من بمعناه) أی و من سکن أو أقام من أهل اللآفاق بمکة و صار من أهلها (فانه لا یسن فی حقهم) أی طواف القدوم اذا أفردوا بالحج (المناسک : ۱۴۱)

المسألة ۱، ۲، ۳ : قال العلامة السندی رحمہ اللہ تعالی : هو سنة للآفاقی المفرد بالحج و القارن ..... و أول وقته حین دخوله مکة و آخره وقوفه بعرفة فاذا وقف فقد فات وقته و ان لم یقف فالی طلوع فجر النحر (المناسک : ۱۴۱) و قال أیضا : اذا دخل أی القارن بمکة بدأ بأفعال العمرة و ان أخرها فی الاحرام فیطوف لها سبعا و لیضطبع و یرمل فی الثلاثة الأول ثم یصلی رکعتین و یسعی بین الصفا و المروة ثم یطوف للقدوم ..... ثم یقیم حراما (المناسک : ۲۶۱)

مسئلہ۴ : طوافِ قدوم میں اضطباع رمل اور سعی نہیں البتہ اگر کوئی طوافِ زیارت کے بعد سعی کو اب اداء کرنا چاہتا ہے تو وہ طوافِ قدوم میں اضطباع اور رمل کرے۔

اگر اژدھام اور بھیڑ سے بچنے کی وجہ سے کوئی عورت طوافِ زیارت کے بعد سعی سے بچنا چاہتی ہے تو وہ طوافِ قدوم کے بعد سعی کرے بشرطیکہ صرف حج یا حج وعمرہ کا اکٹھا احرام باندھ کر آئی ہے۔ اگر متمتعہ ہے اور صرف عمرہ کا احرام باندھ کر آئی ہے تو منی جانے سے پہلے نفلی طواف کر کے سعی کر لے دونوں صورتوں میں اس سے طوافِ زیارت کے بعد سعی کا وجوب ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ۵ : بلا عذر طوافِ قدوم چھوڑنا مکروہ ہے اگر حیض یا نفاس وغیرہ اعذار کی وجہ سے چھوٹ جائے تو کراہت بھی نہیں۔

﴿مسئلہ سیلانِ رحم (لیکوریا)﴾

وہ رطوبت اور پانی جو حیض کے اختتام پر رحم سے بہہ کر آگے کی راہ سے باہر آئے اسے سیلانِ رحم کہا جاتا ہے۔ اور انگریزی میں اس کو لیکوریا کہا جاتا ہے۔

مسئلہ۱ : سیلانِ رحم نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگر ہتھیلی کے پھیلاؤ کے برابر کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔

المسألة ۴ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : ثم يطوف للقدوم و يضطبع فيه و يرمل ان قدم السعی (۲۶۱)

قال القاری رحمه الله تعالی : (اذا أراد) أی المفرد أو القارن (تقديم سعی الحج علی وقته الأصلی و هو) أی وقته الأصلی (طواف الزيارة) لأن السعی واجب و الأصل فيه أن يتبع الفريضة كما فی التحفة ، لكن رخص لمخافة الزحمة تقديمه علی وقته اذا فعله عقيب طواف و لو نفلا الخ (المناسک : ۱۴۱ ، ۱۴۲)

المسألة ۵ : قال القاری رحمه الله تعالی : (و لو تركه) أی طواف القدوم (كله فلا شیء عليه لأنه ليس بواجب) الا انه كره له ذلک و اساء لتركه السنة (مناسک القاری : ۳۵۲)

مسئلہ۲ : بعض خواتین کو معمول سے ہٹ کر بہت کثرت سے یہ پانی آتا ہے جس کی وجہ سے ان کو نماز کے دوران وضوٹوٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، اس عورت پر واجب ہے کہ کرسف اور روئی کے ذریعہ اس کو روکنے کی کوشش کرے۔ اگر اس سے بند ہونا ممکن نہ ہو تو کسی ایک نماز میں تجربہ کرے کہ پورے وقت میں سنن اور مستحبات چھوڑ کر فرض نماز پانی آنے کے بغیر وضو کے ساتھ ادا کرسکتی ہے یا نہیں۔ اگر ادا نہیں کرسکتی تو معذور کے حکم میں داخل ہے اور ہر نماز کے وقت میں صرف ایک مرتبہ وضو کرے اور بس۔ جب وقت ختم ہو جائے گا تو اس عذر کی وجہ سے اس کا وضوٹوٹ جائے گا اور دوسرے وقت میں دوبارہ وضو کرے گی۔ اگر اداء کرسکتی ہے تو پھر یہ معذور کے حکم میں داخل نہیں ہوگی۔

مسئلہ۳ : جو عورت سیلانِ رحم کی کثرت کی وجہ سے پورا طواف ایک وضو سے نہیں کرسکتی وہ کرسف اور روئی کے ذریعہ بند کرنے کی کوشش کرے۔

مسئلہ۴ : اگر سیلان اتنی کثرت سے ہے کہ کرسف کے باوجود بند نہیں ہوتا اور معذور کے حکم میں بھی داخل نہیں تو اس پر واجب ہے کہ طواف کے دوران جب بھی پانی آئے فوراً مطاف سے نکل کر دوبارہ وضو کرے اور جہاں سے طواف چھوڑا ہے وہیں سے شروع کر کے باقی ماندہ چکر پورا کرے۔

مسئلہ۵ : معذور کے حکم میں داخل نہیں لیکن طواف میں چلنے کی وجہ سے ہر چکر پر پانی آجاتا ہے تو بھی اس پر لازم ہے کہ سات مرتبہ وضو کر کے طواف پورا کرے۔

تنبیہ : اس مسئلے کی تحقیق صفحہ نمبر ۹۸ پر موجود ہے۔

مسئلہ۶ : اگر مریضۂ سیلان معذور کے حکم میں داخل ہو تو نماز کے پورے وقت میں پانی آنے کے باوجود اس کے لئے طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۷ : سیلان کی معذورہ پر اگر دوران طواف نماز کا وقت گزر جائے تو فوراً طواف چھوڑ کر چلی جائے اور دوبارہ وضو کر کے باقی ماندہ چکر ادا کرے۔ البتہ اگر باقی ماندہ چکر چار یا اس سے زیادہ ہیں تو پورے طواف کا ازسرِ نو اداء کرنا افضل ہے۔

مسئلہ ۸ : کسی عورت نے سیلان کو ناقضِ وضو نہیں سمجھا اور عمرہ کا پورا طواف کیا یا اکثر چکر لگائے یا کم لگائے تو اس پر درج ذیل امور واجب ہیں۔

(۱) اس طواف کا اعادہ کرے

(۲) اعادہ نہ کیا تو ایک بکرے کا دم دے

(۳) چونکہ اس پر طہارت کے ساتھ طواف کرنا واجب تھا اس لئے اس واجب کے چھوڑنے کے گناہ سے بھی توبہ کرے۔

مسئلہ ۹ : یہ سمجھ کر کہ اس سیلان کے پانی سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی حالت میں طوافِ زیارت کے سات چکر یا اکثر چکر اداء کیے تو اس کے لئے درج ذیل احکام ہیں۔

(۱) طہارت کی حالت میں اس کا اعادہ مستحب ہے۔

(۲) اس جنایت کی وجہ سے ایک بکرے کا دم واجب ہے۔

المسألة ۴ الی ۸ : قال الملا علی القاری رحمه الله تعالی : (و صاحب العذر الدائم) أی حقیقة أو حکما (اذا طاف أربعة أشواط ثم خرج الوقت توضأ) أی قیاسا للطواف علی الصلاة (و بنی) أی علیه و أتی بالباقی من الواجب (و لا شیء علیه) أی بفعله ذلک لترکه الموالات بعذر و الظاهر أن الحکم ذلک فی أقل من الأربعة الا ان الاعادة حینئذ أفضل لما تقدم ، و الله أعلم (المناسک : ۱۶۷)

المسألة ۸ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و لو طاف للعمرة کله أو أکثره أو أقله و لو شوطا جنبا أو حائضا أو نفساء أو محدثا فعلیه شاة (المناسک : ۳۵۲)

و قال أیضا : و لو طاف القارن طوافین للعمرة و القدوم و سعی سعین محدثا أعاد طواف العمرة قبل یوم النحر ولا شیء علیه و ان لم یعد حتی طلع فجر یوم النحر لزم دم لطواف العمرة محدثا و قد فات وقت القضاء (المناسک : ۳۵۳)

(۳) اگر اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا اگر چہ یہ اعادہ ایامِ نحر کے بعد ہی ہو۔

(۴) اعادۂ طواف کو ایامِ نحر سے مؤخر کرنے کی وجہ سے اس پر دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۰: طوافِ زیارت کے چار یا پانچ چکر لگانے کے بعد سیلان کی وجہ سے وضو ٹوٹ گیا پھر بھی اس نے اسی بے وضو ہونے کی حالت میں باقی دو، تین چکر لگائے تو اس پر ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہے اور اس پر اس طواف کا اعادہ نہیں، لیکن اگر اعادہ کرلیا تو صدقہ ساقط ہوجائے گا البتہ ایامِ نحر کے بعد اعادہ کرنے سے صدقہ ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۱: سیلان سے وضو ٹوٹ گیا پھر بھی اس نے طوافِ صدر کے کل یا اکثر یا اقل چکر اداء کیے تو اس پر ہر چکر کے عوض سوا دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہے۔ اگر سب چکروں کے صدقہ کا مجموعہ دم اور بکرے کی قیمت کے برابر ہو تو تھوڑا کم کر کے دیا جائے نیز اگر اس طواف کا اعادہ کیا تو صدقہ ساقط ہوجائے گا۔

المسألة ۹ : قال السندی رحمه الله تعالی : و لو طاف للزیارة کله أو أکثره محدثا فعلیه شاة و علیه الاعادة استحبابا و قیل حتما فان أعاده سقط عنه الدم سواء أعاده فی أیام النحر أو بعدها و لا شیء علیه للتأخیر لأن النقصان فیه یسیر (مناسک القاری : ۳۴۲)

المسألة ۱۰ : قال العلامة القاری رحمه الله تعالی : (و لو طاف الأقل محدثا فعلیه صدقة) أی نصف صاع من بر علی ما فی " المحیط " (لکل شوط) أی اتفاقا لما فی " البحر الزاخر " فعلیه صدقة فی الروایات کلها و تسقط الاعادة بالاجماع .... فان أعاده بعد أیام النحر لا یسقط عنه الصدقة عند أبی حنیفة رحمه الله تعالی للتأخیر ، انتهی (مناسک القاری : ۳۴۷)

المسألة ۱۱ : قال العلامة القاری رحمه الله تعالی : (و ان طافه محدثا فعلیه صدقة لکل شوط) ...... ثم اذا أعاد الطواف سقط عنه الجزاء (مناسک القاری : ۳۵۱)

المسألة ۱۲ : قال العلامة القاری رحمه الله تعالی : (و لو طاف محدثا فعلیه صدقة) ...... (لکل شوط نصف صاع من بر الا أن یبلغ ذلک دما فینقص منه ما شاء) و فی " البحر الزاخر " فینقص منه نصف صاع (مناسک القاری : ۳۵۲)

مسئلہ۱۲ :اگر اس بے وضو ہونے کی حالت میں طواف قدوم کے سارے یا کم زیادہ چکر لگائے تو بھی ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہے اور جب مجموعہ دم کے برابر ہو جائے تو دم کی قیمت سے تقریباً سوا دو کلو کم کیا جائے گا۔ نیز اگر طواف قدوم کا اعادہ کرلیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

﴿حیض بند کرنے کی ادویات کا حکم﴾

مسئلہ۱ :حیض ونفاس بند کرنے کی ادویات کا استعمال دو وجہ سے درست نہیں۔

(۱) ان میں سے بعض ادویات پیشاب وغیرہ نجس اشیاء سے بنتی ہیں۔

(۲) یہ ادویات جسم کے لئے مضر ہیں۔

مسئلہ۲ :اگر ان ادویات سے مکمل طور پر خون بند ہو گیا تو اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ۳ :اگر ادویات سے خون کم تو ہوا لیکن بالکل بند نہ ہوا ایک ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آتا رہا یا کپڑوں پر دھبہ لگتا رہا یا پیشاب کے وقت سرخی محسوس ہوتی رہی تو ان سب صورتوں میں اس کے لئے ایام حیض میں مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے طواف کیا تو اس کا حکم وہی ہے جو حیض کی حالت میں طواف کرنے کا ہے (حیض کی حالت میں طواف کا حکم مسائل طواف میں دیکھ لیا جائے)۔

مسئلہ۴ :بعض خواتین کو ادویات کے استعمال کی وجہ سے پورے ایک دو ماہ تک تھوڑا تھوڑا خون آتا رہتا ہے اور وہ اسے حیض سمجھ کر مہینہ دو مہینہ نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے اور طواف کے لئے بھی پریشان رہتی ہے تو یہ اس عورت کی جہالت ہے۔ اس خون کو استحاضہ اور بیماری کا خون کہا جاتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ ایام حیض میں حیض ہے اور دوسرے ایام میں بیماری

ہے لہذا صرف حیض کے دنوں میں نماز، روزہ اور طواف چھوڑنا ضروری ہے دوسری ایام میں باوجود خون آنے کے نماز، روزہ اور طواف سب کچھ اداء کرنا ضروری ہے۔

﴿مسائل طوافِ زیارت﴾

مسئلہ ۱ : مرد کی طرح عورت کے لئے بھی رمی، ذبح اور قصر کے بعد طواف زیارت کرنا مستحب اور افضل ہے البتہ جس عورت کو حیض آنے کا اندیشہ ہے اس کے لئے مناسب اور احتیاط اسی میں ہے کہ ایام نحر شروع ہوتے ہی سب سے پہلے طواف زیارت کرے تاکہ حیض کی وجہ سے مشکلات میں نہ پڑے۔

مسئلہ ۲ : اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت پورا یا اس کے اکثر چکر اداء کئے تو اس پر یہ تین امور واجب ہیں۔(۱) ناپاکی کی حالت میں دخول مسجد اور طواف کے گناہ سے توبہ کرنا۔(۲) اس طواف کا پاکی کی حالت میں اعادہ کرنا۔(۳) اعادہ نہ کرنے کی صورت میں بدنہ یعنی مکمل اونٹ یا گائے ذبح کرنا۔

المسألة ۱ : قال القاری رحمه الله تعالی : (و أما الترتیب بینه) أی بین طواف الزیارة (و بین الرمی و الحلق) أی کونه بعدهما (فسنة و لیس بواجب) تاکید لما قبله ، و کذا الترتیب بینه بین الحلق ، حتی لو طاف قبل الرمی و الحلق لا شیء علیه الا أنه قد خالف السنة فیکره علی ما صرح به غیر واحد ، الا أن أبا النجاء ذکر فی منیة المناسک وجوب الترتیب بین ذلک (مناسک القاری : ۲۳۳)

المسألة ۲ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و لو طاف للزیارة جنبا أو حائضا أو نفساء کله أو أکثره و هو أربعة أشواط فعلیه بدنة و یقع معتدا به فی حق التحلل و یصیر عاصیا و علیه أن یعیده طاهرا حتما فان أعاده سقط عنه البدنة و لو رجع الی أهله وجب علیه العود لاعادته ثم ان جاوز الوقت یعود باحرام جدید و ان لم یجاوزه عاد بذلک الاحرام اتفاقا . فاذا عاد باحرام جدید بأن أحرم بعمرة یبدأ بطواف العمرة ثم یطوف للزیارة و لو لم یعد و بعث بدنة أجزأه (مناسک القاری : ۳۴۴-۳۴۵)

و قال القاری رحمه الله تعالی : (فان أعاد سقطت عنه البدنة) و أما المعصیة فموقوفة علی التوبة أو معلقة بالمشیئة و لو کفرت بالبدنة (مناسک القاری : ۳۴۴)

تنبیہ :اگر اعادہ کے بغیر وطن واپس آ گئی تو بھی اس پر واپس جا کر اعادہ واجب ہے واپس جانے کی صورت میں میقات سے عمرہ کا احرام باندہ کر جائے، جب مکہ مکرمہ پہنچے تو پہلے عمرہ کا طواف کرے اس کے بعد طواف زیارت کرے اگر واپس نہ گئی بلکہ بدنہ یعنی پورا اونٹ یا گائے حرم میں ذبح کروایا تو بھی درست ہے اور حلال ہو جائے گی۔

مسئلہ۳ :اگر حیض کی حالت میں دسویں تاریخ کو طواف زیارت کیا پھر گیارہویں تاریخ کو یا بارھویں کی صبح کو پاک ہوئی لیکن طواف زیارت کا اعادہ نہ کیا ایام نحر گزرنے کے بعد اعادہ کیا تو اس اعادہ کی وجہ سے بدنہ یعنی پوری گائے کا دم دینا ساقط ہو جائے گا لیکن طواف زیارت کو ایام نحر سے مؤخر کرنے کی وجہ سے ایک بکرے کا دم واجب ہوگا۔ البتہ اگر بارھویں کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اعادہ کیا تو بدنہ بھی ساقط ہو جائے گا اور بکرے کا دم دینا بھی واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ۴ :اگر حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کے صرف تین چکر یا اس

المسألة ۳ الی ۶ : قال العلامة الحسین المکی رحمه الله تعالی تحت قوله (و لو طاف أقله جنبا فعلیه لکل شوط صدقة الخ) : أقول یخالفه ما فی " غایة البیان " حیث أوجب الدم و کذا فی " البحر الرائق " حیث قال عند قول المتن : و بدنة لو جنبا قید بالرکن و هو الأکثر لأنه لو طاف الأقل جنبا و لم یعد وجب علیه شاة و ان أعاده وجبت علیه صدقة لتأخیر الأقل من طواف الزیارة لکل شوط نصف صاع اهـ حاب و أقره الشیخ عبد الحق و فی " رد المحتار " : أما لو طاف أقله جنبا و لم یعد وجب علیه شاة فان أعاده وجبت صدقة لکل شوط نصف صاع لتأخیر الأقل من طواف الزیارة " بحر " لکن فی " اللباب " : و لو طاف أقله جنبا فعلیه لکل شوط صدقة و ان أعاده سقطت تأمل اهـ و قال العلامة طاهر سنبل عند قول صاحب الدر : و لو جنبا فبدنة ما نصه : أی اذا طاف کله أو أکثره فلو طاف أقله جنبا فعلیه دم ، کذا فی " البحر " و " شرح الطحاوی " و غیرهما فما فی الکبیر و اللباب من أن علیه صدقة یظهر أنه وهم ناشی مما فی المبسوط و غیره أنه لو أخر الأقل فعلیه صدقة (ارشاد الساری علی هامش مناسک القاری : ۳۴۵)

المسألة ۴ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : ثم ان أعاده فی أیام النحر فلا شیء علیه و ان أعاده بعد أیام النحر فعلیه دم و لو أخر أقله فعلیه صدقة لکل شوط (مناسک القاری : ۳۴۵)

سے کم ادا کیے تو اس پر درج ذیل امورواجب ہیں۔

(۱) حالت حیض یا نفاس میں دخول مسجد وطواف کے گناہ سے توبہ کرنا۔

(۲) پاکی کے دنوں مین ان چکروں کا اعادہ کرنا۔

(۳) اعادہ نہ کرنے کی صورت میں ایک بکرے کا دم دینا۔

مسئلہ ۵ : اگر کسی عورت نے حیض ونفاس کے عذر کے بغیر پورے طواف زیارت یا اس کے اکثر چکروں کو ایام نحر گزرنے کے بعد ادا کیا تو اس پر تاخیر کی وجہ سے ایک بکرے کا دم دیناواجب ہے۔ نیز تاخیر کے گناہ سے استغفار بھی لازم ہے۔

مسئلہ ۶ : اگر کسی عورت نے حیض ونفاس کے عذر کے بغیر طواف زیارت کے تین سے کم چکر ایام نحر کے بعد ادا کیے تو اس پر ہر چکر کے بدلے سوادوکلو گندم کا صدقہ کرناواجب ہے نیز تاخیر کے گناہ سے توبہ بھی لازم ہے۔

المسألة ۵ ـ ۶ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالى : و لو أخر طواف الزيارة كله أو أكثره عن أيام النحر فعليه دم و لو أخر أقله فعليه صدقة لكل شوط (مناسک القاری : ۳۴۸)

و قال العلامة القاری رحمه الله تعالى : (أول وقت طواف الزيارة طلوع الفجر الثانی من يوم النحر فلا يصح قبله) خلافا للشافعي حيث يجوزه بعد نصف الليل منه (و لا آخر له فی حق الصحة فلو أتى به و لو بعد سنين صح و لكن يجب فعله فی أيام النحر أو لياليها عند الامام و يسن اجماعا فيكره تأخيره عنها بالاتفاق تحريما أو تنزيها (فلو أخره عنها) أی بغير عذر (و لو الى آخر ايام التشريق لزمه دم) أی على الأصح الخ .

(المناسک ۲۳۲ ، ۲۳۳)

المسألة ۷ : قال القاری رحمه الله تعالى : (و لو ترک الطواف كله أو طاف أقله و ترک أكثره) أی و رجع الى أهله (فعليه حتما) أی وجوبا اتفاقا (أن يعود بذلک الاحرام و يطوفه) أی لأنه محرم فی حق النساء و لا يجوز احرام العمرة على بعض افعال الحج من الطواف و السعی و لو بعد الحلق من التحلل الأول (و لا يجزئی عنه) أی عن ترک الطواف الذی هو ركن الحج كله أو أكثره (البدل) و هو البدنة لأنه ترک ركنا فلا يقوم مقامه غيره بل يجب الاتيان بعينه و لا يجزئی عنه البدل (أصلا) أی سواء عاد الى أهله أو لم يعد .

(مناسک القاری : ۳۴۵)

مسئلہ ۷ : اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی وجہ سے پورا طواف زیارت یا اکثر چکر چھوڑ کر اپنے وطن چلی گئی تو اس پر فرض ہے کہ اسی احرام سے واپس جا کر طواف زیارت کرے۔ اونٹ اور گائے کے دم دینے سے یہ فرض ادا نہ ہوگا۔

تنبیہ : اس صورت میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ طواف زیارت نہ کرنے کی وجہ سے جو احرام باقی ہے اسی کے ساتھ جانا لازم ہے۔

مسئلہ ۸ : اگر حیض یا نفاس کی وجہ سے تین یا تین سے کم چکر چھوڑ کر وطن واپس چلی گئی تو اس پر واجب ہے کہ واپس آکر اسے پورا کرے اگر واپس نہ آئی اور اس جنایت کے بدلے ایک بکرے کا دم دیا تو بھی جائز اور کافی ہے۔ البتہ اگر آنا چاہتی ہے تو پھر اس پر واجب ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر آئے بشرطیکہ میقات سے گزر چکی ہو ورنہ احرام نہ باندھے واپس آکر پہلے عمرہ ادا کرے پھر طواف زیارت کے چکر پورے کرے۔

مسئلہ ۹ : ایام نحر سے پہلے حیض شروع ہوا اور ایام نحر ختم ہونے کے بعد بند ہوا اس وجہ سے ایام نحر میں طواف زیارت نہ کرسکی تو اس پر اس تاخیر کی وجہ سے دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں ایام نحر کے بعد جب پاک ہو جائے تو طواف زیارت کرے۔

مسئلہ ۱۰ : اگر ایام نحر کی ابتداء میں اتنا وقت مل گیا جس میں طواف زیارت کے چار سے کم چکر لگا سکتی تھی لیکن اس نے غفلت کی وجہ سے طواف شروع ہی نہیں کیا اور حیض آگیا تو اس پر درج ذیل امور واجب ہیں۔

المسألة ۸ : قال القاری رحمه الله تعالی : (و لو ترک من طواف الزيارة أقله) و هو ثلاثة أشواط فما دونها ..... (فعليه دم) أی و لا تجزئه الصدقة ان لم يعده (و ان أعاده سقط) أی الدم عنه (و لو عاد الى أهله بعث شاة) أی أجزأه أن لا يعود ، و لا يلزم العود بل يبعث شاة أو قيمتها لتذبح عنه فی الحرم و يتصدق بها (و ان اختار العود يلزمه احرام جديد ان جاوز الوقت) أی كما سبق بيانه (مناسک القاری : ۳۴۷)

(۱) سوا دو کلو گندم کا صدقہ کرے۔

(۲) چونکہ اس پر واجب تھا کہ فوراً طواف شروع کر کے جتنے چکر ممکن ہیں اتنے چکر لگاتی لیکن غفلت اور سستی سے اس نے اس واجب کو چھوڑا، لہذا اس ترک واجب کے گناہ سے توبہ بھی کرے۔

مسئلہ ۱۱: اگر ایام نحر کی ابتداء میں حیض آنے سے قبل اتنا وقت مل گیا تھا جس میں پورا طواف زیارت یا اکثر چکر ادا کر سکتی تھی لیکن کاہلی اور غفلت سے ادا نہیں کیا تو اس پر یہ امور واجب ہیں۔(۱) ترک واجب کے گناہ سے توبہ واستغفار کرے (۲) اگر حیض آنے کا وقت معلوم نہ تھا تو سوا دو کلو گندم کا صدقہ کرے (۳) اگر حیض کا وقت معلوم تھا کہ طواف کے اکثر چکر یا سب چکر لگانے کے بعد فوراً حیض شروع ہونے کا وقت ہے تو بجائے سوا دو کلو گندم صدقہ کرنے کے ایک بکرے کا دم دے۔

مسئلہ ۱۲: ۱۲/ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے قبل اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ اگر یہ غسل کر کے مسجد میں جاتی اور طواف زیارت شروع کرتی تو کل طواف یا اکثر چکر غروب سے قبل ادا کر لیتی لیکن غفلت وسستی سے اس نے کچھ نہیں کیا تو اس پر درج ذیل دو چیزیں واجب ہیں۔

(۱) تاخیر کی وجہ سے ایک بکرے کا دم دینا۔

(۲) طواف شروع نہ کرنے کے گناہ سے توبہ واستغفار کرنا۔

مسئلہ ۱۳: ۱۲/ ذی الحجہ کو غروب سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی جس میں غسل کر کے اگر مسجد میں جا کر طواف زیارت شروع کرتی تو تین یا اس سے کم چکر لگا لیتی لیکن اس نے کچھ بھی نہ کیا تو اس پر دو چیزیں واجب ہیں۔(۱) سوا دو کلو گندم کا صدقہ دینا (۲) طواف شروع نہ کرنے کے گناہ سے توبہ کرنا۔

مسئلہ ۱۴: اگر کسی کی عادت مثلاً نو دن ہے اور حیض ایام نحر سے پہلے ۸/ ذی الحجہ کو منی

میں شروع ہوا اور خلاف معمول ایک دن یا تین دن آنے کے بعد بند ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ ۱۲/ ذی الحجہ کے غروب سے اتنی دیر قبل تک انتظار کرے جتنی دیر میں طواف زیارت کر سکتی ہے۔ انتظار کے بعد اگر ۱۲/ ذی الحجہ کو غروب سے قبل خون نظر نہ آیا تو طواف زیارت کر لے۔ اگر نظر آ گیا تو ایام عادت کے نو دن گزرنے اور حیض بند ہونے کے بعد کرے۔

تنبیہ : خون نظر نہ آنے کی صورت میں طواف زیارت کرنے کے حکم سے یہ لازم اور ضروری نہ سمجھا جائے کہ اب یہی طواف اس کے لئے مطلقاً کافی بھی ہے، کیونکہ اس طواف کے کافی ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ خون بند ہونے کے وقت سے مکمل پندرہ دن تک پاکی رہے لہٰذا اگر اس

المسألة ۹ ، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۴ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالى : و لا يلزمها دم لترک الصدر و تأخير طواف الزيارة عن وقته لعذر الحيض و النفاس (مناسک القاری : ۱۱۵)

قال القاری رحمه الله تعالى : (حائض طهرت فی آخر أيام النحر) أی و بقی قليل من زمان يومه (و يمكنها) أی بعد سير مسافتها الى المسجد (طواف الزيارة كله أو أكثره و هو أربعة أشواط قبل الغروب فلم تطف فعليها دم للتأخير و ان أمكنها أقله فلم تطف لا شیء عليها) الا أن الأفضل بل الواجب أن تطوف مهما أمكن فان ما لا يدرک كله لا يترک كله و ليصح كون ترک الباقی عن عذر (و لو حاضت فی وقت تقدر) أی حال كونها قادرة (على أن تطوف فيه أربعة أشواط فلم تطف) أی قبل الحيض (لزمها دم التأخير) ..... (و لو حاضت فی وقت تقدر على أقل من ذلک لم يلزمها شیء) كان القياس أن يجب عليها صدقة ثم اذا عرفت هذا التفصيل (فقولهم) أی مجملا (لا شیء على الحائض) و كذا النفساء (لتأخير الطواف) أی طواف الزيارة كما فی الفتاوى السراجية و غيرها (مقيد بما اذا حاضت فی وقت لم تقدر على أكثر الطواف) أی قبل الحيض (أو حاضت قبل أيام النحر و لم تقدر على أكثر الطواف) أی جميعا ، و حاصله ما فی " البحر الزاخر " من أن المرأة اذا حاضت أو نفست قبل أيام النحر فطهرت بعد مضيها فلا شیء عليها و ان حاضت فی اثنائها وجب الدم بالتفريط فيما تقدم و الله تعالى أعلم (مناسک القاری : ۳۴۹ ، ۳۵۰) و قال العلامة الحسين المكی رحمه الله تعالى تحت قوله (و ان أمكنها أقله فلم تطف لا شیء عليها) : أقول كان الظاهر وجوب الصدقة لتأخير الأقل من غير عذر كما تقدم فی المسألة التی قبيل الفصل و الله أعلم (ارشاد الساری على هامش مناسک القاری : ۳۴۹)

قال العلامة السندی رحمه الله تعالى : و لو أخر أقله فعليه صدقة لكل شوط (المناسک : ۳۴۸)

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : لكن ايجاب الدم فيما لو حاضت فی وقته بعد ما قدرت عليه مشكل لأنه لا يلزمها فعله فی أول الوقت نعم يظهر ذلک فيما اذا علمت وقت حيضها فأخرته عنه تأمل (رد المحتار ۲ / ۵۱۹)

طواف کے بعد ایام عادت میں دم آیا یا بند ہونے کے وقت سے پندرہ دن پاکی کے گزرنے سے پہلے آیا تو یہ طواف حالت حیض میں ہونے کی وجہ سے کافی اور کامل نہ ہوگا اور اس عورت پر واجب ہوگا کہ وہ اس کے بدلے پاکی کے دنوں میں دوسرا طواف کرے اگر دوسرا طواف نہ کیا تو اس کے بدلے ایک اونٹ یا گائے کا دم دینا ضروری ہوگا۔

﴿حائض اور مسائل طواف عمرہ﴾

مسئلہ۱ : ایام حیض سے کئی دن پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچ گئی وہاں خلافِ توقع طواف سے اتنے دن پہلے خون نظر آ گیا کہ اگر ان دنوں کو ایامِ عادت (یعنی وہ دن جن میں حیض آنے کا معمول ہے) سے ملایا جائے تو مجموعہ دس دن سے نہ بڑھے تو اس عورت پر لازم ہے کہ اب طواف نہ کرے، جب خون بند ہوجائے اور ایامِ عادت گزر جائیں پھر طواف کرے، اگر مجموعہ دس دن سے بڑھتا ہے تو یہ استحاضہ اور بیماری کا خون ہے لہذا اسی حالت میں ایامِ عادت سے قبل طواف درست اور جائز ہے البتہ احتیاط اس صورت میں بھی یہی ہے کہ ایامِ عادت گزرنے کے بعد طواف کرے۔

مسئلہ۲ : بعض خواتین کو ہر ماہ حیض نہیں آتا بلکہ دو تین ماہ کے بعد آتا ہے ایسی عورت اگر عمرہ پر چلی گئی اور اس کو خلاف معمول عادت سے پہلے خون آیا مثلاً معمول یہ ہے کہ ہر تین ماہ کے بعد حیض آتا ہے اب جب احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچی تو طواف کرنے سے قبل خلافِ معمول ایک ماہ پاکی کے بعد خون آنے لگا تو اس کے لئے طواف جائز نہیں، جب خون بند ہوجائے پھر طواف کرے (کیونکہ اس خون اور ایامِ عادت کے خون کو حیض بنانا درست ہے)۔

تنبیہ : اس مسئلہ اور حیض کے دوسرے تفصیلی مسائل اسی کتاب کے ابتدائی حصہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مسئلہ۳ : کسی کی عادت چھ دن حیض کی ہے اس کو مکہ مکرمہ پہنچتے ہی حیض شروع ہوا لیکن خلافِ معمول تین یا چار دن کے بعد بند ہوگیا جب کہ ہمیشہ کا معمول چھ دن پر بند ہونا تھا تو اس کے لئے چھ دن پورے ہونے تک طواف جائز نہیں یعنی خون بند ہونے کے بعد غسل کرکے نمازیں پڑھتی رہے گی، لیکن طواف کے لئے انتظار کرے گی جب چھ دن عادت کے گزر جائیں پھر طواف کرے گی نیز چھ دن کے بعد طواف سے پہلے احتیاطاً غسل بھی دوبارہ کرے تاکہ طہارت کے بغیر طواف کرنے کے محظور سے حفاظت ہو۔

مسئلہ۴ : مثلاً عادت آٹھ دن ہے ایک دن خون آکر بند ہوگیا تو بھی اس کے لئے جائز نہیں کہ آٹھ دن پورا ہونے سے قبل طواف کرے یہاں بھی آٹھ دن کے بعد طواف سے قبل غسل کرے پھر عمرہ کا طواف کرے۔

مسئلہ۵ : مثلاً عادت پانچ دن ہے اور حیض بھی پانچ دن مکمل آکر بند ہوگیا یا پانچ سے بڑھ کر چھ یا سات دن پر دس دن سے قبل بند ہوگیا تو اس کے لئے دس دن پورے ہونے تک طواف کو مؤخر کرنا صرف مستحب ہے واجب نہیں۔

مسئلہ۶ : مثلاً عادت سات دن ہے تین یا چار دن خون آکر بند ہوگیا، بند ہوتے ہی اس نے غسل کرکے طواف کیا پھر بند ہونے کے بعد سے پاکی کے پندرہ دن گزرنے سے پہلے پہلے خون کے کچھ قطرے یا دھبہ یا زیادہ مقدار میں خون نظر آیا تو اس پر ایام حیض میں طواف کرنے کے گناہ سے توبہ واستغفار اور اس طواف کا پاکی کے دنوں میں اعادہ واجب ہے۔ اگر اعادہ نہ کیا تو ایک بکرے کا دم دینا پڑے گا (خواہ اس عورت کو ایامِ عادت پورا ہونے تک انتظار کا مسئلہ معلوم ہو یا نہ ہو)۔

مسئلہ۷ : مثلاً عادت پانچ دن ہے ایک دن خون آکر بند ہوگیا اور اس نے فوراً

غسل کر کے طواف کرلیا پھر ایامِ عادت کے تیسرے یا چوتھے یا پانچویں دن خون آیا یا پندرہ دن پاکی کے گزرنے سے پہلے پہلے آیا تو اس پر بھی توبہ اور اس طواف کا لوٹانا واجب ہے اگر نہیں لوٹایا تو ایک بکرے کا دم دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ ۸ : مثلاً عادت تین دن ہے اور خون بھی تین دن ختم ہونے پر بند ہوگیا، بند ہوتے ہی اس نے فوراً غسل کر کے عمرہ کا طواف کیا اور سعی کر کے حلال ہوگئی، لیکن دس دن سے پہلے اس کو دوبارہ خون شروع ہوا اور دس دن گزرنے سے قبل بند ہوا مثلاً تین دن پر بند ہونے کے بعد دو یا تین دن بند رہا پھر چھٹے یا ساتویں دن شروع ہوا اور ایک یا دو دن آکر بند ہوگیا یا صرف دسویں دن تھوڑا سا خون آیا اور اسی دن بند ہوا اس کے بعد پندرہ دن تک مکمل پاکی رہی ایک قطرہ خون بھی نہ آیا تو اس پر واجب ہے کہ اس طواف کو لوٹائے۔ اگر نہیں لوٹایا تو ایک بکرے کا دم دینا واجب ہوگا۔ البتہ اس صورت میں چونکہ اس نے قصداً حیض کی حالت میں طواف نہیں کیا اس لئے گنہگار نہ ہوگی۔

المسألة ۳ الی ۸ : قال القاری رحمه الله تعالی : (الطواف) أی جنس الطواف حال کون الطائف (جنبا أو حائضا أو نفساء) حرام أشد حرمة (المناسک : ۱۶۴)

و قال أیضا : (ولو طاف للعمرة کله أو أکثره أو أقله ، و لو شوطا أو حائضا أو نفساء أو محدثا ، فعلیه شاة) أی فی جمیع الصور المذکورة (و لا فرق فیه) أی فی طواف العمرة (بین الکثیر و القلیل و الجنب و المحدث ، لأنه لا مدخل فی طواف العمرة للبدنة) أی لعدم ورود الروایة (و لا للصدقة) و الله أعلم ، بما فیه من الدرایة .

(المناسک : ۳۵۲)

المسألة ۹ : قال القاری رحمه الله تعالی : فصل فی مستحباته (و استیناف الطواف لو قطعه) أی و لو بعذر ، و الظاهر أنه مقید بما قبل اتیان أکثره (مناسک القاری : ۱۲۰) و قال أیضا : (و لو صاحب العذر الدائم) أی حقیقة أو حکما (اذا طاف أربعة أشواط ثم خرج الوقت توضأ) أی قیاسا للطواف علی الصلاة (و بنی) أی علیه و أتی بالباقی من الواجب (و لا شیء علیه) أی بفعله ذلک لترکه الموالاة بعذر ، و الظاهر أن الحکم ذلک فی أقل من الأربعة الا ان الاعادة حینئذ أفضل لما تقدم ، و الله أعلم (مناسک القاری : ۱۶۷)

تنبیہ: اس پر طواف کا اعادہ تو واجب ہے لیکن سعی کا اعادہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۹: طواف کے دوران حیض شروع ہوا تو فوراً طواف چھوڑ کر مسجد سے نکل جائے پاک ہونے کے بعد باقی ماندہ چکر پورا کرے۔ البتہ اگر چار چکر یا اس زیادہ باقی ہیں تو از سرِ نو پورے طواف کا اعادہ افضل ہے۔

مسئلہ ۱۰: پورا طواف مکمل کرنے یا اکثر چکر لگانے کے بعد حیض شروع ہوا تو اس کے لئے جائز ہے کہ اسی حالت میں سعی کرے اور طواف مکمل ہونے کی صورت میں حلال بھی ہوجائے۔ البتہ طواف کے کچھ چکر باقی ہوں تو سعی کے بعد حلال ہونا جائز نہیں، سعی کے بعد حیض کے ختم ہونے کا انتظار کرے جب حیض ختم ہوجائے تو غسل کرکے باقی ماندہ چکروں کو پورا کرے، اس کے بعد بال کاٹ کر حلال ہوجائے۔ اگر انتظار نہ کیا اور حلال ہوگئی تو اس پر عمرہ کے طواف کے چکر چھوڑنے کی وجہ سے ایک بکرے کا دم اور گناہ سے توبہ دونوں واجب ہونگے۔

تنبیہ: طوافِ زیارت میں حیض کی وجہ سے بدنہ واجب ہوتا ہے اور طوافِ عمرہ میں بدنہ کا ساتواں حصہ یا بکرا دینا واجب ہے۔

المسألة ۱۰: قال العلامة السندی رحمه الله تعالى: الثانی أن یکون بعد طواف أو بعد أکثره فلو سعى قبل الطواف أو بعد أقله لم یصح و لو سعى بعد أربعة أشواط صح (مناسک القاری: ۱۷۴)

و قال القاری رحمه الله تعالى: (و کذا لو ترک منه) أی من طواف العمرة (أقله و لو شوطا فعلیه الدم) و هذه تصریح بما علم تلویحا (و ان أعاده) أی الأقل منه (سقط عنه الدم) (المناسک: ۳۵۳)

و قال أیضا: (و کل طواف یجب فی کله دم ففی أکثره دم لأنه أقیم الأکثر مقام الکل (و فی أقله صدقة) أی لخفة الجنایة (الا فی طواف العمرة فان کثیره و قلیله سواء) أی مستوی فی وجوب الدم، کما تقدم، و الله أعلم، (المناسک: ۳۵۵)

قال العلامة الملا علی القاری رحمه الله تعالى: "فصل فی طواف الصدر" و یسمى طواف الوداع و طواف آخر عهد بالبیت، و هو واجب على الحاج الآفاقی لا المکی (المناسک: ۶۲۹)

﴿مسائلِ طواف صدر﴾

طواف زیارت کے بعد مکہ مکرمہ سے رخصتی کے وقت جو طواف کیا جاتا ہے، اسے طوافِ صدر اور طوافِ وَداع کہتے ہیں۔فی نفسہ یہ طواف غیر مکی یعنی جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں صرف ان پر واجب ہے۔

مسئلہ۱ :اگر طواف زیارت کے بعد کسی نے کوئی نفلی طواف پاکی کے دنوں میں کیا پھر حیض وغیرہ کسی عذر سے رخصتی کے وقت طواف کا موقع نہ مل سکا تو وہ نفلی طواف اس واجب طواف کا قائم مقام ہو جائے گا اور رخصت کے وقت طواف نہ کرنے سے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ۲ :اگر حیض ونفاس کے بغیر طواف صدر پورا یا اس کے اکثر چکر چھوڑ دیئے تو دم واجب ہے، اگر تین یا اس سے کم چکر چھوڑے تو ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہے۔البتہ اگر اعادہ کرلیا تو دم اور صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

المسألة ١ : قال القارى رحمه الله تعالى : (و من فروعه لو قدم) .... (و لو كان) أى طوافه (فى يوم النحر) أى و نوى نفلا أو وداعا أو أطلقه (وقع للزيارة أو بعد ما حل النفر) أى بعد ما طاف للزيارة كما فى نسخة (فهو للصدر و ان نواه للتطوع) و كذا اذا أطلقه ، (فالحاصل أن كل من عليه طواف فرض أو واجب أو سنة اذا طاف) أى مطلقا أو مقيدا (وقع عما يستحقه) أى من الترتيب المعتبر الشرعى (دون غيره) (مناسک القارى : ١٤٦)

المسألة ٢ : قال العلامة السندى رحمه الله تعالى : و من ترک طواف الصدر كله أو أكثره فعليه شاة و ما دام فى مكة يؤمر بأن يطوفه و ان ترک ثلاثة أشواط منه فعليه لكل شوط صدقه . و قال القارى رحمه الله تعالى : أى فيطعم ثلاثة مساكين لكل مسكين نصف صاع من بر . و قال أيضا : ثم اذا أعاد الطواف سقط عنه الجزاء و لا يجب بالتأخير شىء اتفاقا ، كذا فى المشاهير (مناسک القارى : ٣٥٠ ـ ٣٥١)

المسألة ٣ : قال العلامة السندى رحمه الله تعالى : و لا يلزمها دم لترک الصدر و تأخير طواف الزيارة عن وقته لعذر الحيض و النفاس (المناسک : ١١٥)

و قال العلامة الحسين رحمه الله تعالى : .... و فى طواف الصدر بأن أخذ أهلها فى الرحيل و العذر مستمر بها و أما اذا وجدت وقتا بعدها و لم تطفه ثم غشيها الحيض أو النفاس فالدم متحتم عليها اهـ كذا فى الحباب (ارشاد السارى على هامش مناسک القارى : ١١٥)

مسئلہ۳ :اگر حیض یا نفاس کی وجہ سے طواف زیارت کے بعد کسی ایک طواف کا موقع نہ ملا تو بدون طوافِ وداع اس عورت کے لئے اپنے وطن جانا جائز ہے طوافِ وداع چھوڑنے سے اس پر دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں۔ اگر طوافِ زیارت کے بعد طواف کا موقع ملا تھا پھر بھی طواف نہ کیا یہاں تک کہ حیض یا نفاس آیا تو ایک بکرے کا دم دینا پڑے گا۔

﴿واپسی کی تاریخ تک حیض ونفاس سے پاک نہ ہوئی تو کیا کرے؟﴾

﴿الاستفتاء﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حیض یا نفاس کی وجہ سے اپنے ملک پاکستان لوٹنے کی تاریخ تک طوافِ زیارت نہ کرسکی، ٹکٹ اور پرواز منسوخ کرانے کی ناقابل تحمل مشکلات سب کے سامنے ہیں۔

ایسی مجبوری کی صورت میں درج ذیل عبارت کی بناء پر حالتِ حیض یا نفاس میں طوافِ زیارت کرنے کی گنجائش نکلتی ہے یا نہیں؟ بہرحال موجودہ حالات اور دشواریوں کے پیش نظر اس مسئلے کا کیا حکم ہے؟ اس عورت کو کیا کرنا چاہیئے؟ اگر تفصیل سے جواب لکھا جائے تو نوازش ہوگی۔

قال العلامة الحسين بن محمد سعيد عبد الغني المكي رحمه الله تعالى : و قال في اختلاف الأئمة : و اذا حاضت المرأة قبل طواف الافاضة لم تنفر حتى تطوف و تطهر و لا يلزم الجمال حبس الجمل عليها بل ينفر مع الناس ، و يركب غيرها مكانها عند الشافعي و أحمد ، و قال مالك : يلزمه حبس الجمل أكثر مدة الحيض ، و زيادة ثلاثة أيام ، و عند أبي حنيفة أن الطواف لا يشترط فيه الطهارة ، فتطوف و ترتحل مع الحجاج اهـ أفاده

الحباب (ارشاد الساری علی هامش مناسک القاری : ۳۵۰)

السائل : أحمد ممتاز

جامعة الخلفاء الراشدين رضی اللہ عنہم

مدنی کالونی مدنی جامع مسجد گریکس ماریپور کراچی

﴿الجواب و منه الصدق و الصواب﴾

صورت مسئلہ میں دورانِ حج، طواف زیارت ادا کرنے سے پہلے اگر حیض (ماہواری) آجائے اور عورت پاک ہونے کا انتظار درج ذیل مجبوریوں کی وجہ سے نہیں کرسکی،

۱......ویزہ ختم ہوگیا، یا باوجود کوشش وسعی کے بڑھانا مشکل ہو۔

۲......دوبارہ حج اداء کرنے کے لئے پیسہ نہ ہو۔

تو ایسی صورت میں بامر مجبوری حیض کی حالت میں طواف زیارت کرلیا جائے اور بطور جنایت، ایک بدنہ (گائے یا اونٹ) دم دے۔ اگر مکہ میں روپے نہیں ہیں تو واپس آکر روپے بھیج دیے جائیں، وہاں عورت کی طرف سے کوئی بدنہ کا دم اداء کردے تو حج اداء ہوجائے گا۔

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

﴿دورِ حاضر کی مشکلات اور معذورین کا حکم﴾

جو نماز کے حق میں تو معذور نہ ہو اور ایک وضوء سے طواف کرنا ناممکن ہو اور اسی طواف کے لئے بار بار وضوء کرنے میں بھیڑ کی وجہ سے سخت مشقت ہوتی ہو تو اس کے لئے بدون تجدید وضوء کے فرض، واجب طواف کی گنجائش ہے البتہ نفل طواف سے احتراز کرے۔

دارالعلوم کراچی، پاکستان کے فتوی میں تحریر ہے : اگر ان کے لئے واقعتاً حالتِ

پاکی میں طواف کرنا ممکن نہ ہو اور شرعی قاعدہ کی رو سے وہ نماز کے حق میں معذور بھی نہ ہو تو درج ذیل وجوہ کی بنا پر ان معذورین کے واسطے اسی حالت میں فرض وواجب طواف کر لینے اور اس کی وجہ سے ان پر کوئی دم واجب نہ ہونے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے تاہم یہ حضرات نفلی طواف سے گریز کریں۔

دار الافتاء دار العلوم کراتشی

الجواب صحیح

دار الافتاء

﴿عورت کے لئے حلق وامرارِ موسیٰ کا حکم﴾

جس عورت کے سر پر زیادہ بال ہیں ان پر واجب ہے کہ حج اور عمرہ کے احرام سے نکلنے کے لئے پورے ٹکے برابر، ایک چوتھائی سر کے بال کاٹے۔ اس کے لئے حلق جائز نہیں البتہ اگر کسی نے حلق کر کے گناہ کا ارتکاب کر لیا تو حلال ہو جائے گی۔

مسئلہ: جس عورت کے سر پر پورے سے کم بال ہیں یا بال بالکل ہیں ہی نہیں اس کا حکم کیا ہے؟ چونکہ کتب فقہ میں اس کا حکم صراحۃً نہیں ملتا اس لئے اس میں اکابر واصاغر کی رائے مختلف ہیں

۱۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ تعالی کی رائے قینچی پھرانا ہے۔فرماتے ہیں :

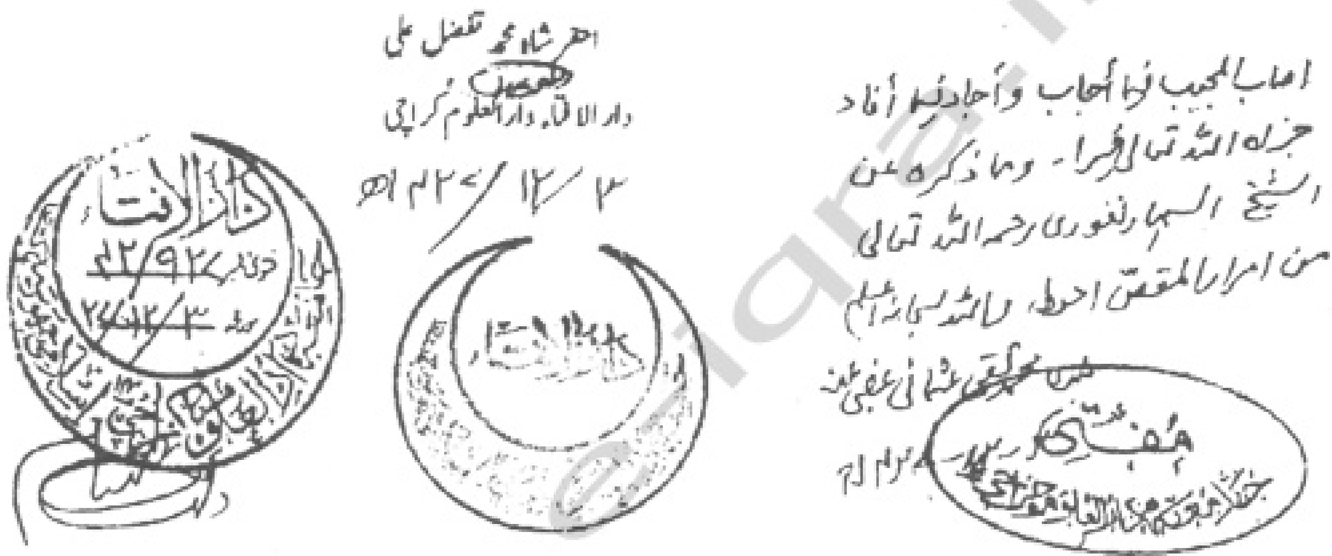
قلت و لو اعتمرت المرأة ایاماً و قصرت من شعرها کل یوم حتی بقیت شعرها قدر انملة فان حلقت رأسها وقعت فی الحرمة او الکراهة و ان لم تحلق فلا تحل و لم أر حکمه فی ذلک فی شیء من کتب المذهب الا ان یقال کما ان اجراء الموسی علی من لیس له شعر فی الرأس یکفیه کذلک اجراء المقص لعلها تکفیها و الله اعلم.

۲۔ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم کی رائے میں قینچی پھرانا احوط ہے جبکہ بلاکسی عمل بھی حلال ہوجائے گی۔فرماتے ہیں :

أصاب المجیب فیما أجاب و أجاد فیما أفاد، جزاه الله تعالی خیراً. و ما ذکره عن الشیخ السهارنفوری رحمه الله تعالی من امرار المقص أحوط و الله سبحانه أعلم.

لہذا اگرکسی عورت کے بال اتنے چھوٹے ہوں کہ ان کوایک پورے کے بقدر نہیں کاٹا جاسکتا ہو یا اس کے سر پر بال اس قدر چھوٹے ہوں کہ ان پر قینچی چلانا بھی ممکن نہ ہوجیسا کہ بعض بیماری سے سر کے بال ٹوٹتے رہتے ہیں حتی کہ صرف ان کی جڑیں باقی رہ جاتی ہیں تو ایسی عورت قصرِ شرعی پر عدمِ قدرت کی وجہ سے اس وجوب کی ادائیگی سے معذور ہے اور چونکہ واجبات حج کے متعلق فقہاء کرام رحمہم اللہ کے بیان کردہ ضوابط کی رو سے اگر عذر معتبر کی وجہ سے حج کا کوئی واجب ترک ہوجائے تو بغیر کسی جزاء کے وہ واجب ساقط ہوجاتا ہے اس لئے اس خاص عذر کی وجہ سے بالوں کا قصر کرنا اس سے ساقط ہوجائے گا اور وہ بغیر قصر کے حلال ہوجائیگی اس صورت میں اس پر کوئی دم بھی لازم نہیں ہوگا بلکہ رمی اور قربانی کرنے کے بعد خود بخود حلال ہوجائے گی،

اس صورت میں بھی سے حلق کا حکم نہیں دیا جائے گا کیونکہ حلق اس کے واسطے مطلقاً ممنوع ہے۔ تلاش بسیار کے بعد بھی کتب مذاہب میں کوئی ایسی عبارت نہیں ملی جس میں اس خاص صورت میں بھی اسے حلق کا حکم دیا گیا ہو، تاہم عام ضابطہ کا تقاضا یہی ہے کہ اس صورت میں اس سے قصر ساقط ہو۔



۳۔ بندہ احمد ممتاز کی رائے ہے کہ اس خاص صورت میں اس پر حلق اور امرارِ موسی (استرا پھرانا) لازم ہے، اس کے بغیر حلال نہ ہوگی۔ بندہ کی رائے اگرچہ یہی ہے لیکن سائل کو صرف اکابر کی رائے نمبر۱ اور نمبر۲ بتائی جاتی ہے۔

سوال : جس عورت کا رحم اپریشن سے نکالا جائے، اس کے خون کو حیض کہا جائے گا؟

جواب : نہیں، کیونکہ حیض رحم سے آنے والے خون کو کہا جاتا ہے اور جس عورت کا رحم ہی نہیں تو یقیناً اس کا خون غیرِ رحم سے ہوگا اور غیرِ رحم سے آنے والا خون استحاضہ کا خون کہلاتا ہے۔ لہٰذا اس عورت کا خون حیض نہ ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا اور اس پر طاہرات کے تمام احکام جاری ہونگے .... فقط واللہ سبحان و تعالی

مصنف کی چند دیگر کتابیں

- پانچ مسائل (متعلق بریلویت)
- غیر مقلدین کا اصلی چہرہ ان کی اپنی تحریرات کے آئینہ میں
- تراویح، فضائل، مسائل، تعداد رکعت
- حیلۂ اسقاط اور دُعا بعد نمازِ جنازہ
- اولاد اور والدین کے حقوق
- قربانی اور عیدین کے ضروری مسائل
- امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت کے دلچسپ واقعات
- احکام حیض ونفاس واستحاضہ مع حج وعمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ
- درس ارشاد الصرف
- طلاق ثلاث
- منفرد اور مقتدی کی نماز اور قرآءۃ کا حکم
- خواتین کا اصلی زیور ستر اور پردہ ہے

ناشر جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم (رجسٹرڈ)

مدنی کالونی، گریکس ماری پور، ہاکس بے روڈ، کراچی

فون: 021-2352200, 021-8440963 موبائل: 0333-2226051